

قلم

دور وکلہ پرنٹری

اس رسالہ میں واقعہ کربلا کا تذکرہ علماء و کلماء نے کیا ہے
کے تمام اعتراضات کا وقت و مکان کی روشنی میں
مختصر جواب دیا گیا ہے

آزاد کشمیر پاکستان خدام مذہب علی شاہ دران
مکتبہ آفتاب غلام حسین کھنڈی

فہرست

فہرست المطالب لعظمت شہادت امام حسین قرآن پاک کی روشنی میں قرآن کریم

(۱۲) عباسی ناصبی کا اعتراض کہ جنگ کربلا میں یزید بوجہ حق ہے۔ اور اس

اعتراض کے قرآن و سنت کی روشنی میں چھ عدد دندان شکن جواب ص ۲ تا ص ۳

(۱۳) وکلاء یزید کا اعتراض کہ امام حسین نے تقیہ کیوں نہ کیا اور اس کا ٹھوس جواب ص ۳ تا ص ۴

(۱۴) عباسی کا اعتراض کہ یزید نے امام حسین کو جبراً مکہ نہیں بھیجا اور اس کا

ٹھوس جواب ص ۴ تا ص ۵

(۱۵) عباسی کا اعتراض کہ امام حسین کو صحابہ نے مسخر طراقی سے روکا تھا اور اس کا ٹھوس جواب ص ۵

(۱۶) اعتراض کہ جب امام حسین کے لئے شہید ہونے کے لئے حکم نبوی تھا تو

شیعہ روئے کیوں ہیں اور اس کا دندان شکن جواب ص ۵ تا ص ۶

(۱۷) وکلاء یزید کا اعتراض کہ جنگ کربلا محض طلب دنیا تھی اور اس کا دندان

شکن جواب ص ۶

(۱۸) یزید بن معاویہ اپنی ماؤں، بہنوں سے رونا کرتا تھا۔ ص ۶

(۱۹) اعتراض امام حسین یزید کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے لئے تیار تھے اس

کا دندان شکن جواب ص ۷

اعتراض جنگ کی ابتداء لشکر یزید نے نہیں بلکہ خانہ انبیاؑ نے کی

ہے اور اس کا جواب ص ۵۵

(۱۱) اعتراض عمر بنی سعد بنو ہاشم کا رشتہ دار تھا اس کی طرف ظلم کی نسبت

غلط ہے اور اس کا جواب ص ۵۷

(۱۲) اعتراض خاندان نبوت کا کہ بلا میں پانی بند نہیں کیا گیا اور اس کا ٹھوس جواب ص ۶۱

(۱۳) حکومت یزید نے نہ کہ بلا کے اطراف میں ناکہ بندی بھی کی تھی۔ ص ۶۲

(۱۴) اعتراض کہ بلا میں خاندان نبوت کی لاشوں پر گھوڑے نہیں دوڑائے

گئے اور اس کا ٹھوس جواب ص ۶۳

(۱۵) اعتراض امام حسین کے سر کی شہادت کے بعد قرآن نہیں پڑھا

اور اس کا ٹھوس جواب ص ۶۶

(۱۶) دیکھا دیکھ کر یہ اعتراض کہ یزید امام حسین کے قتل پر راضی نہ تھا

اور اس کا دندان شکن جواب ص ۶۸

اور ۲۰ عدد ثبوت کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے

(۱۷) نذر نیاز اور سوگ پر نواصب کے اعتراضات کا جواب

(۱۸) محرم میں شادیاں کیوں منع ہیں

(۱۹) ذکر شہادت امام حسین

اور اسیری خواتین بنی ہاشم -

غیر شیعہ لوگوں سے مذہبی باچیت کے لئے چند مفید کتب

۱۔ جیگر فذک : اس کتاب میں مسئلہ فذک پر تفصیلی بحث ہے اور قرآن و سنت کی روشنی میں جناب خاتمہ زہرا کی سچائی کو ثابت کیا گیا ہے۔ صفحات ۵۵۰

۲۔ سہم مسموم فی جواب نکاح ام کلثوم : اس کتاب میں مسئلہ دامادی عمر کا دلائل شکن جواب دیا گیا ہے۔ یہ کتاب حکومت نے ضبط کر لی۔

۳۔ قول مقبول فی اثبات ام اس کتاب میں دامادی عثمان کا کٹھوس وحدت بنت الرسول [جواب دیا گیا ہے یہ کتاب اچھی ہے مگر میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ کتاب بھی حکومت نے ضبط کر لی ہے صفحات ۵۹۰

۴۔ ماتم و صحابہ : مراسم غذا داری کے ثبوت میں یہ کتاب بہت مفید ہے۔ صفحات ۲۵۵

۵۔ حقیقہ فقہ حنفیہ در جواب ام اس کتاب کی جتنی تعریف کی جائے حقیقت فقہ جعفریہ [کم ہے صفحہ ۱۹۰ یہ کتاب بھی ضبط شدہ ہے ادارہ تبلیغ اسلام پاکستان

دیباچہ

میرے محترم قارئین شیعہ قوم وہ عظیم قوم ہے کہ جس کا پھلنا اور پھولنا صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور خاندان نبوت کی نظر کرم سے ہے اور ہر زمانہ میں ظلم اور یزیدیت کی مذمت کرتا شیعوں کا امتیازی نشان رہا ہے کیوں کہ حکومت یزید نے خاندان نبوت پر ایسے ظلم کئے ہیں کہ جن کے پڑھنے اور سننے سے بدن پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اور قوم شیعہ ہی ایک ایسی قوم ہے جس نے ایت مودت پر عمل کرتے ہوئے خاندان نبوت کی محبت اور ان کے دشمن سے نفرت کا ہر زمانہ میں برملا اعلان کیا ہے اور قوم شیعہ کو اس بات فخر ہے کہ انہوں نے ہر زمانہ میں آل رسول کی صداقت اور مظلومیت کا پرچار کیا ہے اور آل نبی کے ہر دشمن کو اور خصوصاً یزید بن معاویہ کی ظالمانہ کارروائی کو بے نقاب کیا ہے اور اس مشن کو چلانا قوم شیعہ کو بہت مہنگا بھی پڑا ہے اگر کوئی ایسی مشین ہو کہ جسے خاک کے ذرات کو نچوڑ کر خون نکالا جاسکے تو جس قدر قوم شیعہ نے خاندان نبوت کی صداقت اور مظلومیت کے پرچار کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں

اپنے خون کا نذرانہ عقیدت پیش کیا ہے اُس سے ایک خون کا دریا بہہ سکتا ہے پس زندہ باد ہے وہ قوم اور ہمدرد تحسین اور آفرین اور داد کے لائق ہے کہ جس نے ہر دور میں ہر زمانہ میں ظلم کی جگہ میں پس پس کر حسینیت زندہ باد اور یزیدیت مردہ باد کا نعرہ لگایا ہے اور چودہ سو سال کی تاریخ گواہ ہے کہ ظلم کے خلاف قوم شیعہ کے مذکورہ احتجاج کو آج تک کوئی طاقت دبا نہیں سکی۔ اگرچہ مخالف نے یزید کے ظلم کو چھپانے کی خاطر بڑی کوشش کی اور اس سلسلہ میں تلوار اور زور و دولت اور نشر و اشاعت اور فتادی کی طاقت کو بھی استعمال کیا ہے مگر آج تک ناکام ہیں کیوں کہ ظلم کو چھپانے کی خاطر جب ظلم ہی کیا جائے تو ظلم کیسے چھپے۔

(۲) ارباب انصاف جس طرح دنیا میں محب پرست موجود ہیں اسی طرح باطل پرست بھی موجود ہیں اور دوسرے لفظوں میں عرض کروں کہ جس طرح دنیا میں خاندان نبوت کے طرف دار پائے جاتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں یزیدیت کے طرف دار بھی موجود ہیں۔

ایک روشن مثال عرض کروں کہ اگر کوئی شخص کسی چوری یا ڈاکہ زنی میں یا قتل و غارت یا زنا و رشوت کے جرم میں پکڑا جائے تو اس دنیا میں ایسے بھلے مانس بھی موجود ہیں جو اس مشہور و معروف ڈاکو یا چور کی صفائی اور ربائی میں کوشش فرماتے ہیں۔

اسی طرح یزید کے ظالم ہونے پر اگرچہ اہل سنت بھائیوں کا اور
شیعہ قوم کا اسی طرح اتفاق ہے جیسا کہ ان کا لا الہ الا اللہ اور محمد رسول
اللہ پر اتفاق ہے مگر اس دنیا میں اسلام کا ببادہ اوڑھے ہوئے کچھ
ایسے بچلے مانس لوگ بھی موجود ہیں جو یزید ظالم کی صفائی پیش کرتے ہیں
اور واقعہ کربلا کی اہمیت کو لوگوں کی نظریں گرہ لے رہے ہیں اور اس پر درد
داستان کو ایک چھوٹا سا اتفاق واقعہ سے تعبیر کرتے ہیں وہ درد بھری
داستان تھا ہولناک جنگ جس میں یزید بن معاویہ نے خاندان نبوت
کے خون سے ہولی کیلی ہے یعنی جنگ کربلا، افسوس ہے کہ کچھ لوگ اس
جنگ میں خاندان نبوت پر کئے گئے مظالم سے یزید ظالم کو بری ثابت
کرتے ہیں اور یہ دیکھا دینا یہ واقعہ کربلا کے بارے میں سادہ لوح مسلمانوں
کے دلوں میں طرح طرح کے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں تاکہ شک
کا فائدہ مدعی علیہ کو پہنچایا جاسکے اور جس طرح فن و کالت کے ماہرین
اپنے پیشہ کی باریکیوں سے قاتل یا ڈاکو یا دیگر جرائم پیشہ لوگوں کو شک
کا فائدہ حاصل کرتے ہوئے عدالت عالیہ سے بری کر دیتے ہیں اسی
طرح دیکھا دینا یہ بھی واقعہ کربلا کی تفصیلات میں شکوک و شبہات پیدا
کر کے خاندان نبوت پر یزید کی ظالمانہ کارروائی سے اس ظالم کو بری
ثابت کرنے کی کوشش میں رات دن لگے ہوئے ہیں اور اس میں

میں دکن ویزید نے بہت کام کیا ہے جس کی تفصیلات بیان کرنے کی اس رسالہ میں گنجائش نہیں ہے البتہ پاکستان میں جو کچھ یزیدی کہہ رہے ہیں۔ میں ان کی مذہب کو شش کا ایک چھوٹا سا نمونہ ان کی کچھ کتب یا رسالہ کا ایک فہرست کی صورت میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) سانچہ کر بلا مؤلف ڈاکٹر اسرار احمد لاہور

(۲) بدعات محرم م مفتی بشیر احمد سپرور سیالکوٹ۔

(۳) رسومات محرم از مکتبہ فاروق اعظم سایہوال

(۴) قاتلان حسین م عبدالعزیز ملتان۔

(۵) حادثہ کر بلا کاپس منظر۔ م بشیر الرحمن گوجرانوالہ

(۶) ابتدائے ماتم م غلام رسول قادری نارووال

(۷) آئینہ کر بلا م باغ علی منڈی کامونکے گوجرانوالہ۔

(۸) حقیقت کر بلا م ابویزید بٹ لاہور

(۹) رشید بن رشید م محمد دین بٹ لاہور

(۱۰) خلافت معاویہ و یزید محمود احمد عباسی

(۱۱) فضیلت جہاد و مجاہد اور یزید ابو معاویہ اور لیں ایم اے لاہور

(۱۲) سیدنا حسین اور امیر یزید م حسن محمد نوکھر گوجرانوالہ

(۱۳) ماہ محرم اور موجودہ مسلمان م صلاح الدین ایوبی طلاع نظام لاہور

(۱۲) شہادت حسینؑ پروردہ اٹھتا ہے م امان اللہ سائنکھ بل یسٹو پورہ
 اور باب انصاف مذکورہ رسالے اور کتب یزید عالم کی صفائی میں
 اس کے دیکھنے لکھ کر رگ انصاف کو کٹھ پھری سے کاٹا ہے
 ایک لحاظ سے ہمیں ان یزیدیوں کی کارروائی سے کوئی خطرہ
 نہیں ہے کیوں کہ دنیا میں بُرے سے بُرے آدمی کی صفائی دینے والا کوئی
 نہ کوئی آدمی مل ہی جاتا ہے اور یزید بن معاویہ کا بدکردار اور ظالم ہونا
 تو ایسا مسد ہے کہ جس پر اہل سنت دوستوں کا اور شیعوں کا اتفاق
 ہے کہ اور اس سلسلہ میں حضرت مولانا قاری محمد طیب اور حضرت مولانا
 غلام علی اکاڑوی کی کتابیں: رکھنوس ثبوت ہے۔

(۱۳) تقسیم منہ کے بعد نامعلوم کانگریس نے کسی طرح تحم یزیدیت
 اپنی مایہ ناز عیاری سے کراچی کی سرزمین میں پہنچایا اور کمند پارکسی ہمارے
 ہمدرد ملک نے اس کی سرپرستی کرنا شروع کی اور پھر یہ زیر ملا دخت
 بچیلنے بھولنے لگا اور اب لو اس کی کاشت کاری پاکستان کے ہر
 صوبہ میں بلکہ ہر ضلع میں ہو رہی ہے یزیدیت کی راکھ مقام اور مخالفت
 میں شیعہ سنی متحد اور متفق ہیں نیز یہ دونوں مسلک و مذہب عظمت
 اسلام کے لئے کام کرنے میں اور پاکستان کی ترقی اور سالمیت کے لئے
 کوشش کرنے میں اور بین الاقوامی کفر کی لہر کا مقابلہ کرنے میں بھی متحد

میں البتہ دکن و یزید کی یہ کوشش ہے کہ شیعہ سنی بھائیوں کو آپس میں لڑا کر دین اسلام کو اور پاکستان کی سالمیت کو نقصان پہنچایا جائے اور ان یزیدیوں کے پاس جو موثر ہتھیار ہے وہ صحابہ کرام کی ناموس کی آڑ ہے حالانکہ یہ یزیدی اپنے جبراعلیٰ ابن سبا المعروف ابوسفیان کی طرح اسلام کے بھی دشمن ہیں اور خاندان نبوت کے بھی دشمن ہیں اور صحابہ کرام کے تو یہ لوگ سب سے زیادہ دشمن ہیں اور حضرت امام اعظم صاحب اور پیر عبدالقادر جیلانی کا تو یہ دکن و یزید نام سنا بھی گوارہ نہیں کرتے ان دکن و یزید نے دو محاذوں کو لڑتے دن گرم رکھا ہوا ہے ایک تو ان محاذ پر ہے کہ پاک ہند میں جتنے بزرگان دین گزرے ہیں اور جن کے مزارات غالبہ آج مرجع خلافت ہیں مثلاً حضرت اہل بیت صاحب حضرت سلطان بابا صاحب، حضرت بابا فرید صاحب حضرت شاہ عبداللطیف بھٹائی اور حضرت لعل شہباز قلندر وغیرہ ہیں ان کے مزارات کو گرا کر ان کا نام و نشان مٹا دیا جائے ان کی اس حرکت سے ہمارے اہل سنت بھلا بہت ہی تنگ ہیں اور خصوصاً اہل سنت سادات کرام تو آج کل بہت پریشان ہیں کیونکہ یہ دکن و یزید پیری مریدی کے اور بیعت ہونے کے اسی طرح سخت دشمن ہیں جس طرح اندرا گاندھی پاکستان کی دشمن تھی یہ دکن و یزید سادات کرام کی عزت و احترام کے بھی سخت مخالف ہیں

یہ ایسے مکار ہیں کہ انہوں نے یزید کے نام کے ساتھ اور مروان کے نام کے ساتھ لفظ سید لکھنا شروع کر دیا ہے اور ان کا یزید کو سید لکھنا، پاکستان کے تمام مسلات کو امام خواہ شیعہ ہوں یا سنی سب کی نفرت کو ایک کھلا ہوا چیلنج ہے اور یہ دیکھنا یزید اپنے ناموں کے ساتھ ہی لفظ شاہ لکھتے ہیں۔ مثلاً امان اللہ شاہ، حسان اللہ شاہ اور یہ غلط ہے کیوں کہ دشمن خاندان نبوت کا کوئی نسب نہیں ہے اور وہ دنیا کی کسی قوم میں زیاد دین ابیہ کی طرح شامل نہیں ہے۔ اور دوسرا محاذ وکلاء یزید کا یہ ہے آئے روز کتابچوں اور اشتہارات کے ذریعہ اہل سنت بھائیوں کو شیعوں کے خلاف بھڑکاتے رہتے ہیں۔

اور اس سلسلہ میں یہ لوگ دو ہتھیار استعمال کرتے ہیں ایک کامیاب ہتھیار ان کا ناموس صحابہ ہے چونکہ یہ لوگ خود صحابہ کرام کے دشمن ہیں پس شیعوں کی طرف نسبت دے کر یہ خود صحابہ کرام کو جی بھر کر گایاں دیتے ہیں اہل سنت بھائیوں سے گزارش کروں گا کہ جب وہ دیکھیں کہ منبر پر کوئی مولوی کتاب یا رسالہ لے کر بیٹھا اور اپنی تقریر میں یزید کو مرج مصالحہ لگا کر عوام اور حکومت کو بھڑکار رہا ہے کہ دیکھو صحابہ کرام کی چٹک ہو گئی شیعوں نے یہ لکھا ہے۔ حکومت انتظام کرے ورنہ ہم خود انتظام کریں گے تو اہل سنت حضرات کو یقین کرنا چاہیے

کہ یہ مولانا صاحب کوئی وکیل یزید ہے اور صحابہ کرام کے نام کو آٹھنا
کر پاکستان میں شیعہ سنی بھائیوں میں فساد کرنا چاہتا ہے۔

پاکستان کے سنی سادات کرام سے فریاد

پاکستان کے اسے غور سنی سادات کرام آپ کی غیرت کو کیا
بدگیا ہے آپ کی موجودگی میں یہ وکلا دیزید مردان اور یزید کو سیدنا کہتے
ہیں اور رسالوں میں لکھتے ہیں کہ آپ وضاحت فرما سکتے ہیں کہ یزید
کے ساتھ آپ کی کون سی رشتہ داری ہے اور ان وکلا دیزید کی اس منکاری
سے آپ کب تک غافل رہیں گے کہ آئے روز یہ لوگ اپنے رسالوں
میں یہ لکھ رہے ہیں کہ فلاحی ہاشمیہ خاتون اور فلاحی سید زادی کی بنو امیہ
کے فلاح مرد سے شادی ہوئی ہے یہ کتنی شرم کی بات ہے اور آپ کی
غیرت کو کتنا بڑا چیلنج ہے شیعہ قوم آپ سے ہر تعداد کے لئے حاضر
ہے آپ خدا را اپنی ناموس کی حفاظت اور ریادت کے احترام کے لئے
اٹھیں اور ان وکلا دیزید کو کان سے پکڑ کر پاکستان سے یوں باہر نکال دیں
جیسے رسول اللہ نے مردان اور اس باپ کو مدینہ سے باہر نکال دیا تھا اگر
اپنے وکلا دیزید کی مذموم حرکات کا نوٹس نہ لیا تو پاکستان میں یہ لوگ

کرام کی عزت و ناموس اور ادب و احترام سخت خطرہ میں ہے۔

پاکستان کے اہل سنت علماء سے فریاد

اے پاکستان کے غیور اہل سنت علماء کرام جس طرح ناموس رسالت اور ناموس صحابہ کرام کی حفاظت کا اپنے ذمہ اٹھایا ہوا ہے اسی طرح خاندان رسالت خصوصاً حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور حضرت امام علیؑ اور ان کی اولاد کی ناموس کی حفاظت کرنا بھی آپ کا دینی اور شرعی فریضہ ہے کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کس ملک میں یہ دشمن صحابہ کرام و کلا ریزید کس طرح خاندان نبوت پر کچھڑا اچھال رہے ہیں اور خاندان نبوت کی نظام مصطفیٰ کی خاطر کربلا میں مایہ ناز قربانی پر پانی پھیر رہے ہیں اور کس طرح یہ لوگ آپ کے پیارے رسول کے پیارے بیٹے و نواسے امام حسینؑ پر بغاوت کے الزام لگا رہے ہیں اور کس طرح یہ لوگ یزیدیت کا پرچار کر رہے ہیں۔

جس دل میں صحابہ کرام کی عقیدت ہے اس دل میں تو آل نبیؑ کی زیادہ عقیدت ہونی چاہیے۔ آپ کی غیرت کو کیا ہو گیا ہے، خاندان نبوتؑ کی اسلامی خدمات کو چھپایا جا رہا ہے آل محمدؑ کو نکال دینا

جملے کر رہے ہیں اور آپ خاموش بیٹھے ہیں وکلاء یزید صرف مطلب کی خاطر صحابہ کرام کا نام استعمال کر کے آپ کو فریب دے رہے ہیں تو اشیعہ آپ کے ساتھ ہر تعاون کے لئے حاضر ہے آپ انھیں اور یزیدیت کو یوں کچل دیں جیسے آپ نے مرزئیت کو کچل دیا ہے اور ان وکلاء یزید کے اس منصوبہ کو ناکام بنا دو کہ اس ملک میں محرم الحرام میں شیعہ سن بھائیوں میں فساد کراؤ اور تماشا دکھیو۔ مراسم غدرداری پر یہ وکلاء یزیدہ برعات کے فتوے دیتے ہیں اور دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ یہ کام رسول کے زمانہ میں نہیں تھے۔ اسے اہل سنت علماء کرام ان وکلاء یزید سے یہ تو پوچھو کیا رسول اللہ کے زمانہ میں حج کے لئے پاسپورٹ یا ویزا تھا اگر نہیں تھا تو اس بدعت کے خلاف وہ فتویٰ کیوں نہیں دیتے اسی طرح: آپ غور کریں آپ کو بے شمار چیزیں ملیں گی۔ مراسم غدرداری کے بارے میں نے اپنی کتاب ماتم اور صحابہ میں تفصیل سے بحث کی ہے شائقین حضرات اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں۔

رسالہ ہذا کی پاکستان میں یزیدیت کا سرپرست کوئی بھی ہو نہیں ضرورت کیوں؟ اس کی پروا نہیں ہے کیوں کہ ہم ایک غیور قوم ہیں اور اللہ کے فضل کرم سے زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ وکلاء یزید کو معلوم رہنا چاہیے کہ وہ یزیدیت کے پرچار میں شیعوں سے اُلجھ

رہے ہیں پس دکلاریزید کو چاہیے کہ وہ صحابہ کرام کو اڑ نہ بنائیں اور کہیں
 کہ ہم سے آنکھ ملائیں۔ دکلاریزید نے اس ظالم کی صفائی میں ایڑی
 چوٹی کا زور لگایا ہے مگر شیعہ قوم نے صبر و تحمل سے کام لیا ہے۔
 دکلاریزید نے اس ظالم کی برائت میں حقوق کے حساب سے رسالے
 اور کتابیں لکھیں ہیں مگر میری قوم شیعہ کی شرانت اس شعر کی مصداق ہے
 کات بکات ہم بخت لختیشہ سزاہم من جمیع الناس انسان
 ترجمہ: گویا تیرے بدلے اپنے خوف کے لئے ان کے سوا
 کوئی بندہ پیدا ہی نہیں فرمایا اور ان حالات میں جب ہماری مذہبی صداقت
 پر اور شرافت کی وجہ سے ہماری خانو کی ہر ہماری کمزوری کا شبہ ہونے لگا
 تو زیدیت کے خلاف قلم اٹھانے کی اس بندہ مسکین کو دعوت دی گئی
 اور سانگہ ہلی ضلع شیخوپورہ کے مومنین اس دعوت پر پیش پیش ہیں
 اور عالی جناب مخدوم سید خادم حسین نقوی فاضل فہم کی مساعی جلیلہ بھی
 اس سلسلہ میں گراں قدر ہیں۔

اور بندہ نے جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے وہ حدود انصاف میں رہ
 کر لکھا ہے اور جو کچھ لکھا ہے وہ بقدر ضرورت نہیں ہے بلکہ قول
 مزید در ذکر یہ کہ سخت ضرورت ہے مگر ان دکلاریزید نے کتاب
 شمار کی لکھ کر شیعان حیدر کرار کی مذہبی غیرت کو چیلنج کیا ہے اور

اگر میرے اللہ نے مجھے توفیق بخشی تو میں پہلے کتاب حقائق معاویہ لکھ کر
 کریں اپنے مولا علیؑ کی توہین کا بدلہ ان دیکھو معاویہ ویزیر سے پورا یور
 یسے کی کوشش کر دوں گا البتہ غرور دار تکبر خدا کو پسند نہیں ہے اس مشر
 میں توفیق الہی کا حاصل ہونا پہلی شرط ہے اور خانہ ان نبوت کی نظر کر
 کی سخت ضرورت ہے اور آخر میں میں اپنی قوم شیعہ سے یہ گزارش کرتا
 ہوں کہ تمہیں واسطہ خون حسیل کا آپ اپنی صفوں کو اور مضبوط بنائیں
 اور انھیں زیادہ سے زیادہ متحد کریں کیوں کہ ہم نے مل کر یزیدیت کا مق
 کرنا ہے۔

نہ خدا ملت خوب سمجھتے ہیں کہ انتشار قوم کی تباہی کا باعث بنت
 ہے اور اس دور میں تو خصوصاً ہم شیعہ ہر طرف سے ہدف تنقید
 اور تفریق بنے ہوئے ہیں پس مکار مخالف کی چالوں کا صرف یہی علاج ہے
 کہ جو شخص علیؑ ولی اللہ بھی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل پر عقیدہ رکھتا ہے
 اسے لگے لگایا جائے۔

— خادم مذہب شیعہ وکیل ال محمد —

دعا گو غلام حسین نجفی

ساکن ضلع نواب شاہ سندھ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ محل بمقام گوٹھ علی آباد
 (ہمیشہ رہے آباد آہن)

خط و کتابت کا پتہ [حوزہ علمیہ (شیعہ یونیورسٹی) جاموالمشطل بال شاول پور]

عظمت شہادت امام حسین قرآن پاک کی روشنی میں

۱۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوا مِنْ اَهْلِ الْبَيْتِ وَالْاَهْلِیَّیْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَهْلُ الْاَهْلِیَّیْنَ اَنْفُسُهُمْ وَاَهْلُ الْاَهْلِیَّیْنَ اَنْفُسُهُمْ
یَقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ فِیْ قُلُوبِهِمْ وَیَقْتُلُوْنَ... پارہ گیرہ

ترجمہ تحقیق اللہ پاک نے خرید لیا ہے۔ مومنین سے ان کی جان اور مال کو اور قیمت میں ان کو جنت دی ہے۔ وہ مومنین را خدا میں جہاد کرتے ہیں اور ہر کاروں کو قتل کرتے ہیں اور خود بھی قتل ہو جاتے ہیں۔

نوٹ۔ اس آیت کے مصداق کامل خاندان نبوت سے نبی کریم کے پیارے بیٹے شہید امام حسین علیہ السلام اور آنجناب کے صاحبزادے ہیں کیوں کہ امام پاک نے پرچم اسلام کو بلند کرنے کی خاطر کربلا کے میدان میں یزید بن معاویہ سے جنگ کی ہے اور کئی عہدہ بدکاروں کو قتل فرما کر راہ خدا میں خود بھی قتل ہو گئے اور مال بھی لٹوا گئے اور جان و مال کے عوض جنت کو خرید لیا۔

۲۔ وَلَا تَحْزَنْ اُولَیِّیْنَ الَّذِیْنَ قَتَلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَالُهُمْ اَوْ اَنْفُسُهُمْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُؤْتُوْنَہُمْ اَلْاُجْرَ اَعْلٰی اَبْت ۱۶۹

ترجمہ۔ جو لوگ راہ خدا میں قتل ہو جاتے ہیں ان کو مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اللہ پاک کے انعامات پر وہ خوش ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ

کی طرف سے رزق ملتا ہے اور ان کو کسی قسم کا خوف اور غم نہیں ہے،

نوٹ:- اس آیت کے مصداق کامل بھی نبی کریمؐ کے پیارے فرزند امام حسین علیہ السلام ہیں، کیونکہ نظام منصفیہ کو برباد کرنے کے لئے

بربادی سے بچانے کی خاطر امام پاکؑ نے کربلا میں یزید کی فوج سے جنگ کی ہے اور امام پاکؑ راہِ خدا میں قتل ہوئے ہیں۔

۲۔ وَلَا تَقْتُلُوا الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ اُولَئِكَ اَحْيَاءٌ دُونَ مَوْتٍ لَا تَسْخَرُوا مِنْهُمْ اِنَّهُمْ لَيَبْقَوْنَ فِي الْبَقَرَةِ اَمَامًا ۝۱۵۴

ترجمہ:- جو راہِ خدا میں قتل ہوئے ہیں ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں لیکن آپ کو ان کی زندگی کا شعور نہیں ہے جان و مال کے خطرات سے ہم آپ کو آزمائیں گے اور ان مقامات میں صابرین کے لئے خوشخبری ہے اور ان کے لئے خدا کی طرف سے صلوة رحمت ہے اور وہ ہدایت پر ہیں۔

اس آیت کے مصداق کامل امام حسین علیہ السلام ہیں اور یہ نوٹ:- اعتراض کہ اگر امام پاکؑ زندہ ہیں تو ان کا غم کیوں کیا جاتا ہے

اس کا جواب یہ ہے کہ یوسفؑ نبی زندہ تھے اور ان کے باپ یعقوبؑ بنیائے ان کا غم کیا ہے نیز ہمارے نبی کریمؐ نے خود امام پاکؑ کا آنجناب کی شہادت سے پہلے اور بعد میں بھی غم کیا ہے اور اللہ پاکؑ نے زندہ کا غم کرتے سے قرآن پاکؑ میں منع بھی نہیں فرمایا تفصیل کے لئے ہماری کتاب ماتم اور

صحابہ بلا خطہ کریں۔

۴۔ والخیر ویالے عشرہ و الشفع والوتریب سے فیسر

ترجمہ۔ صبح کی قسم اور دس راتوں کی قسم اور جنت و طاق کی قسم۔

نوٹ۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر درخشوریہ میں آیتیں لکھا ہے کہ لاوا الی غلطوں ثلاث عشرات العشر الاول من الحرم

کہ محمد بن نصر نے اپنی کتاب الصلوۃ میں ابی عثمان سے روایت کی ہے کہ تین عشروں کی بڑی تعظیم ہے پہلے محرم کا پہلا عشرہ مذی الحجہ کا پہلا عشرہ و اور رمضان شریف کا آخری عشرہ محرم الحرام کے پہلے عشرہ کے احرام کا وجہ یہ ہے کہ نظام مصطفیٰ کو یزید بن معاویہ کے ہاتھوں تباہی مریادی سے بچانے کی خاطر امام حسینؑ نے اس عشرہ میں نبی کریمؐ کی طرح مشکلات برداشت کی ہیں اور محرم الحرام کی دس تاریخ کو حفاظت اسلام کی خاطر اپنی اور اپنے اصحاب کی جان کا کر بلا کے میدان میں قربانی پیش کی ہے۔

۵۔ و ذکر حم جاقیام اللہ۔ ان فی ذالک لآیت مکل صبار شکورہ

سورہ ابراہیم آیت ۱۲

ترجمہ۔ ہم نے موسیٰؑ بنی کو حکم دیا کہ اپنی قوم کو خدائی دنوں کی یاد دلاؤ اس یاد دہانی میں صابرین اور شاکرین لوگوں کے لئے قدرت کی نشانیاں ہیں

بھی وہاں موجود ہوا اس پر میرے حسینؑ کی مدد کرنا واجب ہے۔

نوٹ:- اگر دو شخص آپس میں لڑیں اور رسول خدا ان میں سے ایک شخص کی مدد کا حکم دیں تو وہ شخص حق پر ہو گا۔ کیونکہ نبی کریمؐ باطل کی مدد کرنے کا حکم نہیں دے سکتے، جنگ کر لیا میں ایک طرف غیر قانونی بادشاہ یزید بن معاویہ تھا۔ اور دوسری طرف فرزند نبیؐ امام برحق حضرت امام حسینؑ تھے۔ اور ہمارے نبیؐ نے امام حسینؑ کی مدد کرنے کا حکم دیا ہے پس معلوم ہوا کہ امام پاک حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

جواب ذیل امام حسینؑ سے جنگ کرنے والے نے گویا نبی کریمؐ سے جنگ کی ہے۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ادب المفرد ص ۸۷ باب ۱۷
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سنن ابن ماجہ ص ۱۸ مناقب حسینؑ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ترمذی شریف ص ۵۸ مناقب حسینؑ
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ذخائر العقبیٰ ص ۱۳۲ ذکر امام حسینؑ
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۳۶ ذکر امام حسینؑ
- ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب لدواعق محرقہ ص ۱۱ ذکر امام حسینؑ
- ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب ینبایع المودۃ ص ۱۳۷ باب ۵
- ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب جامع الاہول ص ۱۲ ذکر مناقب حسینؑ

۹۔ اہل سنت کا معتبر کتاب المستدرک للحاکم ص ۱۷۷

۱۰۔ اہل سنت کا معتبر کتاب کنز العمال ص ۲۲ مناقب حسین

۱۱۔ اہل سنت کا معتبر کتاب الفصول المهمہ ص ۱۷۵ ذکر الحسن

۱۲۔ اہل سنت کا معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۸۵ ذکر الحسن

۱۳۔ اہل سنت کا معتبر کتاب نزل الابرار ص ۵۵ ذکر الحسن

۱۴۔ اہل سنت کا معتبر کتاب المرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۳۹۲ مناقب

اہل بیت

ادب المفرد قال النبی حسین علیہ السلام وانا من حسین

کی عبارت کا ترجمہ۔ نبی پاک نے فرمایا ہے کہ حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔

المرقاۃ قال القاضی کاظم علیہ السلام بنورالوحی ہا

کی عبارت کا ترجمہ بیتہ و بیۃ القوم فخصہ بالذکر و بین

انہما کاشی الواحد فی وجوب المحبة و حرمة التعرض و

المحاربة

ترجمہ۔ قاضی فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم نوروحی اور علم نبوت سے

جانتے تھے کہ ان کے فرزند شہزادہ امام حسین اور یزید بن معاویہ میں جنگ

ہوگی۔ پس نبی کریم نے حضرت امام حسین کا خاص طور پر ذکر فرمایا اور اسان

فرمایا کہ امام پاک بھی نبی کریمؐ کی مانند ہیں ان تین باتوں میں سے دونوں سے محبت رکھنا فرض ہے۔ دونوں کی شان میں بے ادب گناہ ہے۔ دونوں سے جنگ کرنا حرام اور گناہ ہے۔

نوٹ ۱۔ حدیث مذکور سے ایک یہ مطلب بھی حاصل ہوتا ہے کہ جس طرح نبی کریمؐ سے جنگ کرنے والا کبھی حق پر نہیں ہو سکتا اسی طرح حضرت امام حسینؑ سے بھی جنگ کرنے والا حق پر نہیں ہو سکتا پس معلوم ہوا کہ میلان کرنا میں امام پاکؑ سے یہ یکساں ہے۔ عوام نے جنگ کی ہے اور یہ حق پر ہے۔ حق باطل پر تھا۔

جواب نمبر ۱۔ پنج تن پاک سے جنگ کرنے والے نے گویا نبی کریمؐ سے جنگ کی ہے۔ ثبوت

۱۔ ابن سنت کی معتبر کتاب المرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۲۸۶ مناقب اہل بیت

۲۔ ابن سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۳۱۹

۳۔ ابن سنت کی معتبر کتاب کفاۃ الطالب ص ۲۳

۴۔ ابن سنت کی کتاب نزل الابرار ص

۵۔ ابن سنت کی معتبر کتاب ریاض النضرہ ص

المرقاۃ کے عبادۃ ۱۔ ان رسول اللہ ﷺ و آلہ و صحبہ و التابعین

والحسینؑ ان حرب طوت حارہ لعمریہ طوت ساطعہ
 ترجمہ: بنی کریم نے حضرت علیؑ اور جناب فاطمہ اور امام حسنؑ و امام حسینؑ
 کی شان میں یہ فرمایا تھا کہ جس نے ان کے ساتھ جنگ کی ہے گویا اس نے
 میرے ساتھ جنگ کی ہے اور جس نے ان کے ساتھ صلح کی ہے اس نے
 گویا میرے ساتھ صلح کی ہے۔

نوٹ: اس حدیث سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کربلا کے میدان میں
 یزید بن معاویہ نے جب امام حسینؑ سے جنگ کی ہے تو گویا اس نے بنی
 پاک سے جنگ کی ہے اور شرعاً شریعت میں جو حکم بنی کریمؐ سے جنگ کرنے
 والوں کا ہے وہی حکم یزید بن معاویہ کا ہے۔
 جواب: مگر بنی کریمؐ کا ابن عباسؓ کو غم زدہ ہونا شہادت امام پاکؐ
 کا خبر دینا اس بات کا صحوں ثبوت ہے کہ امام حسینؑ حق پر تھے اور یزید
 باطل پر تھا۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الایمان ص ۲۲ ذکر الحسینؑ
- ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الاستیعاب ص ۳۸ ذکر الحسینؑ
- ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۲۳ ذکر حسینؑ
- ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ ص ۳۹ ذکر الحسینؑ
- ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مسند احمد بن حنبل ص ۲۹

- ۷۔ اہل سنت کی کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص ۳۴۹ ذکر امام حسین
 - ۸۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۳۴۲ ذکر الحسین
 - ۹۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۸ ذکر الحسین
 - ۱۰۔ اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہداء ص ۸۱
 - ۱۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۱۶ ذکر الحسین
 - ۱۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب کفایت الطالب ص ۴۲۵ ذکر الحسین
- الاسیاب عن ابن عباس قال لما مات رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم في غار حرا قال لعلي بن أبي طالب ما أشعث أغبر بديك فادفني فيها ثم قال سئلته قال دم الحسين وأصحابه

ترجمہ: جناب عبداللہ بن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے دو پہر کے وقت غار میں نبی کریم کو دیکھا کہ آنجناب کے بال غبار آلود اور پراگندہ ہیں۔ اور حضور کے اٹھ میں ایک خون بھری شیشی ہے میں نے اس کے پاس سوال کیا تو حضور نے فرمایا کہ اس میں میرے حسین اور ان کے اصحاب کا خون ہے۔

نوٹ: شہادت امام حسین پر نبی کریم کا اس طرح غم زدہ ہونا اس بات کا محسوس ثبوت ہے کہ جنگ کربلا میں امام پاک حق پر غصے اور مزید باطل پر پختا اور یہ اعتراض کہ ابن عباس نے خواب دیکھا تھا اور خواب اس کا کوئی ثبوت نہیں

ہے اس کا جواب یہ ہے کہ نبی پاکؐ کا حدیث ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے دیکھا ہے کیوں کہ میری شکل کوئی جن ابلیس نہیں اختیار کر سکتا۔

جواب ۱۰۔ علماء اسلام کی وضاحت کہ جنگ کر بلا میں امام حسینؑ حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۲ مولف ملا علی قاری حنفی
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فی الجہاد
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ الذہب ص ۶۹ ذکر سنہ ۶۱
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الامم والملوک ص ۱۸ ذکر امام حسینؑ
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفۃ المؤمنین ص ۲۲ باب گیارہ فصل ۲
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ۲۲ ذکر یزید
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب الصواعق ص ۲۲۲
- شرح فقہ اکبرؑ اما ما تفسرہ بہ بعض الجملۃ من ان المحسن
ک عبارت ما کان باغیاناً بل عند اهل السنة والجماعة وعلى
هذا من هذیانات الخوارج عن المجاہدۃ۔

ترجمہ ۱۔ یعنی جاہلوں کا یہ بے تکی بات کہ (معاذ اللہ) امام پاک
حضرت امام حسینؑ باغی تھے یہ بات اہل سنت والجماعت کے عقیدہ میں باطل

ہے اور شاید کہ یہ بات ان لوگوں نے کہی ہے جو ماہِ حق سے باہر نکلے ہوئے ہیں۔

نوٹ :- حنفی مذہب کے مایہ ناز عالم نے پوری وضاحت کر دی ہے کہ اہل سنت مسلمان امام حسینؑ کو باغی نہیں سمجھتے بلکہ یہ عقیدہ خارجی اور ناہنجی لوگوں کا ہے جو کلمہ یا لکڑی میں اور اہل سنت کا لباس اور طرح کر ان کو ہر نام کرتے ہیں۔

یہ الاوطارم قسیر جو کلمہ اللہ نے صحت اہل جوہر والوالات کے عبادتاً مأتوک علیہم بالانوار النبویۃ حضور لا اهل حق و منهم الحسین بن علی علیہما السلام

ترجمہ :- ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جنہوں نے دین اسلام کی مہدوی میں حکام کے خلاف امرائے غروج کیا ہے کہ وہ حکام وقت ظالم تھے اور انہوں نے بنی کریم کا طریقہ چھوڑ دیا تھا۔ اور یہ لوگ اہل حق ہیں اور ان میں حضرت امام حسینؑ سر فہرست ہیں۔

نوٹ :- اہل سنت کے مایہ ناز عالم علامہ شوکانی نے عفاف بتلا دیا ہے کہ یزید ظالم تھا اور بنی کریم کے طریقہ کو چھوڑ چکا تھا۔ اور امام حسینؑ نے دین اسلام کی مہدوی میں یزید کے ساتھ جنگ کی ہے اور امام پاک حق پر تھے اور یزید ظالم پر تھا۔

شذرات الذهب، وفتن الاقفاق ایضا علی تحسین خروج الحسین
کے عبادت ماعلیٰ یزید و خروج ابن الزبیر و اہل
الحرمین علی بچہ امیہ۔

ترجمہ:- اس بات پر عالم اسلام کا اتفاق ہے کہ یزید کا بدکاری کے
خلاف امام حسینؑ کا خروج ایک اچھا اقدام تھا۔ نیز ابن زبیر اور ملکہ و
مدینہ کے لوگوں کا بنو امیہ کے خلاف خروج کو ناجس ایک اچھا اقدام تھا
نوٹ:- اسلام کے مابین عالم نے بھی امام پاک کو مذکورہ
الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا اور آنجناب کے اقدام پر تحسین
کا بابت دعویٰ اجماع کیا ہے۔

تاریخ لابن خلدون، والحسین عبد السلام قہا شہید مثاب
کے عبارت سے: وهو علی حق واجتہاد وقد غلط القاضی
ابوبکر بن العربی الماکونی هذا فی کتابہ النری سماہ
بالعواصم والقواصم معناہ ان الحسین قتل بشریۃ جده
وهو غلط۔

ترجمہ:- جنگ کربلا کی تمام کارروائی میں امام حسینؑ حق بجانب ہیں
اور آنجناب کا قتل ہو جانا یہ راہ خدا میں شہادت ہے اور حضور کو اللہ
کی بارگاہ سے اجر ملے گا۔ اور قاضی ابوبکر بن عربی ماکونی کا یہ کہنا کہ امام

حسین اپنے ماما کی شریعت کی رو سے قتل ہوئے ہیں یہ قول بالکل غلط اور باطل ہے۔

نوٹ:- اگرچہ ابن خلدون کا جھگڑا کچھ نہ کچھ بنو امیہ کی طرف سے ہے مگر اس جگہ امام حسینؑ کی حمایت میں مذکورہ کلمات کا اس کی قلم سے نکلا جاتا یہ چیز امام پاکؑ کی کرامت ہے۔

تحتفہ اثنا عشریۃ امام حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کے عبادت سے اعلیٰ درجہ پر باطل عید الست و لاکت امامت یزید۔

ترجمہ:- حضرت امام حسینؑ یزید علیہ السلام پر جانتے تھے اور اس کو اھلاً لائق امامت نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ:- اہل سنت کے مناظر اعظم شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے یزید کے نام کے ساتھ لفظ پلید لکھ کر اہل سنت کے صحیح عقیدہ کی ترجمانی کی ہے کہ اہل سنت یزید کو نجس اور پلید جانتے ہیں اور امام حسینؑ کو برحق سمجھتے ہیں۔

مبتہاج السنۃ واما الوسط فیم اہل السنۃ لا یقولون هذا کے عبادت سے اعلیٰ درجہ پر باطل عید الست و لاکت امامت یزید۔

ترجمہ:- درمیان والے جو لوگ ہیں وہ اہل سنت میں جو حضرت

امام حسین کو معاذ اللہ باغی بھی نہیں کہتے اور آنجناب کو خلیفہ رسول بھی نہیں مانتے البتہ آنجناب کو حق پر سمجھتے ہیں اور حضور کے قتل کو شہادت اور مظلومیت کی موت سمجھتے ہیں۔

نوٹ:- ارباب انصاف حضرت امام حسین کو معاذ اللہ باغی کہا اتنی بڑی جسارت اور گستاخی ہے کہ ان یتیمہ حبیبہ منہ پھٹ بھی ڈر گیا ہے اور اہل سنت کا لباس اڑھ کر امام کی مظلومیت اور شہادت کا اقرار کیا ہے
 العواصم من القوہم والذخائر من الخائبات فطہر الارض من خمر حذید
 کہے عبارت سے اذکار تاج الحیث فجاہلنا مصیبتہ لا
 یجسر ہاسر ویر الدھر۔

ترجمہ:- ہم زمین کو یزید کی شراب نوشی سے پاک کرنا چاہتے تھے۔ مگر ہماری بد نصیبی کہ ہم امام حسین کا خون بہا بیٹھے اور یہ ہم پر ایسی مصیبت آئی ہے کہ زمانہ کی کوئی خوشی اس غم کو بھلا نہیں سکتی۔

نوٹ:- ارباب انصاف قاضی ابن عربی کے قلم سے مذکورہ کلمات کا لکھا جاتا بھی امام حسین کے حق پر ہونے کا ٹھوس ثبوت ہے اور امام مظلوم کی کو امت ہے۔ نیز قاضی نے مذکورہ کتاب کے صفحہ ۲۳۱ میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام پاک نے حق کو قائم کرنے کی خاطر یزید کے خلاف اقدام کیا تھا۔

جواب:- علامہ اسلام نے امام حسین کی شہادت کا اقرار کیا

۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اثنا عشریہ ص ۲۴ بیان فرماتے ہیں

۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مہناج السنۃ ص ۲۴ ذکر یزید

۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہلی ص ۲۴ ذکر الحسن

۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن خلدون ص ۲۴ ذکر الحسن

مہناج السنۃ واما قتل الحسن بن علی بن علی بن ابی طالب علیہ السلام عن قتاد بن ربعی
کی عبارت ہے انا قتلنا منظرہ ما شہیدنا۔

ترجمہ اس بات میں شک نہیں ہے کہ امام حسینؑ کا کربلا میں قتل ہونا
چیز امام پاکؑ کی مطلوبیت اور شہادت کی موت ہے۔

نوٹ۔ ابن تیمیہ کا طرح امام ذہلی کے بھی اپنی تاریخ اسلام میں امام
حسینؑ کی شہادت کا اقرار کیا ہے اور امام پاکؑ کی شہادت اس بات کا ثبوت
ثبوت ہے کہ آنجناب حق پر تھے اور یزید باطل پر تھا۔

تحفہ اثنا عشریہ، شاہ عبدالعزیزؒ کا اقرار کہ امام حسینؑ سید الشہدا
کی عبارت ہے اہل سنت کی معتبر کتاب۔

چونکہ حضرت امام حسینؑ سید الشہداء دست اشہاء کی شام و عراق منسوب
شہادت یافت۔

ترجمہ حضرت امام حسینؑ سید الشہداء نے شام و عراق کے بد بختوں کے
ہاتھ درج شہادت پائی ہے۔

ابن خلدون والحقین فیہا شہید شباب وھو علی حق واجتہاد
کی عبارت ترجمہ امام حسین اپنے مطلوبیت کے قتل میں شہید
ہیں اور حق پر ہیں اور خدا انہیں اجر عطا کرے گا۔

نوٹ: ارباب انصاف ہمارے پیش کردہ حوالہ جات اس بات کا ٹھوس
ثبوت ہیں کہ تمام عالم اسلام کا یہ فیصلہ ہے کہ جنگ کرنا میں امام حسین پر
حق تھے، اور نبی پاک نے اس جنگ میں اپنی امت کو امام حسین کی مدد کا حکم
دیا تھا اور امام پاک کا قتل مطلوبیت اور شہادت کی موت ہے۔ بلکہ انجذاب
شاہ عبدالعزیز کے اقرار کی روشنی میں شہداء ہیں اور ہماری دعا ہے
کہ اللہ پاک امت مسلمہ کو خاندان نبوت کی عزت و ادب و احترام کو توفیق
عطا فرمائے اور اس دور کے نااہلی اور بیزیدیوں کو گور کے فتنہ اور شر اور
گمراہی سے بچائے۔

اعراض اسلام نے جان کی حفاظت کے لئے کی بہت تاکید فرمائی ہے
اور قرآن مجید کی روشنی میں جو اذہ تقیہ پر عالم اسلام کا
اتفاق ہے اور تقیہ کرنے کی مذہب مشیخہ میں بہت تاکید ہے۔ پس حضرت
امام حسین علیہ السلام نے یزید کے مقابلہ میں تقیہ کیوں نہ فرمایا اور چند
ساتھیوں کے ہمراہ یزید سے جنگ کیوں فرمائی کہ جس کے نتیجے میں انجذاب
اپنے ساتھیوں کو بھرتہ مارے گئے ارباب انصاف اس اعتراض کو دھڑکے

کچھ لوگ تو اپنی معلومات کی کمی کے باعث جھکا جاتے ہیں مگر خاندانِ نبوت کے دشمن ناچھی لوگ اس اعتراض سے کچھ عجیب سا مفاد حاصل کرنے کا کام کوشش کرتے ہیں۔ پس آل محمد کی وکالت کا فریضہ ادا کرتے ہوئے ہم اس اعتراض کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور عالم اسلام کو دعوتِ انصاف دیتے ہیں۔

جواب :- تقدیر مقررنا حکم عام ہے اور پزیرید کے ساتھ جنگ کرنے کا امام حسین کے لئے حکم خاص تھا۔

- ۱۔ اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۶۲ ذکر حسین
 - ۲۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الامم و الملوک ص ۳۳۲ ذکر حسین
 - ۳۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الکامل لابن اثیر ص ۲۱ ذکر امام پاک
 - ۴۔ اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۲۱ ذکر الحسین
 - ۵۔ اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۲۱۸ فصل ۱۰
 - ۶۔ اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۱۹ ذکر الحسین
 - ۷۔ اہل سنت کی معتبر کتاب بیاریج المودت ص ۳۳۷ باب ۶۱
- البدایہ والنہایہ فیہ روایت دروید روایت رسول اللہ
کے عبارت سے اہل سنت و جماعت نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ
ہر ایک اہل حق الیقین علی۔

ترجمہ: ایک عراق کا سفر اختیار کرتے وقت امام حسین نے فرمایا تھا کہ میں نے خواب میں اپنے نانا بزرگ دار بنی پاک کو دیکھا ہے آنجناب نے مجھے ایک حکم دیا ہے اور میں نے اس پر عمل کرنا ہے اور اس حکم کے بارے میں کسی کوئی احوال خبر نہیں دے سکتا حتیٰ کہ میں اس کام کو کر گزروں۔

نیاربع المودت (مختصر مد نظر ہے پس ترجمہ ملاحظہ ہو جب امام کی عبارات اُحسین علیہ السلام کو سفر عراق سے روکنے کی بابت آنجناب کے بھائی محمد حنفیہ نے کہا اصرار کیا تو امام پاک نے فرمایا کہ خواب میں مجھے نانا پاک نے سفر عراق کو حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ اللہ پاک تجھے اپنی راہ میں شہید اور خون میں غلطی نہ دیکھنا چاہتا ہے محمد حنفیہ نے عرض کی کہ اگر یہ بات ہے تو مستورات کو ساتھ لے جانے کا کیا مطلب ہے۔ امام پاک نے فرمایا کہ نانا پاک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کی خاطر ان مستورات کو قید میں دیکھنا چاہتا ہے۔

نوٹ: علامہ ابوباب انصاف جب اہل اسلام نے حضرت عثمان اموی کی سیرت سے تنگ آکر اسے خلافت و حکومت چھوڑنے پر مجبور کیا تھا اور اہل مدینہ و اصحاب نبی سے بار بار کہا کہ خلافت عثمان

کو خلافت سے ہٹا دیا جائے تو جناب عثمانؓ نے یہ عذر پیش کیا تھا کہ بنی پاک نے مجھے فرمایا تھا کہ قبیض خلافت کو نہ اتارنا خواہ تو قتل بھی ہو جائے اور اس چیز کا راوی صرف خود جناب عثمانؓ ہے پس اگر عثمانؓ کی زبان پر حجب لوگوں کو اعتبار ہے انہیں فرزند نبیؐ کی زبان پر بھی نہ گورد خواب کے بارے اعتبار کرنا چاہیے۔

نوٹ: ۲۔ نتیجہ بحث

علماء اسلام اچھی طرح جانتے ہیں کہ علم اصول میں یہ بات ثابت ہے کہ حکم عام کے بعد اگر حکم خاص آجائے تو خاص مقدم ہے مثلاً اگر ایک استاد تمام شاگردوں سے فرمادے کہ آپ کو چھٹی ہے سب چلے جاؤ اور پھر بعد میں ایک شاگرد سے فرمائے کہ آپ نہ جاؤ پہلا حکم عام ہے اور دوسرا خاص ہے جس شاگرد کو رد کا ہے اس کے حق میں حکم خاص ہے۔

خلاصہ جان بچانا اور تفتیہ یہ حکم عام ہے اور کر بلا میں دین اسلام اور نظام مصطفیٰؐ کی خاطر شہید ہونا امام حسینؑ کے حق میں حکم خاص ہے پس معلوم ہوا کہ خواب میں جب نبی کریمؐ نے امام حسینؑ کو کر بلا جانے کا حکم خاص دے دیا تو پھر امام پاکؑ کا قیہ نہ کرنا قابل اعتراض نہ رہا۔

اعتراف محمود احمد عباسی اور اس کی روحانی اولاد نے اس محاذ پر
بھی طبع آزمائی کی ہے کہ شہر مکہ جاتے امن بخشی اور وہاں تو کسی حیوان کو
اذیت نہیں دی جاتی بھئی پس یہ کس طرح باور کیا جاسکتا ہے کہ یزید ایک
مسلمان حکم ران ہو کر امام حسین کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرتا پس مکہ
مکہ مکرمہ کے احترام کی روشنی میں یزید نے امام حسین کے خلاف حج کے موقع
پر کوئی کارروائی نہیں کی اور حج چھوڑ کر امام پاک کا مکہ معظمہ سے نکل پڑنا
کس طرح صحیح ہو سکتا ہے۔

یزید نے حجاز کے بساتن میں مکہ میں فوج بھیجی تھی کہ
جواب دے کہ امام حسین کو مکہ میں قتل کر دیا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۶۳

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامۃ ص ۱۵۹

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۳۵

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۸۱ م خوارزمی

تاریخ کامل ا فلسف بناس اطرا دك حسینا من حرم
کی عبادۃ ارسول اللہ الی حرم اللہ و فی سیرك الخیول
الیہ فما ذلت بذالك حتی اثنخصته الی العراق فخرج
فانفذت سرب -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسول یزید کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ میں اس بات کو بھول نہیں سکتا کہ تو نے فرزند رسول امام حسین کو مدینہ چھوڑ کر مکہ معظمہ میں پناہ لینے پر مجبور کیا تھا اور تو نے سوار فوج کو ان کی طرف روانہ کیا اور تو ان کو تنگ کرتا رہا حتیٰ کہ تو نے ان کو مجبور کر کے عراق روانہ کیا تھا پس امام پاک مکہ سے خوفزدہ ہو کر نکلے قتبے۔

تذکرہ کی: ما النسی طردك حسيناً من حرم الله وحرم رسوله
عبادة: أ و کتابك الی ابن مرجانہ نأمره بقتله...
انفیت انفاذا عوانك الی حرم الله لقتل الحسين.

ترجمہ: ابن عباس یزید کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ اے یزید امام حسین کو تیرا مکہ و مدینہ سے مجبور کر نکالنے کو میں بھول نہیں سکتا اور ابن مرجانہ ابن زیاد کو نہ کے گورنر کو امام حسین کے قتل کا تیرا حکم دینا بھی میں بھول نہیں سکتا اے یزید مکہ مکرمہ میں امام حسین کو قتل کرنے کے لئے تو اپنی فوج کو بھیجی بھول گیا ہے۔

يعقوبی

کی عبادت بناس اطرا الحسن بن علی من حرم رسول
الله و دسك اليه الرجال تغتاله فاشخصته من حرم الله

ابو افسوس

ترجمہ : ابن عباس یزید بن معاویہ کے ایک خط کے جواب میں فرماتے ہیں کہ تیرا امام حسین بن علی کو مدینہ سے مجبور کر کے نکالنا میں کبلا نہیں سکتا اور پھر خفیہ تیرا لوگوں کو بھیجنا کہ وہ فریب سے امام پاک کو قتل کریں اور تو نے مکہ سے کوفہ کی طرف امام پاک کو مجبور کر کے نکالا ہے نوٹ : مذکورہ تبادلہ جات سے یہ ظاہر ہو گیا کہ مدینہ پاک اور مکہ مکرمہ سے امام پاک کو جبراً نکال کر کوفہ روانہ کرنے کی تمام ذمہ داری حکومت یزید پر ہے اور مکہ مدینہ کا احرام نہ ہی یزید کے دادا ابو سفیان کے دل میں تھا۔ اور نہ ہی اس کے باپ معاویہ کے دل میں تھا اور نہ ہی حریم کا احرام بنوامیہ کے پورے خاندان کے دل میں تھا ابو سفیان مکہ میں بیٹھ نبی کریم سے جنگیں کرتا رہا اور معاویہ نے مدینہ پاک میں جنات عثمان اور حضرت عائشہ کو قتل کرایا اور فرزند نبی امام حسن کو زہر دوا کر شہید کرایا اور دیگر بنوامیہ معاویہ سمیت مکہ و مدینہ میں ہر قسم کی بدعات کرتے رہے مثلاً خاندان نبوت پر حج کے خطبوں میں لعنت کرتے اور عبد اللہ بن زبیر کو مکہ شہر میں بلکہ مسجد احرام میں ہلاک کیا اور کعبہ اللہ کو آگ لگائی ہے اور مدینہ منورہ میں واقعہ حرہ کے موقع پر اصحاب کی لڑکیوں سے جبراً دنا کیا ہے اور ایک ہزار دلوں کو زنا بچہ بدایا ہے ارباب

الصفات اگر رسالہ کے اختصار کی مجبوری نہ ہوتی تو ہر بات کو حوالہ جہات سے لکھا جاتا اگر کسی مخالف میں کچھ عبت ہے تو میرے ان دعوؤں کو دامن الصفات تمام کر دکر کے تو دیکھے محترم قارئین مذکورہ باتیں اس بات کا عکس ثبوت ہیں کہ معاویہ و یزید اور خالد بن ولید کے دلوں میں مدینہ اور مکہ کا کوئی ادب و احترام نہ تھا بلکہ ان کے دلوں میں دین اسلام اور خدا و رسول کا بھی کوئی احترام نہ تھا۔

اعتراف: کتاب خلافت معاویہ و یزید کے نا صلی مصنف محمود احمد عباس کی روحانی اولاد نے اپنے رسالوں اور کتابوں میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ امام حسین کو سفر عراق سے تمام بزرگ صحابہ کرام نے منع کیا تھا اور امام نہ رگے اور چلے گئے امام پاک کے لئے صحابہ کرام کا کہنا ماننا لازمی تھا۔

جواب: ہم حوالہ جہات دے چکے ہیں کہ نبی پاک نے خود امام حسین کو فرمایا تھا کہ آپ سفر عراق اور راہ خدا میں شہادت کو اختیار کریں اور نبی و امام کے فیصلہ اور حکم کے بعد کسی صحابی کو اس فیصلہ یا حکم کے خلاف کچھ کہنے کا کوئی حق نہیں ہے مثلاً صلح حدیبیہ کے وقت نبی کریم کے فیصلہ کے خلاف حضرت عمرؓ نے مگر نبی پاک نے حضرت عمرؓ کے اختلاف کی کوئی پردہ نہیں فرمائی تھی اس طرح امام حسینؓ

کے لئے نبی پاک کا حکم خاص تھا۔

پس عبداللہ بن عباس یا عبداللہ بن عمر یا عبداللہ بن زبیر کو نبی کریم کے حکم کے خلاف کوئی مشورہ دینے کا کوئی حق ہی نہیں تھا اور اسی لئے حضرت امام حسینؑ نے نبی کریم کے حکم کے سامنے کسی صحابی کے مشورہ کی کوئی پرداہ نہیں کی۔

اعتراف: جب نبی پاک کا حکم خاص تھا امام حسینؑ کے حق میں کہ وہ کربلا میں جائیں اور شہید ہوں تو پھر شیعہ مذہب والے امام پاک کے لئے روتے کیوں ہیں۔

جواب: حوالہ جات گزر چکے ہیں کہ ابن عباسؓ نے امام پاک کی شہادت کے دن امام پاک کے علم میں نبی پاک کو مخبرم دیکھا تھا پس جس طرح نبی پاک نے امام حسینؑ کو شہید ہونے کا حکم بھی خود دیا اور پھر امام حسینؑ کا مسئلہ مصیبت پر علم بھی فرمایا ہے پس شیعوں نے نبی پاک کا عمل حجت سب سے اور اگر تسلی نہیں ہوتی پھر ہم بعد ادباً یہ گزارش کرنے میں حق بجانب ہیں کہ دیکھا دینا اب بھی قدامت خون عثمان کا مسئلہ معاویہ کے زمانہ سے لے کر آج تک نہیں بھلا سکے، ہم کہتے ہیں کہ بقول نواسیب جب نبی کریمؐ نے عثمان اموی کو فرمایا تھا کہ قتل ہو جانا مگر فیض خلافت نہ اتارنا۔ پس جب

جواب ۲

۱۵۱

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب نیل الاوطار کتاب الجہاد
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب العواصم من القواصم ص ۲۳
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشاعریہ ص ۳۲ باب ۱۱ فصل
- نیل الاوطار قسم ضربوا غصبا للدين من اجل جود الولاء
- کی عبادۃ کیا تو رک عملہم بالسنة النبویۃ فہو لا اھل
- حق ومنہم حسین بن علی رضی اللہ عنہ
- ترجمہ : ایک گروہ ایسے لوگوں کا ہے جو دین اسلام کی مدد و
- اور حکام وقت کے ظلم اور طریقہ نبوی کی ترک کر دینے کی وجہ سے میدان
- جہاد میں لکے ہیں اور ظالم حکام کے خلاف جہاد کرنے والے یہ لوگ
- اہل حق ہیں اور ان میں حضرت امام حسین علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

العواصم کی عبادۃ واستمر غصبا للدين و قیصاصاً للحق

حضرت امام حسین میدان جہاد میں قائم رہے کیوں کہ یزید نے دین

کی مخالفت شروع کر رکھی تھی اور امام پاک دین خدا کی حمایت میں یزید

پر غضب ناک ہوئے تھے اور امام پاک حق کو قائم کرنا چاہتے

تھے۔

حضرت ائمہ عشرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید
کی عبادت کا پلید راہبر باطل میدانست و
لائق امامت ندید۔

توجہ: حضرت امام حسین یزیدنا پاک کو باطل پر جانتے تھے اور
لائق امامت نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: علماء اسلام کا اور خصوصاً علماء اہل سنت کا یہ فیصلہ
ہر زمانہ میں متفق علیہ ہے کہ یزید ظالم بادشاہ تھا اور نظام مصطفیٰ کو
بر باد کر دیا تھا۔

اور امام پاک کا یزید کے خلاف جہاد محض دنیا کی حکومت حاصل
کرنے کے لئے نہیں تھا، بلکہ اس یزید ظالم کے ظلم سے اسلام کو بربادی
سے بچانا مقصود تھا اور وکلاء یریز قوم نواصب کا ہدف یہ ہے کہ اس
دنیا میں اگر کوئی آمر جابر و کیسٹریٹ بادشاہ برائے نام اسلام کا لباس اڑھ
کر جتنا بھی ظلم کرتا رہے، نظام مصطفیٰ کو جس طرح اس کا جی چاہے
بر باد کرتا رہے۔ اس کے خلاف کسی کو جہاد کرتے کا حق نہیں ہے
ارباب انصاف خوارج اور نواصب کے نظریہ کا یہ نتیجہ ہے کہ آج اسلامی
ملکوں کے صدر اور بادشاہ آزاد ہیں اور اسلام کی شکل و صورت
بھی جس طرح وہ پیش کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے غریب مسلمانوں کی

کی گردنیں شرم و حیا سے جھکی ہوئی ہیں، ظالم بادشاہوں کی مہمروں میں
 درباری مولانا صاحبان نے جھوٹی حدیثیں بنائی کہ بادشاہ بتنا بھی ظالم ہو جائیگا
 سے وقت پاس کیا جائے اور اس کے خلاف بھارت کیا جائے، ماحول دلاؤ
 اللہ باللہ کیا اسی کا نام اسلام ہے کہ شاہی اور حکومتی ذلیف پر پلٹنے والے علماء
 عیش و عشرت کرتے رہیں اور امر اور مکر کا طبقہ اسلام کے نام سے غلط فائدہ
 اٹھاتا رہے۔ سربراہ دار لوگوں کے کٹے گوشت کھائیں اور دودھ پیئیں اور
 سرکار مرنے کا کلمہ پڑھنے والے، قرآن پاک کی تلاوت کرنے والے غریب
 مسلمان بیمار ہوں تو علاج کرنے سے عاجز ہوں آج جس اسلامی ملک میں
 ہاؤ دنیا دار کی قدر ہے حکومت کے جس آفس میں ہاؤ پیسہ والے کو سلام
 ہے اور غریب مسلمان کی کوئی قدر نہیں ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب یزید
 جیسے ظالم بادشاہ کو درباری مولانا صاحبان نے خلیفہ رسول کے روپ میں
 پیش کیا ہے تو دوسروں کو راد مل گئی ہے اب اگر چھوٹے یزید نبوت کا
 دعویٰ بھی کر لیں تو ان کو کوئی روکنے والا نہیں ہے پاکستان کے غور اور
 غریب مسلمانوں کو اس فتنے سے آگاہ کیا جاتا ہے کہ جو لوگ یزید کی حمایت
 کرتے ہیں یہ لوگ درحقیقت نظام مصطفیٰ کے دشمن ہیں اللہ کے قرآن
 کے دین اسلام کے دشمن ہیں اور یہ لوگ غریب مسلمان کے بلکہ ہر قسم کے
 غریب حوام کے دشمن ہیں اور یہ لوگ کفار کے درحقیقت نمائند ہیں

جواب ۵: یزید بن معاویہ اپنی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں
سے زنا کرتا تھا۔ ثبوت

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ص ۶۶ ذکر عبداللہ بن خنظلہ
 - (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۹ یزید
 - (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۳۲ ذکر یزید
 - (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب المستدرک علی الصحیحین ص ۵۲۲ ذکر معقل
 - (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب الاصابہ ص ۴۲۶ ذکر معقل بن سنان
 - (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب الطبقات الکبریٰ ص ۲۵۳ ذکر معقل
 - (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۲۶ باب ۶
 - (۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر ص ۲۵۵ ذکر عبداللہ بن خنظلہ
 - (۹) اہل سنت کی معتبر کتاب فتاویٰ عبدالحی ص ۵۹ ذکر عقیدہ در یزید
- الطبقات الکبریٰ ان عبد اللہ بن خنظلہ قال و اللہ ما فر
کی عبادۃ یا حبنا علی یزید حتی خفنا ان نری ما الجوارۃ
من السواد ان یصلح الی سہات والبنات والاحوات ولسیر
للمسرویدۃ الملوۃ

ترجمہ: عبداللہ بن خنظلہ فرماتے ہیں کہ یزید بن معاویہ کے
خلاف ہم اس وقت اٹھے ہیں کہ جب ہمیں ڈر لگتا تھا کہ ہمیں سہا
Contact : jabir.abbas@yahoo.com <http://fb.com/ranajabirabbas>

سے پھتر مارے جائیں گے یزید وہ فاسق مرد ہے جو ماں بہنوں اور بیٹیوں
 زنا کرتا ہے اور شراب بھی پیتا ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتا۔

نوٹ: ارباب انصاف حضرت عبداللہ بن خطلہ اور حضرت معمر
 بن سنان دونوں صحابی رسول ہیں اور بقول علماء اہل سنت تمام صحابہ کرام
 عادل ہیں۔ پس دو عادل صحابہ کرام کی گواہی سے تاریخ اسلام میں ثابت
 ہے کہ یزید بن معاویہ ایسا فاسق و بدکار تھا کہ ماں، بہن اور بیٹی سے بھی
 زنا کرتا تھا اور اسی گواہی کی وجہ سے مولانا عبدالحی نے لکھا ہے کہ جب
 صحابہ کرام کو یزید کی شراب خواری اور ترک نماز اور زنا محارم کی حالت
 معلوم ہوئی تو انہوں نے یزید کی بیعت توڑ دی میرے محرم قارئین
 جب یزید بن معاویہ کی بدکاری اس حد تک پہنچ گئی کہ اس نے نظامِ مصلحتی
 کا جناح ہی نکال دیا اور اوپر سے اسلام کا لباس اور ذکرِ اندر سے دینِ جوہر
 پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا تو ایسے حالات میں خاندانِ نبوت کے لئے قاتل
 و شہار ہو گئی اور پھر حضرت امام حسینؑ نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ دینِ اسلام
 کی حفاظت کی خاطر میدانِ کربلا میں اپنی اور اپنے خاندان اور اصحاب
 کی قربانی پیش فرمائی اب اگر اس حفاظتِ اسلام کو قومِ معاویہ یزید خلیفہ
 حکومت کا نام دے دیں تو ان کی مرضی ہمارے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر
 مسلمان کے دل میں امام حسینؑ کی عقیدت اور ان کی قربانی کی قدر و قیمت

جواب: انصاف یعنی وکلاء یزید کی پیدا کردہ یہ الجھن کلام
حسینؑ نے عین حکومت دنیا کی خاطر یزید کے خلاف

کارروائی کی تھی لفظ حکومت سے کچھ مسلمان اس چکر میں آجاتے ہیں کہ جس
طرح اس زمانہ میں کچھ لوگ حکومت دنیا کے لاپٹ میں کوئی تحریک پیدا کرتے
یا فوجی کارروائی کرتے ہیں اور پھر کبھی کامیاب اور کبھی ناکام ہوتے ہیں
اسی طرح واقعہ کو بلا حکومت دنیا کی ہوس میں ہوا ہے۔ ارباب انصاف
ہر مسلمان کا فرض ہے کہ حکومت کا صحیح مفہوم اور معنی سمجھنے کی کوشش
کرے، کفار مکہ نے ہمارے نبیؐ کی خدمت میں حکومت مکہ کی پیش کش
کی تھی بشرطیکہ آنجناب حکومت اسلامی قائم نہ فرمائیں، ہمارے نبیؐ نے
حکومت مکہ کو ٹھکرا دیا تھا اور وہ اسلامی حکومت کی کوششیں جاری رکھ کر
محرم قارئین یزید بن معاویہ بنی طرح اور جس رنگ میں حکومت کر رہا تھا
اگر وہ خود بھی اس حکومت کے دینے کی امام حسینؑ کی خدمت میں پیش کش
کرتا تو بھی امام حسینؑ علیہ السلام اس حکومت کو اسی طرح ٹھکرا دیتے جس
طرح ہمارے نبیؐ نے قریش مکہ کی پیش کردہ حکومت کو ٹھکرایا تھا یا امیر
المومنین علی بن ابی طالب نے اہل مدینہ کی پیش کردہ حکومت کو عبدالرحمن
بن عوف کے سامنے ٹھکرا دیا تھا۔ پس امام حسینؑ نے یزید والی حکومت
کو طلب کرنے کی خاطر ہرگز کارروائی نہیں فرمائی تھی بلکہ امام کا یہ

اسلام اور نظام مصطفیٰ کو غریب عوام میں رائج و نافذ کرنا چاہتے تھے دیکھا
 یزید جن حکومت کی طلب سے عالم اسلام کو فریب دیتے ہیں اس حکومت
 یزید کی امام پاک کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں تھی، حکومت یزید کی توجہ و تفت
 تھی کہ بنو مروان کو بیٹہ باجنا بجانا جن کا خاندانی اور آبائی پیشہ تھا وہ بھی اس
 حکومت پر فائز ہوئے تھے۔ ارباب انصاف واقعہ کر بلا کی وجہ بنوس
 دنیا اور حکومت کر کے کالایچ قرار دینا نواصب کی بے انصافی ہے اور
 خاندان نبوت کے ساتھ بدگمانی ہے اور بد باطن لوگ انبیاء اللہ پر بھی
 اعتراض کر رہے ہیں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محسن اسلام
 حضرت امام حسین اور دیگر خاندان نبوت کے احرام کی توفیق عطا کرے
 اور ان کی عقیدت و محبت نصیب فرما دے۔

عمر اہل کتاب خلافت معاویہ و یزید کے نامی مولف نے
 اسی بات پر بھی بہت زور دیا ہے کہ حضرت امام حسین
 نے لشکر یزید کے سامنے یہ پیش کش فرمائی تھی کہ میں یزید کے پاس ہمارے
 کے لئے تیار ہوں اور ابی معاویہ کے لاکھوں میں لاکھ روکھ کر بیعت کر سنے
 کے لئے آمادہ ہوں اور سبائی لوگوں کی سازش سے امام پاک شہید ہو گئے۔
 پس معلوم ہوا کہ امام پاک تو یزید بن معاویہ کو تسلیم فرماتے تھے
 اور قتل امام کے بارے میں یزید بن معاویہ بے قصور ہے۔

خلافت یزید کو تسلیم کرنے کا الزام امام پاک پر نواصب
جواب : کا بہتان اور سفید جھوٹ ہے ۔

ثبوت ملاحظہ ہو ۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۴۸ ذکر امام حسین
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۵۱ ذکر واقعہ کربلا
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۳۱۴ ذکر امام حسین
- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامم ص ۱۴۱ ذکر واقعہ کربلا
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب

البدایہ والنہایہ عن عقبہ بن سمعان قال لقد سمعت
کی عبادۃ الحسین من مکہ الی یمن قتل واللہ ما
من کلمۃ قالہا فی موطن الا وقد سمعنا والکے لم یسال ان
یذہب الی ید ید فیفتح یدہ فی یدہ وکان یذہب الی نعیم
المشعور وکن طلب منهم انہ امرین ما ان یرجع من حیث
جاء وامن یدموا یدہا فی الارض العربیۃ حتی ینظر
ما یصیر امر الناس الیہ

تاریخ کامل قدوری عن عقبہ بن سمعان انہ قال سمعت
کی عبادۃ الحسین من المدینہ الی مکہ ومن مکہ الی العراق

ولم افارقہ حتی قتل و سمعت جميع مخاطباتہ الناس الی یوم مقتله فوالله
ما اعطاهم ما یقینوا کربہ الناس من انہ یضع یدہ فی ید یزید
ولا ان یسیرہ الی ثغر من ثغور المسلمین و لکنہ قال دعونی
ارجع الی الملکان الزیۃ قبلت منہ و دعونی اذهب فی ہذا الارض
العریضۃ حتی تنظر الی ما یھیب الیہ امر الناس فلم یفعلوا

ترجمہ : وہ نول عبارتوں کا عقبہ بن ہمتان بیان کرتا ہے اور یہ ہے
اور لکہ سے عراق تک میں امام حسینؑ کے ساتھ لایہوں اور وقت شہادت
تک میں آنجناب سے جدا نہ ہوا اور وقت شہادت تک لوگوں سے آنجناب
نے جتنے خطاب فرمائے ہیں وہ تمام ارشادات میں نے سنے ہیں جو کچھ آنجناب
کے خلاف فواعب الزام لگاتے ہیں کہ امام حسینؑ نے یزید کے ہاتھ
میں ہاتھ رکھ کر بیعت کرنے کا ارادہ فرمایا خدا کی قسم یہ بات امام حسینؑ
پر گز نہیں فرمائی تھی اور نہ ہی آنجناب نے کسی سرحد کی طرف جانے کی
خواہش کی تھی البتہ امام پاکؑ نے یہ فرمایا تھا کہ تم ہمارا راستہ روکو میں
یا تو جس جگہ سے آیا ہوں واپس چلا جاتا ہوں اور یا زمین خدا وسیع ہے میں کسی
اور جگہ چلا جاتا ہوں۔

نوٹ : ارباب انصاف ہم نے حیاقت داری سے تاریخ اسلام

کا مطالعہ کیا ہے اور ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ حضرت امام حسینؑ

حکومت یزید کو ہرگز تسلیم نہیں فرمایا اور امام پاک کا بیعت یزید کے لئے تیار ہوتا ہوا صوب کا بنایا ہوا۔ سفید جھوٹ ہے کتاب اہل سنت تاریخ کامل اور تاریخ طبری میں علماء اہل سنت نے یہ الفاظ بھی نقل کئے ہیں کہ جب امام پاک سے کربلا میں کہا گیا تھا کہ اگر آپ کو زندگی کی ضرورت ہے آپ کو ہر صورت میں بیعت یزید کرنا پڑے گی تو اس وقت امام نے فرمایا تھا کہ خدا کی قسم ذیل لوگوں کی طرح میں ان کے ہاتھ میں ہاتھ نہیں دوں گا اور فلاںوں کی طرح ان کی حکمت کا میں اقرار نہیں کروں گا۔ نیز مدینہ پاک اور مکہ معظمہ میں بھی امام پاک کے بیعت یزید سے انکار کیا تھا۔

اعتراض: کتاب خلافت معاویہ یزید کے نامی مولف محمود احمد عباسی نے اور اس کی روحانی اولاد نے ذریت ابو

سفیان کی ظالمانہ کارروائی کو چھپانے کی خاطر اور خاندان نبوت کی مطلوبیت پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ محاذ بھی بنایا ہوا ہے کہ فوج یزید کو بلا میں جنگ کی ابتداء نہیں کی تھی بلکہ امام پاک کی فوج میں جو لوگ تھے انہوں نے جنگ کی ابتداء کی تھی اور پھر لشکر یزید کو کارروائی کرنا پڑی۔

جواب: میدان کربلا میں جنگ کی ابتداء فوج یزید نے کی تھی اور امام پاک کے ساتھیوں پر مذکورہ الزام نواصب کا بنایا ہوا سفید جھوٹ ہے۔

نبوت ملاحظہ ہو

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۸۱
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لاسل لابن اثیر ص ۲۲
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۲۳۵
- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامم ص ۱۴۲
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۲۴۴ فصل ۱۱

البدایہ والنہایہ فتنہ عمیر بن سعد و قال لولاء یا دریدا اذ
 ۱۰ عبادتک اذ رأیتک فاعلم انک فتنہ عمیر من ساعد و درجی
 بسم و قال اشهد انی اول من رآی القوم قال فتنہ امی الناس
 بالبنان -

ترجمہ: میدان کربلا میں غریبیا سعد کا آگے بڑھا اور اپنے غلام دریدہ
 نامی سے کہا کہ فوج کے علم کو قریب لاؤ پس وہ قریب لایا پھر عمر نے اپنی
 آستین کو سمیٹا اور امام پاک کو تیر مارا اور کہا کہ تم گواہی دینا کہ امام حسین
 کو میں نے پہلے تیر مارا تھا۔

نوٹ: اگر باب انصاف مذکورہ عمر بن سعد میدان کربلا میں لشکر یزید
 کا سب سے بڑا انسر تھا اور فوج یزید کو گواہ بنا دیا تھا کہ میں نے خاندان
 نبوت کے ساتھ جنگ کی ابتداء کی ہے پس عمر کے اپنے مذکورہ اقرار کے

بعد نواسب کا انکار سفید جھوٹ ہے ۔

اعتراف: محمود احمد عباسی نامی اور اس کی روحانی اولاد نواسب نے اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ عمر بن سعد معاذ اللہ حضرت امام حسینؑ کا رشتہ دار تھا پس قریبی رشتہ دار ہو کر ناممکن ہے کہ وہ خاندان نبوت پر ظلم کرے ۔

جواب: عباسی نامی نے اس مقام پر قریب سے کام لیا ہے کیونکہ ایک قبیلہ سے ہونا، ہم قوم ہونا اور بات ہے اور رشتہ ہونا ادب بات ہے عمر کے باپ سعد کے قبیلہ کی اگر کسی نامتوں کی کسی باشمی مرد سے شادی ہوئی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس خاقون کا تمام قبیلہ بڑا شتم رشتہ دار ہو گیا ہے غرض عباسی کے اپنے قبیلہ کی کئی خواتین کے رشتے دوسرے قبائل میں ہوئے ہوں گے مگر وہ قبائل نہ ہی عباسی نامی کو اور نہ ہی اس کے خاندان کو جانتے ہیں ۔

جواب: قرآن پاک گواہ ہے کہ حضرت آدم کے دو بیٹے ہابیل اور اور قابیل دونوں کے بھائی تھے اور تائیل ہابیل کا قاتل بھی ہے اور حضرت یوسف بنی کے ساتھ جو کچھ اس کے بھائیوں نے کیا ہے اس ظلم پر بھی قرآن پاک گواہ ہے نیز عباسی نامی کے اپنے خاندان میں ہارون عباسی کے دو بیٹوں میں امین اور مامون میں جو جنگ ہوئی ہے اور

ماہمون نے اپنے بھائی امین کو جس بید روی سے قتل کیا یہ بات عباسی نااہلی کے اپنے گھر کی بے ملاحظہ جس قسم کی رشتہ داری کا روٹا ناہمی رہتا ہے اس قسم کی رشتہ داری تو عثمان اور قاتلانہ عثمانیوں اور علحدہ قاتل ظالموں اور جناب عائشہ و قاتل عائشہ میں اور مروان اور اس کی قاتل بیوی میں بھی موجود ہے۔

یہ یزید زوج مروان اگر مروان کی بیوی ہو کر مروان کو قتل کر سکتی ہے تو جعدہ بنت اشعث جناب ابو بکر کی بھانجی حاکم شام کے حکم سے اپنے شوہر فرزند بنی امام حسن کی قاتل بھی ہو سکتی ہے اور آنجناب کو زہر دے کر شہید بھی کر سکتی ہے۔ دنیا میں کئی حواشی ہیں کہ انہوں نے اپنے شوہر قتل کر اسے ہیں اور کئی بھائی اور بیٹے ہیں جنہوں نے اپنے باپ اور بھائی کو قتل کیا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ اگر بغرض محال میدان کر بلا میں ایسے لوگ بھی تھے جو بڑا شتم کی بیویوں کے رشتہ دار تھے تو کیا حرج ہے کیا دنیا میں ایسے لوگ موجود نہیں ہیں کہ جنہوں نے اپنے داماد قتل کئے ہیں۔ عباسی نااہلی کے قریب سے یزید ظالم کے ظلم پر یزید نہیں ڈالا جاسکتا اور خاندان نبوت کے سرکار سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی شہادت و مظلومیت کو گھٹایا نہیں جاسکتا اور ابن سعد کی قرابت داری کی کوئی قیمت نہیں اور جنگ کی

ابتداء بھی فوج یزید نے کی ہے اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں۔

جواب ۲

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال ص ۲۵۳ ذکر واقعہ کربلا۔
 - (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ص ۴۶ ذکر امام حسین
 - (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۳۰۸ ذکر سنہ ۶۱
 - اخبار الطوال ۱ ذاتی احادیث ان ابد اہم بقتل حتی یبد او
 - کی عبارت ۱
- توجہ: میدان کربلا میں امام حسین نے فرمایا تھا کہ میں جنگ کرنے کی ابتداء کرنے کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ یہ فوج یہودیہ جنگ کی خود ابتداء کرنے۔

نوٹ: ارباب انصاف فوج یزید کا انصر عمر بن سعد بھی اقرار کرتا ہے کہ کربلا میں خاندان نبوت کے ساتھ جنگ کی ابتداء میں نے کی ہے اور اس بات پر شکر یزید نے کو بھی گواہ بنایا ہے اور امام پاک نے بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی طرف سے جنگ کرنے کی ابتداء کو ناپسند کرتا ہوں اب اس کے بعد نواسب کا جنگ کرنے کی ابتداء کرنے میں خاندان نبوت کو نہ ہٹانا انکے بے انصافی ہے۔

اعتراض: کہ بلا میں خاندان نبوت پر پانی بند نہیں کیا گیا۔ بیابان جہاں
 ناہمی اور دوسرے دگلا دیزید نے خاندان نبوت کے
 مسائب کو چھپانے کی خاطر یہ محاذ فحش بیایا ہوا ہے کہ کہ بلا میں خاندان
 نبوت پر پانی بند کئے جانے کا دعویٰ بے بنیاد ہے کیوں کہ عمر بن سعد بنو ہاشم
 کا رشتہ دار تھا اور قربت دار ہونے کی وجہ سے اس نے یہ کس طرح گوارا کیا
 وہ خاندان نبوت پر پانی بند کرے۔

جواب: کہ بلا میں پانی بند کئے جانے سے انکار و گلا دیزید کا
 سفید جھوٹ ہے۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال ص ۲۵ ذکر امام حسین
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل لابن اثیر ج ۲ واقعہ کربلا۔
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذهب ج ۲ ذکر سنہ ۶۱
- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ج ۳ ذکر کربلا۔
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص ۲۸ ذکر امام حسین۔
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۲۳۱ فصل گیارہ
- (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المهمہ ص ۱۹۱

اخبار الطوال : اما بعد فجميع با حسين ليلتكت كتابي ولقد
 في عبارته : عليك رسول فلا تنزل الا بالعسر وال

غیر حص و غیر ماء قد اصوت رسولی ان ملیو صلت خلایفا
رقک حتی یأتمی بالنفاذک امری والسلام۔

ترجمہ: تاریخ کا مکمل اور اخبار الطوال دونوں میں یہ لکھا ہے کہ نبی
کے گورنر ابن زیاد نے ایک فوجی افسر کو یہ خط لکھا تھا کہ جب میرا یہ خط
پہنچے تو تم حسین بن علیؑ کا گھراؤ کرو اور تم انھیں کسی ایسی جگہ جو غیر محفوظ
ہو اور ایسا بیابان جہاں میں پانی نہ اترے پر مجبور کرو اور میں نے اپنے قاعد
کو حکم دیا ہے کہ وہ تم سے مل نہ ہو آپ کے ساتھ رہے تاکہ میرے حکم پر
آپ کے عمل پیرا ہونے کی میرے پاس خبر لائے والسلام

نوٹ: ارباب انصاف اس خط سے معلوم ہوا کہ عباسی نااہلی کا کربلا
کو ایک اتنا ہی واقعہ قرار دینا سفید جھوٹ ہے بلکہ اس خط سے یہ ظاہر
ہو گیا کہ حکومت یزید نے پوری تیاری کے ساتھ گھراؤ کر کے فائدہ ان
جوت کرپا سا رکھ کر قتل کیا ہے۔

جواب: حکومت یزید کا حکم کہ خاندان جوت پر پانی بند
کیا جائے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال ص ۲۵۵ ذکر کر بلا۔

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذهب ص ۶۱ سنہ ۶۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۳۱۲ سنہ ۶۱

- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب السیر ص ۲۸ ذکر کر بلا
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہیہ ص ۱۵۵ ذکر الحسین
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۹۳ ذکر کر بلا -
- (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۱۵ ذکر کر بلا
- (۸) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصول المہمہ ص ۱۹۱
- اقیاد الطوائف ورد کتاب ابن زیاد علی غصہ بن سعدان
کی عبارت : منع الحسین واصحابہ الماء فادیہ و
قرمہ مصوۃ کما فعلوا بعثمان . . . وذاتک قبل مقتلہ
مثلا ثلث ایام فمکث اصحاب الحسین عطاشی -
- ترجمہ : حکومت یزید کے گورنار ابن زیاد کا اپنے فوجی امیر کے
نام یہ خط اور آڈر جاری ہوا کہ فرزند رسول امام حسین اور آنجناب کے
ساتھیوں پر پانی بند کرو اور خاندان نبوت ایک گھونٹ پانی لائے چکے کیونکہ
عثمان اموی کے ساتھ اسی طرح ہوا ہے اور امام پاک کی شہادت سے
تین دن پیسے پانی بند کیا گیا تھا -

صواعق محرقة ص ۱۱۵
کی عبارت : لما صنعوا واصحابہ الماء مثلاً
ترجمہ : امام حسین اور آنجناب کے ساتھیوں پر تین دن پانی بند

کیا گیا تھا۔

نزل الابواب وصالو بین المارونین الحسین
کی عبادۃ یا

ترجمہ: امام پاک میں اور پانی میں رکھا دیا گیا کہ وہی گئی
نوٹ: مذکورہ حوالہ جات سے یہ تین باتیں روز روشن کی طرح ظاہر
ہو گئی ہیں کہ خاندان نبوت پر پانی بند کیا گیا ہے اور بند بھی تین دن تک رہا
ہے اور حکومت یزید نے خون عثمان کا بدلہ لینے کی خاطر خاندان نبوت کو
قتل کیا ہے۔

ارباب انصاف خود علماء اہل سنت نے اقرار کیا ہے کہ قتل عثمان کے
وقت حفاظت کی خاطر امام حسن اور امام حسین پر دوسے رہے تھے اور
عثمان کے گھریالی پیہو نے کا انتظام بھی ال بنی نے فرمایا تھا پس حکومت
یزید کا واقعہ گریبا کو خون عثمان کا بدلہ قرار دینا بدترین قسم کا ظلم ہے
اور بے انصافی ہے۔

حکومت یزید نے ناکہ بندی بھی کی تھی تاکہ خاندان نبوت کی مدد کے
لیے کوئی باہر سے نہ پہنچ سکے۔

ثبوت:

اہل سنت کی مشہور کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۵۱

البدایہ : قال حصین حدثنی خللی بن یساف أن ابن
کی عبادت ما زیاد وصرنا من ان یافذ واما بین واقعہ
الطریق الشامی طریقی البصرہ حفظا فلا بد عون خلا یح
ولا احد یخرج۔

توضیح : راوی خللی بن یساف بیان کرتا ہے کہ حکومت یزید کے
گورنر ابن زیاد نے حکم دیا تھا کہ شام اور بصرہ وغیرہ کی راہیں بند کی جائیں
تہ کوئی باہر سے اندر آ سکے اور نہ کوئی اندر سے باہر جاسکے۔

اعتراف : عباسی تابعی ابو اس کی روایتی اولاد نے خاندان نبوت
کی منظومیت کو چیلنے کی خاطر امام حسین کا اس
منظومیت سے انکار کی بھی ناکام کوشش کی ہے کہ آنجناب کی شہادت
کے بعد امام پاک کی لاش پر گھوڑے دوڑائے گئے۔

امام حسین کی شہادت کے بعد آنجناب کی لاش پر حکومت
یزید نے گھوڑے بھی دوڑائے تھے۔

ثبوت :

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۹ ذکر الحسین
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اسد الغابہ ص ۲۲ ذکر الحسین
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۳۳ ذکر الحسین

- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفدا ص ۱۹۱ ذکر کر دلا۔
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۲۴۵ ذکر شہادت
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خمیس ص ۳۹۱ ذکر الحسین
- (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب سرالشہادتیں ص ۶ ذکر شہادت
- (۸) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۵ ذکر الحسین
- (۹) اہل سنت کی معتبر کتاب نزلی الابرار ص ۹۵ ذکر امام پاک۔
- (۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذهب ص ۴ ذکر الحسین
- ان عسکریں سعد بن ابی وقاصؓ و قنبرؓ و اشعثؓ و عمارؓ و جابرؓ و
 مجازؓ و خبیبؓ و حنظلؓ و انصاریؓ و زیدؓ و یونسؓ و اسیرؓ و
 سرالشہادتیں و داودؓ و عمر بن سعدؓ و قنبرؓ و اشعثؓ و عمارؓ و جابرؓ و
 کی عبادت یا اللہم وادخلوا الحسین

ترجمہ: دونوں عبادتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ عمر بن سعد اور شریعین نے
 دس عدد سواروں کو حکم دیا تھا کہ وہ امام حسینؑ کی لاش کو روند ڈالیں، پس وہ
 گھوڑوں پر سوار ہوئے اور فرزند نبیؑ امام حسینؑ کی لاش اقدس کو گھوڑوں کے
 پاؤں سے اس طرح روند ڈالا تھا کہ لاش اقدس ریزہ ریزہ ہو کر زمین سے
 جھٹ گئی تھی نوٹ: قرآنی فیصلہ ہے کہ عہد خلافت حق تعالیٰ کی طرف کسی ظالم
 کو نہیں پہنچے گا۔ یزید نے منافقانِ نبوت پر حکم کی انتہا کر دی پس حکومت یزید کو
 خلافت کا نام دینا بالکل بے افلاک ہے۔

اعتراض عبا کی ناجی اور اس کی روحانی اولاد نے امام حسین کی کرامت اور معجزہ سے بھی انکار کی ناکام کوشش کی۔ امام پاک کے سر مبارک نے شہادت کے بعد قرآن پاک پڑھا تھا۔

جواب: شہادت کے بعد امام حسین کے سر مبارک نے قرآن پاک کی تلاوت فرمائی۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب سر الشہادتیں ص ۹۹ شاہ عبدالعزیز محدث
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب حیوۃ الحیوان ص ۵۴ م و میری
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شہادۃ النبوت ص ۱۶۶ م مولانا جامی
- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب فوائد الشہادۃ ص ۱۳۵ م شبلی
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعادت المؤمنین ص ۶۶ م محمد انصاری
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب روضۃ الشہداء ص ۲۹۹ م واعظ کا مفتی
- حیوۃ الحیوان م و تکلم بعد الموت ارجحہ یحییٰ بن ذکریا و
- کی عبارت: جیب بخار و جعفر الطیار و الحسن
- بن علی حیث قال و یعلم اللہ انہ فی منقلب ینقیبون۔
- ترجمہ: پھر شخصوں نے موت کے بعد کلام کیا ہے جناب یحییٰ بن
- نے اور حبیب بخار اور جعفر طیار نے اور امام حسین نے امام پاک نے
- شہادت کے بعد اس آیت کو تلاوت فرمایا تھا کہ عنقریب ظلم کرنے والوں

کو اپنے ٹھکانے اور انجام کا پتہ چل جائے گا۔

شواہد البیوتہ | اختصار ملحوظ ہے ترجمہ ملاحظہ فرمائیے جو زید بن ارقم فرماتے
کی عبادت | یہ ہیں کہ جب ابن زیاد نے حکم دیا کہ امام حسین کے
سر مبارک کو کوفہ کی گلیوں میں پھیرا جائے تو میں اپنے حجرہ میں بیٹھا تھا جب
سراقدس میرے حجرہ کے سامنے آیا تو اس آیت کی تلاوت کی ان اصحاب
الکھف والبرقیہ کا کوہن آیا متناجیہ میں نے عرض کی کہ اسے فرزند بنی
تیری درد بھری داستان اصحاب کھف سے بھی زیادہ تعجب خیز ہے۔

دوضہ الشہداء | ترجمہ ملاحظہ ہو جب امام پاک کے سر مبارک کو
کی عبادت | یہ ابن زیاد کے سامنے حیرت سے اتار گیا تو سر مبارک
نے لبوں کو ہلایا اور یہ آیت تلاوت کی ولا تحسبن اللہ خاسرا علیما
الظالمون کہ ظالموں کے ظلم سے اللہ تعالیٰ کو خائن گمان نہ کر۔

اعتراف | دیکھا ویزید کی طرف سے اس قاتل خاندان نبوت کی یور
بھلی صفائی پیش کی جاتی ہے کہ یزید نے نہ ہی خود امام
حسین کو قتل کیا ہے اور نہ ہی ان کے قتل کا حکم دیا ہے اور نہ ہی آنجناب
کے قتل پر راضی تھا پس یزید کو قتل امام پاک کا الزام دینا روافض کا
غلط برا سگندہ ہے۔

علماء اہل سنت کا فیصلہ ہے کہ یزید امام حسین کے قتل
جواب پذیر راہنی بھی اور خوش بھی تھا اور خاندان نبوت کی توہین بھی
نہی ہے۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد سنہ ۱۱۳ ذکر امامت
 - (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۲۳ ذکر تکفیر مسلم
 - (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب شہزادۃ الذهب ص ۶۹ ذکر سنہ ۶۱
 - (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نزول الابرار ص ۴ ذکر الحسین
 - (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح مقاصد ص ۲۱۲ بحث ۶
- شرح عقائد والمحقق ان رومی بعد بقتل الحسین و اسبقتا وہ
کی عبارت لا یزالک و اہانتک اہل بیت البنی ہما
تو متر معنادون کان تھا مصلحا امارتین لا لتوقف فی شانہ
بل فی ایمانہ لعنتہ اللہ علیہ و علی النصارا و اعموانہ
توضیح: حق یہ ہے کہ یزید کا امام حسین کے قتل پر خوش ہونا اور راہنی
ہونا اور اہل بیت البنی کی توہین کرنا ایسا امر ہے جس کا یقین ہے اگرچہ
واقعات کی تفصیل کے بارے میں ہر امر کا گمان ہے پس ہمیں یزید کو بے
ایمان کہنے سے کوئی رکاوٹ نہیں ہے خدا کی لعنت ہو یزید اور اس
کے مددگاروں پر۔

نوٹ: مناظر اہل سنت شاہ عبدالعزیز کا اپنے تحفہ ص ۲۷ باب
 مطابق ابی بکر طعن ۷ میں یہ فتویٰ موجود ہے کہ امام حسین کی مصیبت پر
 خوشی کرنے والا مرتد ہے اور یزید نے تو امام حسین کو قتل کرنے کا حکم دیا
 تھا اور اس سلسلہ میں ہم اب تاریخ اسلام سے ثبوت پیش کر کے عالم اسلام
 کو دعوت انصاف دیتے ہیں۔

پہلا ثبوت:

یزید کا اپنے گورنر ولید کو حکم دینا کہ امام حسین کو قتل کیا جائے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسين للخوارزمی ص ۹ فصل ۹

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نیایح المودود ص ۲۲۲ باب ۹۱

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۹۹ ذکر یزید

مقتل کی قال ثم كتب صحيفة صغيرة كما نها اذن فارة

عبارة [فيها ما بعد فخذ الحسين بالبيعة اخذا

عنفًا ليست فيه رخصة فمن ابى عليك منهم فاصوب

عنقه والبعث الى بوا السج والاسلام

ترجمہ: یزید نے مرگ معاویہ کی اطلاع جب اپنے گورنر ولید

کو دی تو ایک چھوٹے سے پرزہ پر یہ بھی لکھ کر ساتھ بھیج دیا کہ ابن عمر

اور ابن عباس اور امام حسین سے میری بیعت سختی سے لے لو گوارا نہیں

سے کوئی بھی انکار کرے تو اس کی گردن کاٹ کر اس کا سر میرے پاس
روانہ کر دو والسلام

نوٹ: یعنی نبی اور نبیایح میں اسی طرح لکھا ہے کہ یزید نے حاکم
مدینہ ولید کو امام حسین کے قتل کا حکم دیا تھا جس طرح فرعون بنو اسرائیل
کے بچوں کے قتل کا حکم دے کر حکم قرآن ان کا قاتل بن گیا اسی طرح
یزید بھی خاتم النبوت کا قاتل بن گیا۔
دوسرا ثبوت:

یزید نے اپنے گورنر ابن زیاد کو حکم دیا تھا کہ امام حسین کو قتل کیا
جائے۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل ص ۲۶ م ابن طلحہ شافعی
 - (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۲۹ م مؤمن شافعی
 - (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب سیرت الحسین ص ۶۳ م عاشق حسین صوفی
 - (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب نور العین فی مشہد الحسین ص ۲۵
- مطالب کی آؤکتب عبید اللہ الی الحسین اما بعد فقد بلغ
عبادة ما نزدك بکربلا وقد کتب الی یزید بن معا
الانوسد الوشیر ولا شیخ من الخمیر حتی الحقد
بالطیف الخیر او ترجع الی حکمی و حکم یزید والسلام

ترجمہ: حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے امام حسین کو یہ خط بھی لکھا تھا کہ آپ کے کمرہ بلا میں اترنے کی خبر مجھے پہنچ گئی ہے اور مجھے یزید بن معاویہ نے یہ خط لکھا ہے کہ نہ ہی میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں اور نہ ہی بستر کچھاؤں، تاقتکہ میں آپ کو قتل نہ کروں یا آپ میری اریزید کی اطاعت قبول کریں۔

نوٹ: مذکورہ حوالہ جات میں یزید کا اپنے گورنروں کو امام حسین کے قتل کا حکم دینا صاف لکھا ہوا ہے اور یہ حکم دیکھ کر یزید کی خیانت علمی کاٹھوس ثبوت ہے۔
قیسرا ثبوت:

ابن زیادہ کا اقرار میں نے امام حسین کو حکم یزید قتل کیا تھا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۶۱۹

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۶۹

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ طبری ص ۴۰۸

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الطوال ص ۳۸۵

البدایہ کی م قال ابن زیاد لا جمعتم للمعاسق قتل ابن
عبادۃ بأمر رسول اللہ و غزو الکعبہ

ترجمہ: جب یزید بن معاویہ نے اپنے گورنر ابن زیاد کو یہ

حکم دیا تھا کہ تو ابن زبیر کے ساتھ مکہ میں جا کر جنگ کر تو اس وقت ابن زیادہ نے کہا تھا کہ میں اس فاسق کے ان دونوں حکموں کی اطاعت نہیں کروں گا ایک قتل فرزند نبی اور ایک کعبۃ اللہ میں جنگ۔
 نوٹ: ابن زیادہ عبد اللہ بن زبیر سے جنگ کرنے سے پہلے امام حسینؑ کو شہید کر چکا تھا۔ اور تاریخ کامل میں لکھا ہے کہ ابن زیادہ نے کہا تھا کہ یزید نے کہا تھا کہ تو حسین بن علی کو قتل کر دوزخ میں تجھے قتل کر دوں گا اور اخبار الطوال میں لکھا ہے کہ یزید نے مجھے امام پاک کے قتل کا حکم دیا تھا ابن زیادہ نے یہ بیان بطور عذر پیش کیا تھا جب اس پر سوال ہوا تھا کہ تو نے فرزند نبی کو کیوں قتل کیا تھا۔
 چوتھا ثبوت:

عبد اللہ بن عباسؓ کی گواہی کہ یزید نے امام حسینؑ کو قتل کیا ہے۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۶۳ م ابن اثیر
 - (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۵۹ م سبط بن جوزی
 - (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۳۵ م ابن داسج
 - (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۲۸ م خوارزمی
- تاریخ کامل، وقد قتل الحسین وفتیانہ عبد المطلب صاحب
 کی عبادۃ یا و بنجوم الاسلام غار قہم خلدی بامرک

فی مسجد مرسلین بالذمہ قد قتلتم ولد ابی و سیفک لیقظرو
من رمی و انت اشد ثادی ۔

ترجمہ: ابن عباس نے یزید بن معاویہ کو ایک خط کے جواب
میں لکھا تھا کہ اسے یزید تو اپنے امام حسین کو قتل کیا ہے اور عبدالمطلب کی
اولاد سے ایسے جوانوں کو قتل کیا ہے جو ہدایت کی شمع اور رہنمائی کے ستارے
تھے پترے حکم سے تمہاری لشکر ان کو بغیر کفن کے سڑی پر چھوڑ آیا ہے اس
سالی میں کہ ان کے جسم خون سے بھرے ہوئے تھے تو نے میرے باپ
کی اولاد کو قتل کیا ہے پتری تو ان کے خون سے ٹپک رہی ہے تو بھی
ایک مجرم ہے میرا جسے بدلہ لیا جائے
پانچواں ثبوت :

عبداللہ بن زہیر کی گواہی کہ یزید نے امام حسین کو قتل کیا ہے ۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۵۱

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص ۵۱

اخبار الاول م ان ابن زہیر خلع یزید و لعنہ و

کی عبادۃ یا عابہ بقتل الحسین ۔

ترجمہ: عبداللہ بن زہیر نے یزید کو حکومت سے ہٹانے

کا اعلان کر دیا اور یزید کی مذمت کی، کیوں کہ یزید نے امام حسین

کو قتل کیا تھا۔

نوٹ: ارباب انصاف عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن زبیر دونوں صحابی رسول ہیں۔ اور یزید کے قاتل امام حسین ہونے کی گواہی دے رہے ہیں اور عالم اسلام نے اگر صحابہ کرام کی گواہی بھی تسلیم نہیں کرنی تو پھر وامضیتاً علی الاسلام۔

تھپا ثبوت:

امام علی بن الحسین کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۴۲ م خوارزمی

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب

مقتل کی آ یا یزید محمد ہذا عبدی ام بدک فان زعمت
عبادۃ ما انتہ بدک فقد کذبت وان قلت انتہ بدی فلم

قلنت عتروہ

ترجمہ: دربار یزید میں جب اذان کی آواز آئی تو امام سجادؑ نے فرمایا
اے یزید کیا محمد رسول اللہ تیرا نانا ہے یا ہمارا نانا ہے اگر تو دعویٰ
کرتے کہ تیرا نانا ہے تو تو جھوٹا ہے اگر ہمارا نانا ہے تو پھر تو نے ان کی
ادلاہ کو قتل کیوں کیا ہے۔

نوٹ: امام معصوم کی گواہی ہے کہ یزید نے امام حسین کو قتل

ساتواں ثبوت :

جناب زینبؓ کی گواہی کہ یزید قاتل حسین ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۶۵

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب دائرة المعارف ص ذکر زینب

مقتل فی ۱۰ دکیف لا نقول ذالک وقد نکات الفرجہ لارا تلتک

عبادۃ آدھاء ذریعہ ال محمد و نجوم الارض من

ال عبد المطلب

ترجمہ : جب اسیران کو الہ یزید کے دربار میں پہنچے تو یزید خوش

ہو کر ایسے اشعار پڑھنے لگا جو اس کے نقان کا ثبوت تھے اس

وقت جناب زینبؓ نے فرمایا تھا کہ اسے یزید تو یہ اشعار کیوں پڑھے

تو نے میرے زخموں کو اور دکھا دیا ہے تو نے اولاد رسولؐ کو لے کر

عبد المطلب کا خون بہایا ہے

نوٹ : ہمیں عالم اسلام سے یہ شکوہ ہے کہ وہ نامہ زوجہ عثمان

کو قتل عثمان کا گواہ مانتے ہیں مگر فرزند نبیؐ امام حسینؑ کی بہن اور بیٹے

کو قتل امام حسینؑ پر گواہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

آٹھواں ثبوت :

عبد اللہ بن عمرؓ کی گواہی کہ یزید امام حسینؑ کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت قتل کیا ہے۔

(۲) اہل سنتی کم فی بعض البسروا الفاجر بما استعظم الناس من قتل
مقتدارہ : حسینا مالی ولابن صر جائزہ لعنہ اللہ

ترجمہ : امام پاک کے قتل کے بعد یزید نے کہا تھا کہ میرے
ہم حسین کو قتل کرنے کے باعث ہرنیک و پدر میرے ساتھ بغض رکھتا
ہے خدا بن مر جانہ لعنت کرے۔

نوٹ : اس کے بعد اب ہم علماء اہل سنت کی گواہیاں پیش کرتے
ہیں کہ یزید نے امام حسین علیہ السلام کے قتل کا حکم دیا تھا۔
ثبوت ع :۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے
(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تحفہ اشعار عشریہ باب اول
چوں اشتیای شام عراق بگفتہ یزید پلید امام ہمام
وا در کربلا : شہید ساختند۔

ترجمہ : جب شام و عراق کے کہنے لوگوں نے یزید پلید کے کہنے
پر امام حسین کو کربلا میں شہید کیا تھا۔

نوٹ : شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کا یزید کو پلید لکھنا بھی نواصب
کے لئے باعث عبرت ہے۔

ثبوت ۱۲ :

مولوی حیدر علی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے ۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب ازاد الغین ص ۳۶۸

یزید پلید حاکم مدینہ ما اذال اعلام نمود بیعت از عبد اللہ بن عمر و احام حسین و غیر ہما در خواست دہتا کیو بلیغ نوشت کہ بیعت نکلند و سر ہائے شان باید فرستاد

ترجمہ : یزید پلید نے حاکم مدینہ کو بڑی تاکید سے لکھا کہ عبد اللہ بن عمر و اور امام حسین و غیرہ سے بیعت نہ لو اگر انکار کری تو ان کے سر میرے پاس روانہ کرو۔ منقول از ناصیان باب عفو عنہ۔

ثبوت ۱۳ :

شاہ عبدالحق کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسین ہے ۔

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب اشعۃ اللمعات ص ۶۲۳ باب مناقب کریم

کذا قبل و منجب است از یہ قائل کہ یزید را نکشت کہ اصر کنند عجل اللہ بن زیاد بود و سرچہ کرد بامر و گرفتار وے نمود ترجمہ : کسی نے عجل اللہ بن زیاد کی امام حسین کو قتل کرنے کے باعث مذمت کی ہے۔ شاہ عبدالحق فرماتے کہ اس کی مذمت کرنے والے پر تعجب ہے کہ اس نے قاتل امام پاک میں یزید کو شمار نہیں کیا کیوں کہ یزید

ہی ابن زیاد کو امام حسین کے قتل کا حکم دینے والا ہے اور خاندان نبوت پر جو ظلم بھی ابن زیاد نے کیا ہے وہ یزید کے حکم اور رضا سے کیا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۴ :

ابن کثیر دمشقی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب الہدایہ والتمایہ ص ۲۲۲ ذکر سنہ ۶۲
وقد تقدم ان قتل الحسين واصحابه من يدى عبید اللہ بن زیاد
توضیح: یزید کا اپنی عقبہ کو مدینہ منورہ لوٹنے کا حکم دینا بہت برا
گناہ ہے اور ساتھ ہی کئی صحابہ کرام کا قتل ہونا بھی یزید کے ذمہ ہے
اور پہلے گزر چکا ہے کہ یزید نے اپنی ادا کے ذریعہ امام حسین اور
انجناب کے اصحاب کو قتل کیا ہے۔

ثبوت نمبر ۱۵ :

سعید بن المسیب کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسین ہے

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ یعقوبی ص ۲۴۰ ذکر یزید

وكان سعيد بن المسيب يسمي بني يزيد بن معاوية بالشوم

في السنة الأولى قتل الحسين بن علي واهل بيت رسول الله

توضیح: سعید بن المسیب یزید کی حکومت کو اسلام کا منجوس

دور شمار فرماتے تھے۔ یزید نے اپنی حکومت کے پہلے سال امام حسین

اور دیگر خاندان نبوت کو قتل کیا ہے۔
ثبوت ۱۶:

امام ذہبی کی گواہی کہ یزید امام حسین کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شذرات الذهب ص ۶۹ م ابی فلاح جلی قال الذہبی یزید کان فاجیاً فظاً غلیظاً یتناول المسلمین یفعل المسلمون ما یتبع دولته لبقول الحسن و ختمها بوقعة الحرة۔

ترجمہ: امام ذہبی یزید کے بارے فرماتے ہیں کہ وہ دشمن خاندان نبوت تھا، شرابی و بدکار اور بد خلق تھا اپنی حکومت کا آغاز امام حسین کے قتل کے ساتھ کیا تھا اور اختتام یافتہ ہو کر اس کے ساتھ کیا تھا۔
ثبوت ۱۷:

شیخ محی الدین کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسین ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب دروس التاريخ الاسلامی ص ۲۹ اربع جنایات جناها یزید الادی قتل الحسین

ترجمہ: یزید نے چار گناہ کئے تھے ۱۔ امام حسین کو قتل کیا ۲۔ خانہ کعبہ کو گمراہ کیا ۳۔ مدینہ منورہ کو لوٹا یا اور فوج سے پالے یہ چار گناہ بہت بڑے ہیں جو یزید نے کئے تھے۔

شروب نمک : ۱۸۰

قاضی شاد اللہ کی گواہی کہ یزید نے امام حسین کو قتل کیا ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر المنظر ص ۱۱۱ پارہ ۳ سورہ ابراہیم

وَقَتْلُوا حِينَئِذٍ الْأَشْكَرَ

ترجمہ: خاصی ثنا اللہ عثمانی اس آیت کی تفسیر میں کہ واسطو اتوہم

حد البوار فرماتے ہیں کہ بنو امیہ کافر تھے حتیٰ کہ ابو سفیان و معاویہ وغیرہ

سلمان ہرے پھر یزید اور اس کے ساتھیوں نے نعمات الہی کا کفران کیا اور

لبنی سے دشمنی رکھی اور ظلم سے امام حسین کو قتل کیا اور یزید نے دین محمد

سے کفر کیا جب اس نے امام حسین کو یہ کہہ کر یہ استعارہ پرستے جن کا مومن

یہ تھا این ایسا جی نظر دیا اسقامی بال حمد دبی باسم کہ ہاں میں میرے

برے بوجھ اور آل محمد سے میرا انتقام لیا دیتے ہیں یہ سیدھے سب سے مراد

کونسل کا ترجمہ کیا ہے۔

شماره ۱۹ :

ثبوت ۱۹ :

سبط بن جوزی حنفی کی گواہی کہ یزید قاتل امام حسین ہے

(۱) پہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۲۱ باب ۴

ومكاتبة يزيد الى ابن زياد ليهبه ومثله على قتله

وَمَنْعَهُ مِنَ الْمَاءِ وَقَتْلَهُ عَطَشًا

ترجمہ: کچھ لوگوں کا گمان ہے کہ یزید قتل امام حسینؑ پر راضی نہ تھا

اور امام پاک کا قتل غلطی سے ہوا ہے یہ گمان کس طرح صحیح ہو

سکتا ہے اور امام حسینؑ کا قتل کس طرح غلطی سے ہو سکتا ہے کیوں کہ یزید کا
ہی زیادہ کو خط لکھا اور امام پاک کے قتل پر جھڑکا نا اور آنجناب کا پالہ بند
کرنا اور حضور کو پیاسا قتل کرنا اور سر اقدس کا شام و مشق طلب کرنا
ستہدایت کو قید کرنا یہ باتیں تو ان سے ثابت ہیں۔

ثبوت منہ

علی بن حسینؑ مسعودی شافعی کی گواہی کہ یزید امام حسینؑ کا قاتل ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذهب میں ذکر یزید۔

وَلَا شَمْلَ النَّاسِ جُورِ يَزِيدَ وَعَمَالِهِ وَعَهْمِهِمْ ظُلْمِهِ وَمَا

ظَهَرَ مِنْ فُسْقِهِ مِنْ قَتْلِهِ ابْنَ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ وَالْإِضَارَةَ

ترجمہ: جب یزید اور اس کے گورنروں کا ظلم لوگوں پر عام ہو گیا

اور نواسہ رسولؐ اور اس کے اصحاب کے قتل کی وجہ سے یزید کا بدکار ہونا

ظاہر ہو گیا۔

نوٹ: ابواب انصاف اس رسالہ کے اختصار کی محرومی کے باعث

ہم نے صرف ان حوالہ جات کا غور نہ پیش کیا ہے کہ جن میں صراحت سے لکھا
 ہے کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کا حکم دیا تھا یزید کا اپنے گورنروں کو خط
 کہ امام حسینؑ کو میری بیعت پر مجبور کرو اگر بیعت سے انکار کرے تو قتل کر دینا اور گورنروں
 کا اقرار ہے کہ ہم نے حکم یزیدؑ امام حسینؑ کو قتل کیا ہے اور امام حسینؑ کے خون
 سے ہاتھوں کا بھی خون حسینؑ کا دعویٰ یزید کے خلاف کھڑا اور علماء اسلام
 کا ہر زمانہ میں یہ رپورٹ پیش کرنا کہ امام حسینؑ کو یزید نے قتل کیا تھا۔ یہ
 سب باتیں میں نے دیا تنقاری سے کتب علماء اہل سنت سے پیش کی ہیں۔
 اور علامہ سعد الدین تفتازانی کا قول شرح عقائد نسفی سے بھی پیش کیا کہ یزید
 امام حسینؑ کے قتل پر راضی تھا۔ اور اب میں عالم اسلام کو دعوت
 انصاف دیتا ہوں کہ میرے پیش کردہ حوالہ جات کو خود کتابوں میں بھی
 پڑھیں اور اس زمانہ کے وکلاء یزید کے اس قول پر بھی خود کریں کہ یزید
 نے اپنی حکومت کے تحفظ کے لئے تمام کارروائی کی ہے اس قول کا مطلب
 یہ ہوا کہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اپنی حکومت چمکانے کے لئے یزید نے
 امام حسینؑ کو قتل کیا ہے۔

اعتراف: کچھ وکلاء یزیدؑ اس ظالم کی یو بھی صفائی پیش کرتے
 ہیں کہ یزید نے امام حسینؑ کے قتل کے بعد عموماً کہا
 تھا کہ اس نے غلطی کی ہے اور غلطی انسان سے ہو سکتی ہے۔

جواب میں: یزید نے امام حسین کو قتل کر کے فخر کیا تھا۔

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۲ ص ۱۹۴ ذکر الحشیں
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۴۲
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۱۹ ص ۱۲۱
- (۴) اہل سنت کی معتبر اخبار الطوال ص ۲۹۱
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۹
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ خواص الامہ ص ۱۳۸
- (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب نور العین فی مشہد الحشیں ص ۸۴
- (۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ خبیین ص ۳۹۹
- (۹) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحشیں ص ۱۸
- (۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابصار ص ۱۲۱ ذکر الحشیں
- (۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب فصول المہر ص ۱۹۴
- (۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب نیا بیج المودہ ص ۲۲۵
- (۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب روج الذهب ص ۲۱
- (۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الادل ص ۴۵
- (۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب حیات المجوان ص ۱۸۶

(۱۶) اہل سنت کی معتبر عقد الفرید ص ۲۵۲

(۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الطبری ص ۱۸۲

البدایہ : لما وضع لایس الحسین بن یزید معادیر
کی عادت : فجعل یبکت بفتیاب کان فی یدہ فی ثوب
ثم قال ان هذا وایانا لما قال الحسین بن الحجاج المزی
ابی قومنا ان یتصحبونا ویتصفت قواصب فی ایماننا تفضل
نفلقها ما من رجال عتہ عیننا وھم کانوا آمنی وال
توجہ : جب واقعہ کربلا کے بعد یزید بن معاویہ کے س
امام حسین کا سرٹپی کیا گیا تھا تو یزید کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور یہ س
چھڑی کو امام حسین کے لبوں اور مسوڑوں پر مارنے لگا اور کہنے لگا بھار
حسین کا معاملہ یوں ہے جیسے حصین بن حمام عرب شاعر کہتا ہے ہمار
قوم نے ہمارے ساتھ انصاف کرنے سے انکار کیا تھا پس پھر
دھار تلواروں نے فیصلہ کیا ہے جو ہمارے ہاتھوں میں ہیں اور ان تلوا
سے خون ٹپک رہا ہے اور ان تلواروں سے ہم ان بہادروں کے
پھاڑتے ہیں جو ہمارے خلاف تھے اور ہمارے نافرمان تھے یز
یہ شعر پڑھا تھا اور نواسہ رسول کے لبوں کو چھڑی سے مارا تھا
منظر دردناک دیکھ کر صحابی رسول ابو بکر صدیقؓ اٹھا اور

سے لہا کہ تیری چھڑی اس مقام پر لگ رہی ہے جس مقام کو رسول اللہ
چوسنے لگے اور چومتے تھے۔

نوٹ اختصار کے لئے عربی کم لکھی ہے اب باب انصاف مذکورہ
اشعار عرب کے مشہور دیوان حماسہ میں باب الحاسہ میں لکھے ہیں اور اسی
باب میں وہ اشعار جمع کیے گئے جن میں عربوں کے تکبر اور فخر کو بتایا
گیا ہے۔ اب باب انصاف یہ اشعار اس بات کا ٹکڑا ثبوت ہے کہ امام
حسین کے قتل پر یزید کو فخر اور ناز تھا۔

اعتراف: کچھ وکلاء یزید اس ظالم کی یوں ہی صفائی پیش
کرتے ہیں کہ قتل امام حسین کے بعد یزید شرمندہ
ہوا تھا اور اس کو دکھ ہوا تھا۔

قتل امام حسین کے بعد یزید خوش ہوا
جواب: ہوا۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح عقائد نفسی ص ۱۱۳

والحق ان رضا یزید لبقول الحسین واستبشارہ بذاتہ
واہانتہ اهل بیت البنی مما تواثر معناه۔

ترجمہ: حق یہ ہے کہ امام حسین کے قتل پر یزید
کارا صنی اور خوش ہونا اور اہل بیت نبوت کی توہین ایسا امر ہے جس

کا یقین ہے۔

نوٹ: اختصار ملحوظ ہے یہ حوالہ پہلے بھی مع دیگر کتب کے گزر چکا ہے کہ یزید امام حسین کے قتل پر خوش تھا اور محدث دہلوی کا فتویٰ گزر چکا ہے کہ امام حسین کی مصیبت پر خوشی کیسے والا کا فرزند ہے۔

اعتراف: کچھ دکاندار یزید اس ظالم کی صفائی میں یہ عذر بھی پیش کرتے ہیں کہ یزید وقت کا بادشاہ تھا اور اس کو کیا ضرورت تھی کہ وہ نواسہ رسول حضرت امام حسین کو قتل کرتا۔

جواب: یزید نے فرزند نبیؐ امام حسین کو قتل کر کے اپنے گمان میں اپنے بزرگوں کا مقتولین بدر کا بدلہ لیا ہے۔

(۱) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۳۰۲ ذکر الخوارج

(۲) اہل سنت کی معتبر کتاب شرح فقہ اکبر ص ۳۷ ذکر یزید

(۳) اہل سنت کی معتبر کتاب منہاج السنۃ ص ۲۲ ذکر یزید

(۴) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۳ ذکر الخوارج

(۵) اہل سنت کی کتاب نزلی الابرار ص ۹ ذکر الخوارج

(۶) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۵۸ م خواجہ رمی

(۷) اہل سنت کی معتبر کتاب شہزادۃ الزہد ص ۶۹

(۸) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرۃ خواص الامر ص ۱۴ ذکر الخوارج

(۹) اہل سنت کی معتبر کتاب نیایح المودۃ ص ۳۲۵

(۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تفسیر منطری ص ۲۱ سورۃ ابراہیم۔

(۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ لابن عساکر۔

البدایہ کی و ذکر ابن عساکر فی ترویجۃ ریاض الفاضلۃ یزید
عبادۃ بن معاویہ ان یزید بن معاویہ وضع رأس الحسین
بن یدیعہ ثم شعلہ ابن الزلجری یعنی قوله لیت اشیائی
بدر شہدوا۔ جزع الخزرج من وقع الاسل۔

ترجمہ: ابن کثیر و مشقی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ
میں یزید بن معاویہ کی دالی ریا کے حالات بیان لکھا ہے کہ وہ کہتی ہے کہ
جس وقت یزید کے سامنے امام حسین کا سر پیش کیا گیا تھا تو یزید نے
ابن الزلجری کا یہ شعر پڑھا تھا کاش میرے وہ بزرگ جو جنگ بدر
میں قتل ہوئے تھے آج حاضر ہوتے اور نیزوں کے چلنے سے خورج
قبیلہ کی گھراہٹ کو دیکھتے۔

نوٹ: ارباب انصاف ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا کے سامنے
جواب دینا ہے جو کچھ تاریخ اسلام میں ہم نے دیکھا ہے اس کو آپ کے
سامنے نہایت ہی دیانت داری سے پیش کر رہے ہیں شرح ابن الحدید
مختصر ص ۱۶۶ ذکر جنگ احد میں لکھا ہے کہ جنگ بدر میں یزید

کانا اور ماموں اور چچا عتبہ اور ولید اور خنظلہ جو کہ کافر تھے ہمارے
 نبی کریم کے ساتھ جنگ کرنے آئے تھے اور بنو ہاشم کے باحقوں کے
 رسول قتل ہو گئے تھے بلکہ جہنم حاصل ہوئے ان کفار مقتولین کا بدلہ
 کی خاطر بزید کے کافر دادا ابوسفیان نے دوبارہ ہمارے نبی کریم
 سے جبل احد کے مقام پر جنگ لڑی اس جنگ میں ہمارے رسول
 چچا بزرگ دار جناب حمزہ اور دیگر بہت سے اصحاب با وفا شہید ہو
 گئے اس موقع پر ابن زبیری کافر شاعر نے کچھ اشعار کفار کی فتنہ اور
 کی شکست کے بارے پڑھے تھے جن میں مذکورہ شعر بھی شامل
 اور پھر واقعہ کربلا کے بعد امام حسین کا مصرعہ بزرگ کے سامنے پیش ہو
 اس نے بھی ابن زبیری کے اشعار مصرعین کو دیکھ کر بڑھے میرا اللہ
 تو یہ ہے کہ جس طرح اس کافر نے کفار کی طرح کی خوشی میں اور اپنے
 مقتولین کا بدلہ حاصل ہونے کی خوشی میں فخر اور غرور

میں اگر مذکورہ اشعار پڑھے تھے اسی طرح بزید بن معاویہ نے بھی خدا
 نبوت و نبی ہاشم کے قتل کے بعد اپنے کفار مقتولین بزرگ کا بدلہ چیک
 کی خوشی میں پڑھے تھے اور اگر یہ بات کسی کو باور نہیں ہے تو پھر
 کا اپنا ایمان ہے خدا اس کو اس کی نیت کی جزا دے۔

اشعار زیادہ تھے مگر ابن کثیر نے جان بوجہ کر صرف ایک

لکھا ہے اور باقی اشعار کو اپنے چچے امام کو رسوائی سے بچانے کی خاطر ذکر
 نہیں کیا تاہم ان کے معلومات کی خاطر ہم باقی اشعار کو پیش کرتے ہیں۔
 مقتل علی ثم کشف عن ثایا الحین بقیضہ ذلک تہ
 عبارت اولیٰ وانشد یزید

(۱) یا غراب البین ما انت فقل انما قتلہ امرؤ قد فعل

(۲) کی تمناک و تعیم نائل و نبات الذہر یلعین کل

(۳) بیت اشیاخی بدار فہوا صریح الخورج من وقع الادل

(۴) لا اهلوا واستهلوا فربما ثم قالوا یا یزید لا تفل

(۵) لست من تذف ان لم انقم من بنی امیہ ما کان فحل

(۶) لعبت ہا شتم بالملک قلا فبرعہاء ولا وحی نزل

(۷) قد اخذنا من علی دارنا وقتلنا العاصی الیک بل

(۸) وقتلنا القم من ساداتہ وعدلنا بیدر فاعتدل

ترجمہ (۱) اے عبدی کا کو جو تیرا جی چاہے کہ تو ایسے امر

پر چج رہا ہے جو ہو چکا۔

(۲) ہر بادشاہی اور نعمت نائل ہونے والی ہے۔ اور زمانہ ہر

نیکیت کے ساتھ کہتا ہے

(۳) کاش میرے وہ کافر بنہ رگ جو بدر میں مارے گئے تھے آج

حاضر ہوتے اور عزر ج قبیلہ کی گھڑا بست دیکھتے۔

(۴) وہ خوشی میں مجھے آخری دم رحبا کہتے اور یہ دعا دیتے کہ یزید تیرے
ہاتھ شل نہ ہوں۔

(۵) میں حذف مان سے نہیں ہوں اگر میں نے ال احمد سے جنگ بدر کا
بدلہ نہ لیا۔

(۶) بنو ہاشم نے اہل ملک سے کھیل بنایا تھا اور دراصل آسمان سے نہ
کوئی خبر اور نہ ہی کوئی وحی آئی ہے۔

(۷) ہم نے علی سے اپنا بدلہ لے لیا ہے اور ہم نے ایک بہادر شیر دل
ان کا قتل کیا ہے۔

(۸) اور ہم نے ان کے سرداروں میں سے ایک بڑا سردار قتل کیا ہے
اور ہم نے بدر کا بدلہ پورا لیا ہے

نوٹ: چودہ سو سال سے دکن یزید اس کے سیاہ کارنامے کو
کو چھپانے کی کوشش میں ہیں مگر امام حسین کی کرامت اور معجزہ ہے
کہ ہر زمانے میں خدا نے علماء کے قلم سے یزید ظالم کو رسول کریم
اور اس کا کچھ نمونہ مزید ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

تفسیر مظہری، حتی الشرحین قتل حسیناً مضمون ہا این
کی عبارت کے اشیاء بنفروں انتقام ہا این

و بنی ہاشم -

ترجمہ: امام حسین کے قتل کے وقت یزید نے چند اشعار پڑھے جن کا مضمون یہ تھا۔ کہاں گئے میرے بزرگ بنو ہاشم اور آل محمد سے میرا انتقام لینا دیکھتے۔

شرح فقہ اکبرؑ افی جازیتہم بما فعلوا بأشیاء فریش
کی عبارت ا وضاویہم فی بدلہ
ترجمہ: امام حسین کے قتل بعد یزید نے کہا کہ میں نے قتل حسین سے
ان کو اپنے ان کفار بزرگوں کے قتل کی سزا اور جزا دی ہے جو ہمارے
کفار بزرگ جنگ بدر میں مارے گئے تھے۔

منہاج السنہؑ و قوم یعمقون انہ کافر منافق فی
کی عبارت ا ابوالن وانہ کان لہ قصد فی اخذ ثار
کفاد اقاربہ من اهل المدینہ و بنی ہاشم وانہ تمثل
لشعر ابن الزبیری لیت اشیاء ببدر مشہورہ۔

ترجمہ ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ ایک گروہ علماء کا عقیدہ یزید کے
بارے یہ ہے کہ یزید کافر و منافق تھا اور واقعہ کربلا اور واقعہ حرمہ
میں اس نے اہل مدینہ اور بنو ہاشم سے اپنے کافر رشتہ داروں کا بدلہ
لینے کا ارادہ کیا تھا اور یہ شعر پڑھا تھا کہ کاش جنگ بدر میں ہمارے

کئے میرے کفار بزدل حاضر ہوتے ۔

تذکرہ کی ، وقال الشعبي ونداد فيها يزيد فقال لعنت
عبارۃ ما هاشم بالملك فلا ۔ خبر جبار ولا وحی نزل
تو جمعہ : شعبی کہتا ہے کہ یزید نے ابن زبیری کے اشعار میں
کچھ شعر زیادہ کئے تھے اور ان میں یہ شعر بھی ہے بنو ہاشم نے اہل
ملک یا بادشاہی سے کھیل بنایا اور نہ ہی کوئی خبر آئی ہے اور نہ ہی
کوئی وحی نازل ہوئی ہے ۔

شسروا لعنت هاشم بالملك فلا ۔ خبر جبار
کی عبارت ما ولا وحی نزل ۔ فان صحت عنه فهو
کافر بلا ذریعہ ۔

تو جمعہ : بنو ہاشم نے بادشاہی سے کھیل کھلا ہے اور نہ کوئی
خبر آئی ہے اور نہ ہی کوئی وحی نازل ہوئی ۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو
یزید بلا شک کافر ہے

نوٹ : یزید کا امام حسینؑ کو حکم دے کر قتل کرانا اور آنجناب کے
قتل پر راضی ہونا اور خوش ہونا اور امام پاک کے سر مبارک سے بے
ادبی کرنا اور غرور و تکبر سے ایسے اشعار پڑھنا جو اس کے کافر و منافق
ہونے کا بھروسہ ثبوت ہے یہ چیز ہم نے تاریخ اسلام سے پیش کر کے

عالم اسلام کو دعوتِ فکر دی ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ پاک ہر مسلمان کو
یزید سے نفرت اور امام حسینؑ کے عقیدت نصیب فرماوے۔
سوال امام حسینؑ کا قاتل کون تھا۔

جواب: ہمارے پیش کردہ حوالہ حیات کے بعد ہر شخص آسانی
سے فیصلہ کر سکتا ہے کہ امام حسینؑ کا قاتل یزید بن معاویہ
ہے جس طرح کہ ہذا اہلِ اہل کے بچوں کا قاتل فرعون ہے اور خونِ امام
حسینؑ کی ذمہ داری ان لوگوں پر بھی آتی ہے جو لوگ یزید کو چھٹا خلیفہ
مانتے ہیں۔

سوال: کیا اہلِ کوفہ نے امام پاک کو کوفہ آنے کی دعوت نہیں دی
تھی اگر دی تھی تو قاتلِ اہلِ کوفہ ہوئے اور کوفہ واسے شیعہ تھے۔

جواب: بے شک کوفہ شہر جنابِ عمرؓ نے آباد کیا تھا اور یہ شہر
اس وقت ایک فوجی چھاؤنی تھی اور کوفہ کے کچھ
لوگوں نے امام پاک کو کوفہ میں آنے کی دعوت دی تھی اور مدد کرنے کا
تسلیں دلا یا تھا مگر بعد میں مدد نہ کی بے وفائی کی اور بابِ انصاف ہم نے
اس چیز کو دیکھنا ہے کہ اہلِ کوفہ نے امام کی مدد کیوں نہ کی کیا اہلِ کوفہ
نے خود خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا یا یزید کے ساتھ مل گئے تھے یا گھر
بیسے رہے تھے۔ اہلِ کوفہ نے خود خلیفہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا کہ ان

بھی صورت اختیار کر جائے۔

خونِ اناام حسین کی ذمہ داری یزید بن معاویہ پر آتی ہے اور اہل کوفہ کا قصور ہے کہ وہ فوج یزید میں شامل ہو کر یزیدی بن گئے تھے اور فوج کا ردائی سے اس کے بادشاہ کو بری نہیں کیا جاتا۔ یزید وقت کا بادشاہ ابن زیادہ یزید کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا یزید نے ابن زیاد کو قتل کیا تھا کہ امام حسین کوفہ میں آرہے ہیں ان کو میری اطاعت پر مجبور کر بصورت دیگر ان کو قتل کر کے سر میرے پاس روانہ کر پس ابن زیاد نے کارردائی کر کے اہل کوفہ کو قتل دیا اور کچھ لوگوں کو جہنوں نے امام کو خط لکھے تھے اور اپنی مرد کا یقین دلایا تھا کہ ہمیں قتل کر دیا اور کچھ لوگوں کو قید کر دیا اور کچھ لوگوں کو نظر بند کر دیا اور کچھ لوگوں کو گمراہ کر کے فوج یزید میں شامل کر دیا۔

خلاصہ یزید اور ابن زیادہ نے امام پاک کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اہل کوفہ نے امام پاک کی مدد کرنے کا منصوبہ بنایا تھا اور اہل کوفہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے اور یزید قتل امام حسین کے منصوبہ میں کامیاب ہو گیا۔ پس اصل قاتل تو یزید ہے اور اہل قاتل کو چھوڑ کر ہم اہل کوفہ کے مذہب پر نوازنا کرتے رہیں یہ کوئی بات نہیں، اہل کوفہ کا زیادہ سے زیادہ یہ قصور بن جانا ہے کہ انہوں نے امام پاک کو قتل کیا۔

مدد نہ کی اور ساتھ چھوڑ دیا۔ اگر بغیر کسی مجبوری کے انہوں نے ساتھ چھوڑ دیا تھا تو ان کی مثال اصحاب بنی کی ہے جنگوں میں صحابہ کرام میں کچھ لوگ بنی کریم کا ساتھ چھوڑ کر بھاگ جاتے تھے اور بعد میں کچھ صحابہ کرام قتل ہو جاتے تھے بلکہ احد کی جنگ میں تو خود بنی کریم بھی زخمی ہو گئے تھے کیا کوئی باور کرتا ہے کہ بنی کریم کو زخمی کرنے کی ذمہ داری اور جنگ احد میں صحابہ کرام کی شہید کرنے کی ذمہ داری بھاگنے اور ساتھ چھوڑنے والے اصحاب پر ہے کوفہ والے شیعہ تھے اسنی یہ بحث فضول ہے۔ کیوں کہ کوفہ شہر حضرت عمرؓ نے آباد کیا تھا اور کیا کوئی شخص یہ باور کرتا ہے کہ حضرت عمرؓ شیعوں کے اتنے بڑے ہمدرد تھے کہ انہوں نے کوفہ شہر میں صرف شیعوں کو آباد کیا تھا۔

ارباب انصاف مدینہ منورہ اصحاب بنی کا شہر تھا اور حضرت عثمان مدینہ شہر کے اندر اپنے گھر میں قتل ہوئے ہیں تو کیا مسلمان باور کرتے ہیں کہ جناب عثمان کو اصحاب بنی نے قتل کیا ہے۔

اعتراف: وکلاء یزید کبھی اس ظالم کی یوں بھی صفائی پیش کرتے ہیں کہ امام علی بن الحسین السجاد نے یزید کی بیعت کی تھی اگر یزید ظالم تھا تو امام معصوم نے ان کی بیعت کیوں کی تھی

جواب : امام سجادؑ نے یزید کی بیعت ہرگز نہیں کی تھی ۔

اہل سنت کی معتبر کتاب مروج الذهب ص ۹۹ ذکر اخبار یزید
وبایع الناس علی انہم عبید یذیر ومن ابی ذالک اعرس
مسرف علی السیف غیر علی بن الحسین بن علی بن ابی
طالب ۔

ترجمہ : جب یزید نے ابن عقبہ کو مدینہ منورہ روانہ کیا تو اس
نے قتل کا بازار گرم کر دیا اور لوگوں نے غلامی دعوے کے ساتھ یزید کی
بیعت کرنا شروع کر دی سوائے علی بن الحسین کے نوٹ، پھر موسیٰ
مسعودی لکھتے ہیں جب امام سجادؑ کو لایا گیا تو مسلم ان سے بڑی ہر بلان
سے پیش آیا اور پھر رخصت کیا۔ نواصب نے اپنے مذکورہ دعویٰ
کی دلیل میں ایک روضہ کافی کی ضعیف روایت پیش کی ہے جس میں
یہ لکھا ہے کہ یزید خود مدینہ میں آیا اور امام سجادؑ نے انا عبد مکرہ کہ
میں مجبور بندہ ہوں یہ الفاظ یزید کے سامنے کہے ۔

ارباب انصاف یہ قانون سمجھیں کہ روایت غیر من
الف روایہ کہ عقل سے سوچنا اور کام لینا روایت سے
بہتر ہے لہذا عقل یہ کہتی ہے کہ روضہ کافی والی روایت میں محدث

صاحب کافی کو اشتباہ ہوا ہے کیوں کہ یزید اپنے دور حکومت میں
نہ ہی مدینہ میں آیا ہے اور نہ ہی امام سجاد سے بیعت طلب کی
ہے۔

یہ روایت عقل کی روشنی میں غلط ہے۔

مام اور صحابہ

اس کتاب میں نوحہ گریہ مام فائدہ بخش زنی سر میں خاک
طوالنایاہ لباس پہنتا، شبینہ ذوالجناح علم مبارک
خلاصہ، مراسم عزا داری پر نواصب کے تمام اعتراضات
کا قرآن و سنت کی روشنی میں ٹھوس جواب دیا گیا
ہے اس کتاب کا ہر مومن کے پاس ہونا بہت
ضروری ہے۔

سوال: کیا یزید پر لعنت کرنا جائز ہے۔

جواب ۱۔

علماء اہل سنت یزید پر لعنت کرنا جائز سمجھتے

جیسا کہ مذہب اہل سنت کے مایہ ناز عالم علامہ سعد الدین آفتازانی اپنی کتاب شرح عقائد نسفی ص ۱۱۳ میں فرماتے ہیں فحسبنا لا نتوقی شامد بل فی ایمانہ لعنة الله علیه وعلى الفاروق و اعوانہ کہ یزید کے ایمان ہونے میں ہمیں کوئی شک نہیں ہے اور خود یزید پر اور اس کے مددگاروں پر بھی خدا کی لعنت ہو۔

جواب ۲۔ نواب کے محبوب ترین مورخ کثیر دمشقی اپنی کتاب البدایہ و النہایہ ص ۲۲۳ ذکر ترجمہ یزید میں لکھتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل اور حضرت الخلال اور علامہ ابوبکر عبدالعزیز اور جناب قاضی ابوالحسن اور ابوالفرج بن الجوزی وغیرہ سب لوگ یزید پر لعنت کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔

نوٹ: اباب انصاف آخر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ جس طرح نواب

کو خزاں اور ہندو عیس نے فتوے کتابوں میں نظر آتے ہیں اسی طرح ان کو کتابوں
جواز لعنت پر یزید والے فتویٰ دیکھنے کی خدا توفیق عطا کرے تاکہ جانتا
علمی کا الزام ان پر نہ لگایا جاسکے۔

سوال : کچھ علماء یزید پر لعنت کرتے سے کیوں ڈرتے ہیں۔

جواب :

خطرہ ہے کہ یزید پر لعنت کرنے سے

یہ اُس باپ دادا تک پہنچ جائے گی

بیانہ کتاب اہل سنتے شرح مناقبہ صحبہ ۶ ص ۳۰۴ میں علامہ
سعد الدین عمر قناتزانی فرماتے ہیں کہ فسن علماء الحمد حسب من لم
یحوز اللعن علی یزید مع علمہم بانہ لیستحق ما یربوا علی
ذالک و یزید قلنا تحامیا عن ان ھو نفسی الی الا علی قال ائی
کہ ہمارے مذہب کے کچھ علماء یزید پر لعنت کرنے سے بچتے ہیں اور
وہ اس بات کو بھی جانتے ہیں کہ اگر لعنت سے کوئی رومی بچتا ہے

تو یزید اس نفرین کا بھی حق دار ہے علامہ عمر فرماتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو خطرہ ہے کہ اگر یزید پر لعنت جائزہ کر دی جائے تو لعنت اور پڑے اور چڑھے گی یعنی یزید کے باپ معاویہ اور داد ابو سفیان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لے گی۔

جواب :-

اگر تسلی نہیں ہوئی تو اور سنیں

نواسبہ کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی اپنی کتاب البدایہ والنہایہ ص ۲۲۲ ذکر ترجمہ یزید میں فرماتے ہیں وصفت من ذالک آخرہ فلما يجعل لعنة وسيلة الابیہ اولی الصحابة کہ کچھ علامہ نے یزید پر لعنت کرنے سے رد کا ہے تاکہ لعنت کا جواز دلیل نہ ہی جائے جواز لعنت کا اس کے والد معاویہ یا کسی اور بزرگ پر۔ نوٹ: باب النفاق آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کچھ علماء اہل سنت یزید پر لعنت کرنے سے کیوں بچتے ہیں رائے اس میں صرف یہ ہے کہ اگر یزید پر لعنت کریں گے تو پھر اس کے باپ دادا پر بھی لعنت کرنا پڑے گی۔ کیونکہ جس طرح یزید فرزند بنی امام حسین کا قاتل ہے اسی طرح ان

کا باپ معاویہ فرزند نبی امام حسن کا قاتل ہے اور شیعہ صاحبان کے لئے
 یزید پر لعنت کرنے کے جواز پر یہی دلیل کافی ہے کہ وہ اولاد کا قاتل
 ہے اصحاب نبی پر بھی ظلم کیا ہے اور اہل سنت کے بلند پایہ علماء تھے
 یزید پر لعنت کرنے کو جائز قرار دیا ہے اور ان علماء میں امام احمد
 بن حنبل اور علامہ سعد الدین تفتازانی مرفہرست ہیں۔

اعترض

امام حسین کی یزید نہ کھائی جائے

بیانہ فواصیل نے ذکر شہادت امام حسینؑ بننے سے اپنے غوام
 کو رد کرنے کی خاطر ایک یہ محاذ بھی بنایا ہوا ہے کہ جاس امام حسین
 کے مرقع پر جو نیاز پکائی رہا ہے وہ صلا اہل لغیر اللہ میں داخل
 ہے اور اس کا کھانا حرام ہے پس مجس میں شرکت مت کریں ورنہ حرام
 کھانا کھانا

سورۃ نائدہ آیت ۱۰۷ پارہ ۲ عین اللہ پاک فرماتا
 جواب ہے کہ مردہ جانور اور خون اور خنزیران سب کا کھانا
 حرام ہے اور صلا اہل لغیر اللہ کہ جس جانور پر وقت ذکر خدا

کے سوا کسی اور کا نام لیا جائے تو اس کا گوشت کھانا بھی حرام ہے
 ارباب انصاف ہماری فقہ جعفریہ کی کتابیں موجود ہیں تمام میں یہ
 صاف لکھا ہے کہ حیوان کو حلال کرتے وقت یعنی ذبح کے وقت
 بسم اللہ اکبر پڑھنا ضروری ہے اور اگر وقت ذبح یہ
 یکی نہ پڑھی جائے تو وہ حیوان حرام ہے اس کا گوشت کھانا منع ہے
 پس شیعہ قوم نیامیں حلال گوشت استعمال کرتی ہے اور گوشت کو زوال
 کا ما اہل لغیر اللہ داخل کرنا بڑی بے انصافی ہے۔

اعتراف: تو اصیب نے مجلس امام حسین میں ایک یہ بہانہ بھی
 بنایا ہوا ہے کہ یہاں جو گوشت ڈالا جاتا ہے وہ

وہ مذبح علی النصب میں داخل ہے۔ پس یہاں کھانا حرام ہے۔

جواب: سورہ مائدہ ایت ۳ پارہ ۶ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے
 وہ مذبح علی النصب کہ وہ حیوان جو بتوں کے

تھکان پر چڑھا کر ذبح کیا جائے اس کا گوشت کھانا حرام ہے۔

ارباب انصاف زانہ مجاہدیت میں جب صحابہ کرام ابھی مسلمان

ہوئے اور بتوں کو پوجتے تھے تو کعبہ کے اطراف میں کچھ بت تھے اور
 لوگ ان کو معبود سمجھتے تھے اور وہاں حیوانات چڑھاوے کے طور پر
 لے آتے تھے اور ان بتوں کے نام پر ان کو ذبح کرتے تھے جب لوگ

مسلمان ہو گئے تو اللہ پاک نے ان کو قبول کے نام پر قربانی سے منع کر
اور شیعہ لوگ تو مسلمان ہیں۔ مگر مصطفیٰ کا کلمہ پڑھتے ہیں اور قبول پر
اور ان کے پوجنے والوں پر لعنت بھیجتے ہیں اور حیوان کو اسی طریقہ پر
ذبح کرتے ہیں جیسے دین اسلام نے حکم دیا ہے۔

پس نواصب کا نیاز امام حسینؑ میں کچنے والے گوشت کو دھا
ذبح علی النصب میں داخل کرنا اگر بے حیائی نہیں ہے تو بے
نصافی ضرور ہے۔

سوال: شیعہ عوام کا یہ کہنا کہ بکر حضرت عباسؑ علمدار یا امام
حسینؑ کے نام ہے اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: شیعہ عوام اللہ کے فضل و کرم سے بڑے سمجھدار ہیں
ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس حیوان کو دین اسلام
حکم مطابق ذبح کیا جائے گا اور پھر اس کا گوشت ایک کوسریبہ الی
اللہ اہل اسلام کو غریب عوام کو صدیہ جائے گا۔ اور اس کا ریزہ
واب امام حسینؑ یا حضرت عباسؑ کی بارگاہ میں بدرپیش کیا
ئے گا۔

اعتراف: نواصب نے مجالس امام حسینؑ اور عذر داری
کے خلاف یہ محاذ بھی کھولا ہوا ہے کہ حرم المہم

کے مہینہ کو بلا وجہ۔ بخ و غم اور حزن و الم کا مہینہ بنا دیا گیا ہے یہ تو سال کا اول ماہ ہے اور اس کی پہلی تاریخ کو ایک دوسرے کو مبارکباد دینا جاتی ہے۔ پس ہلا کسی ثبوت کے شیعوں نے اس ماہ کو سوگ کا مہینہ قرار دیا ہے۔

جو اسباب : علی

واقعہ کربلا کے بعد یزید کا شتم نے ۵ سال تک گنا

بیانہ ہم شیعہ لوگ خاندان نبوت کے پرکار میں اردہ ہادی کتاب شفاء شرح زیارۃ العاشورہ ص ۲۰۴ میں مرزا آقا افضل فرماتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔

ما اکتملت ہاشمیۃ ولا اُختفیت ہاشمیۃ فی ہاشمی و حقان نفس حج حتی قتل عبید اللہ بن زیاد کربلا میں یزید کا شتم کے قتل عام کے بعد ۵ سال تک کسی ہاشمیہ خاتون نے سر نہ اودھیں یا ہاتھوں میں خضاب نہیں لگایا اور نہ ہی کسی ہاشمی کے چہرے پر دھان بلند ہوا ہے حتیٰ کہ قاتل امام حسین ابن زیاد قتل ہوا۔

نعت : ارباب انصاف محرم انوار میں شیعوں کا سوگ یزید کا شتم کے اس کو یاد کرانے کے لئے ہے اور یہ سوگ اجر موت فی الدنیا کا ایک حصہ ہے۔

نواصب کے بایہ بالا مورخ ابن کثیر دمشق البدر
جواب ۲: و انہایہ فیہ ۲ ذکر سنہ ۲۶ میں لکھتے ہیں کہ
 جناب عثمان کے قتل کے بعد معاویہ کے کسی قسین کو خون لگا کر اور کچھ
 انگلیاں بریدہ کے کرمسجد دمشق کے منبر پر رکھ دیں اور لوگوں کو ان
 کی زیارت کی دعوت دی گئی اور گاہے گاہے یہ چیزیں منبر سے اٹھالی
 جاتیں اور گاہے ان کو دوبارہ منبر پر رکھ دیا جاتا اور اس بدعت کو
 سال بھر معاویہ نے جاری رکھا۔ اور اعتزل اکثر الناس الناس
 فی هذا العام اور لوگ قتل عثمان کے سوگ میں سال بھر سو دیوں
 سے ہمسرتہ ہوئے اور معاویہ کو ایک قاصد نے مدینہ پاک میں
 یہ خبر اکبر سنائی کہ

ترکت سبعین الف شیخ بکون تحت قیس عثمان دھو ملی
 منبر دمشق۔

کہ میں ستر ہزار بزرگ کو اس سال میں چھوڑ آیا ہوں کہ قسین عثمان
 منبر دمشق پر رکھی ہے اور وہ بزرگ قسین کو دیکھ رو رہے۔
 نوٹ: اباب النصار وقت نواصب نے قتل امام حسین کے
 بعد سال بھر سوگ منیا ہے اور چونکہ قتل امام حسین کے بعد ان کی
 مصلحت بدل گئی ہے اس لئے اسلام کی اڑے کر سوگ کی مخالفت
 پر قیود بڑے کمر بستہ ہیں

جواب

عید غدیر کا شکوہ

حافظ صلاح الدین یوسف ایڈیٹر الاعتصام لاہور اپنے رسالہ ماہ محرم اور موجود مسلمان کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ ماہ ذوالحجہ کی ۱۸ تاریخ کو چونکہ جناب عثمان نے وفات پائی ہے پس یہ دن شیعوں کے لئے عید غدیر قرار پایا۔ اور ہم اسی وکیل بنو امیہ سے گنڈارش کرتے ہیں کہ جناب عثمان کو مرے ہوئے چودہ سو سال گزر گئے ہیں اور آپ کی فقہ بنو امیہ میں کسی مرنے والے کا کوئی سوگ نہیں ہے میں آپ کو بھی اس عید کا خوش میں اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ شرکت کروں چاہیے۔ کیونکہ شافعی مذہب کے لوگ بھی آپ کے پیر بھائی ہیں اور کتاب اہل سنت مطالب السؤل فی مناقب ال رسول ص ۱۴۴ الفصل الخامس میں علامہ کمال الدین محمد بن طلحہ انصاری الشافعی لکھتے ہیں کہ رسول کریم نے حجۃ اوداع سے واپسی کے بعد مقام غدیر خم پر ۱۸ ذوالحجہ کو امیر المومنین علی بن ابی طالب کی شان میں فرمایا تھا، من کنت مولاً فعلي مولاً کہ میں سرور ہوں اس کا میرے بعد علی بن ابی طالب سرور ہے۔

ومنازلت الیوم عیداً و مولانا ملکوتی کان

وقتاً خص رسول اللہ علیہ بہذا المنزلۃ العلیہ
وشرّفہ بہادون الناس کلہم

کہ ۱۸ ذوالحجہ کا دن عالم اسلام کے لئے عید کا دن بن گیا ہے
کیوں کہ یہ وقت ہے کہ نبی کریم نے سب کو چھوڑ کر سرداری کے بلند
پایا عہدہ کے لئے حضرت علیؓ کو منحصر فرمایا تھا۔ دیکھا مریزیدہ کو دعوت
نکدہ ہے کہ ۱۸ ذوالحجہ کو جو کہ بقول آپ کے روزِ مرگ عثمان ہے اگر
کوئی عیدِ غدیر کی خوشی کرے تو آپ کو دیکھ اور تکلیف ہوتی اور اگر
کوئی تحفہ بنو امیہ ماہِ محرم میں خوشی اور شادی کرے تو آپ اس کو ہارکلا
پیش کرتے ہیں اس رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کچھ دلوں میں خاندانِ نبوت
کی دشمنی چھپی ہوئی ہے۔

جواب ۵

چودہ سو سال کے بعد مرگ معاویہ کا سوگ کیوں

بیانہ نواصب کے دل پسند مورخ ابن کثیر دمشق البدایہ والنہایہ
ص ۱۵۲ ذکر مرگ معاویہ میں فرماتے کہ

ان جماعۃ تو فی معاویہ بد مشق فی رجب لیلۃ
سہیں للنصف من رجب سنہ ستین ۔

کہ ۶۰ ہجری قمی کی رات ۱۵ رجب کو دمشق میں معاویہ نے وفات پائی
ہے ۔

نوٹ: ارباب انصاف ۲۲ رجب کو کچھ مسلمان اچھے کھانے پکا
کر قربہ الی اللہ اہل سلام کو کھلاتے اور اس دعوت کا ثواب امام جعفر
صادق کی بارگاہ میں ہدیہ کرتے ہیں اسی کار خیر کو عرف عام میں کوندے
پکانا کہا کرتے ہیں اور وکلاء معاویہ اس تاریخ کے بارے میں بہت
شور کرتے ہیں کہ یہ دیکھو مرگ معاویہ کی خوشی کی جاتی ہے ہم ان کے
وکلاء سے گزارش کرتے ہیں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ وکیل معاویہ ابن
کثیر کہتا ہے کہ معاویہ ۱۵ رجب کو مرا ہے اور دوسری بات یہ ہے
کہ معاویہ کو مرے ہوئے چودہ سو سال گزر گئے ہیں فقہ بنو امیہ میں
کوئی سوگ نہیں ہے پس وکلاء معاویہ کو چاہیے اس کوندے
والے کار خیر میں اپنے مسلمان بھائیوں نے ساتھ شریک ہو جائیں بصورت
دیگر غریب عوام سے محنت کی دشمنی کا کیا فائدہ ۔

اعتراض:

محرم الحرام میں شادی بیاہ کیوں منع

ڈاکٹر امیر احمد نے اپنے رسالہ سانچہ کربلا ص ۱۱ میں بنو امیہ کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے یہ روایا بھی روایا ہے کہ آخر ہم نے محرم الحرام بالخصوص اس کے پہلے عشرے کو شادی بیاہ کے لئے حرام یا محسوس کیوں سمجھ لیا ہے۔

اب باب انصاف یہ وکیل بنو امیہ ڈاکٹر صاحب محرم الحرام میں شادی نہ ہونے پر اظہار محسوس کر رہے ہیں۔

جواب

شاہ عبد العزیز کا فتویٰ کہ محرم کے پہلے عشرہ میں شادیاں کرنے والا کافر و مرتد ہے
سانچہ کتاب اہل سنت تحفہ اثناعشریہ ص ۲۹۲ باب ص ۱

صطاعن ابی بکر طعن ۱۱ میں محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ بیچ اس مسئلہ کے علماء دین اور مفتیان شرع متعین۔ اہل سنت و اہل شیعہ کیا فرماتے ہیں کہ روز عاشور یعنی دس محرم الحرام مسجد اگر کوئی شخص خوشی کا کام یا بات کرے یا ایسے کلمات بولے جن سے امام حسین یا دیگر خاندان رسول و اولاد رسول کی شکایت ہوتی ہو کیوں کہ دس محرم الحرام کی تاریخ کو خاندان نبوت کے افراد مصیبت میں گرفتار ہوئے تھے پس اس دن خوشی کرنے والے کو کیا کہا جائے اگر ظلم جاری رہا اور نماز پڑھا اگر ایسے شخص کے کافر و مرتد ہونے کا اہل اسلام حکم لگائیں تو درست ہے اور اگر اسی شخص کو اس کے مرتد ہونے کے گمان میں لیا جائے تو اس کا کوئی نقصانی و بدلہ نہیں ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف۔

محدث دہلوی کا فتویٰ اور ڈاکٹر اسرار احمد کا اپنی بیٹی کی شادی محرم الحرام میں کرنا اس پر آپ خوب غور کریں اور اگر ڈاکٹر اپنی بیٹی کی شادی مرگ معاویہ یا مرگ عثمان کے دن کرتے ہیں تو روح بنو امیہ ان پر بہت خوش ہوتی ہے۔

اعتراف: دکنام بنو امیہ تھے اس محاذ پر بہت ہی ذور لگایا ہوا ہے کہ تعدیہ و ادنی بدعت ہے

تعزیر کا مطلب یہ ہے کہ امام حسینؑ کی مصیبت کو یاد کرنے اور آنجناب کے مصائب پر گریہ کرنے کے لئے امام حسینؑ کی قبر مبارک یا روضہ مبارک کی شبیہ بنانا۔

شیعوں کے امام نے ان کو تعزیر داری کی اجازت
جواب: دی ہے کتاب شفاء الصدور شرح زیادہ العاشور
 ص ۳۲ میں میرزا ابوالفضل کتاب مصباح اور کتاب اقبال یہ دونوں
 اعمال و دعاء کے موضوع پر بہت بڑی کتابیں ہیں ان کے حوالہ سے لکھا
 ہے کہ دس محرم الحرام کے اعمال کے بارے میں امام جعفر صادق علیہ السلام
 نے عبد اللہ بن سنان صحابی سے فرمایا تھا کہ دس محرم الحرام کو تو اپنے
 گھریا صحرا میں بیٹھ جا کتاب مصباح کے یہ الفاظ میں
 ھ ثم تمثل لنفسک مصیبت الحسین و من کان معہ
 من ولدہ و اھلہ و تسلیم و تسلی علیہ اور کتاب اقبال کے
 الفاظ یہ ہیں۔

و تمثل بن یدیاک مصرمہ و تفرغ ذھنک و حج
 بدنک و تجمع لہ عقلاک

کہ گھریا صحرا میں بیٹھ کر اپنے سامنے امام حسینؑ اور آنجناب کے
 ساتھ شبید ہونے والوں کی قتل گاہ کی مثال اور شبیہ بناؤ اور اپنے

ہوش و حواس کو حاضر رکھیں اور کلیئر شہداء کو بلا پر صلوٰۃ اور اسلام بھیجیں۔
نوٹ: ارباب انصاف امام جعفر صادق کے فرمان کے بعد دیکھا
 یزید کی تمام کوششیں غدر و اری کی مخالفت میں بے کار ہو گئی۔

کتب اہل سنت سر الشادین ص ۱۲ مولف شاہ
جواب: عبدالحزیز محدث دہلوی اور ذخائر القربی ص ۱۴

اور صواعق محرقہ ص ۱۱۱ اور دیگر بے شمار کتب اہل سنت میں لکھا ہے
 کہ ایک فرشتہ ایک دن بنی کریم کی خدمت میں آیا اور اس دن رسول پاک
 اپنی زوجہ محترمہ جناب ام سلمہ کے گھر میں تشریف فرما تھے اور دوسری
 روایت میں لکھا ہے کہ حضور پاک اپنی بیوی عائشہ کے گھر میں تشریف
 فرما تھے کہ اچانک شہزادہ امام حسین تشریف لائے رسول خدا
 نے کھڑے ہو کر بچہ کو اٹھالیا اور چومنے لگے اس فرشتہ نے عرض کی کہ آپ
 امت اس بچہ کو قتل کرے گی اور پھر وہ فرشتہ امام حسین کی قتل گاہ سے
 سے مٹی اٹھالایا اور بنی کریم کی خدمت میں پیش کی وہ مٹی رسول خدا نے
 اپنی زوجہ محترمہ ام سلمہ کو دی اور فرمایا کہ یہ مٹی جب خون کی طرح ہو
 جائے تو سمجھ لینا کہ میرا شہزادہ حسین شہید کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ارباب انصاف اس حدیث کو محدثین اہل سنت نے مختلف
 الفاظ سے نقل کیا ہے بھارا مدعا اس حدیث سے یہ ہے کہ امام حسین

کی شہادت کے ذکر اور یاد کی خاطر رسول خدا نے وہ مٹی منگوائی اور
ام سلمہ کے پاس رکھی تھی۔

پس معلوم ہوا کہ اہل مقصد نبی کریم کا اس مٹی سے تذکرہ شہادت
امام حسین تھا اور یہ مقصد تعزیر داری سے بھی حاصل ہوتا ہے اس لئے
تعزیر داری شرعاً محبوب ہے

اعتراض: حافظ صلاح الدین نے اپنے رسالہ ماہ محرم اور
موجودہ مسلمان کے صف میں لکھا ہے کہ شیعہ قوم
تعزیر سے اپنی مرادیں اور حاجات طلب کرتی ہے جو ہر کجاً شرک ہے

جواب

اہل تشیع قاضی الحاجات اللہ تعالیٰ کو سمجھتے ہیں

بیانہ ارباب انصاف قوم شیعہ کی کتابیں حاضر ہیں گواہ ہیں کہ خلق اور
رزق میں شیعوں کا عقیدہ یہ ہے فاما ان نعمة فانهم ليسلون
الله فيخلق وليستلون فيرزق ايحيا بالهمسا القلهم وعظاما
لصومهم كرام بحق لجنون شفاعت خذات الله من سوال كرات

ہیں اور خدا تعالیٰ ان سوال کو پورا کرتے ہوئے رزق دیتا ہے اور خلق کرتا ہے اور جس طرح کعبہ یا مسجد یا مقام ابراہیم کے پاس کھڑے ہو کر دعا مانگنا شرک نہیں ہے اسی طرح تعزیر یعنی امام حسین کی قبر یا قبر کی شبیہ کے پاس کھڑے ہو کر بچے محمدؐ وال محمدؐ کہہ کر خدا سے حاجات اور سزاویں مانگنا بھی شرک نہیں ہے۔

اور اگر عوام الناس امام یا نبیؐ کو خطاب کر کے حاجات طلب کرتے ہیں تو یہ من باب الجواز ہے نہ من باب التحقیق ہے اور وہ لوگ اس باریکی کو جانتے ہیں کہ امام یا نبیؐ خدا تعالیٰ سے شفاعت کر کے حاجات پوری کروا لے ہیں اور زعم عداواری میں حقے امور شامل ہیں۔

مثلاً شبیہ ضریح یا روضہ یا علم مبارک یا جھولا وغیرہ ان سے مقصود رفاقت کرنا اور دل مانا ہے تاکہ دنیا کو معلوم رہے کہ نظام مصطفیٰ کی قربانی دینا بڑا اعلیٰ اور افضل کام ہے کہ جس کی خاطر خداوند غوث نے تمام گھر قربان کر دیا اور اہل اسلام کو رہنمائی فرما گئے کہ جب کوئی یزید دین اسلام کو مٹانے پر تل جائے تو دین اسلام کی بقا اور اس یزید کے ظلم کے خلاف فتنہ نہ بھرا گھر قربان کیا جائے۔

خدا گواہ ہے کہ شبیہ قوم ذوالنہاج اور روضہ مبارک یا علم مبارک یا جھولا وغیرہ کو معبود برحق نہیں سمجھتی ان کو حاجت روا نہیں جانتی بلکہ

ان چیزوں سے واقعات کو ہلکی یاد تازہ ہوتی ہے اور خاندان نبوت کی
منظوریت یاد آتی ہے اور آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان
کو خاندان نبوت کی عقیدت نصیب فرما دے۔

اعتراف: نواصب یہ روایا بھی دوستے ہیں کہ شیعہ لوگ یا علی مرد
کہتے ہیں اور یہ صریحاً شرک ہیں۔

جواب: باب النصاب قوم شیعہ کی کتب احادیث گواہ ہیں
کہ واقعی الحاجات دو: مشکل کشا قوم شیعہ اللہ تعالیٰ
کی فائز کو سمجھتی ہے اور میں تمام عالم اسلام کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ
دعا کے موضوع پر اہل شیعہ کی مشہور ترین کتاب جو کہ عام ملتی بھلی ہے وہ
منہاج الجنان ہے یا صحیفہ کاملہ ہے علماء کرام کو بھی خوب جانتے ہیں۔ ان
کتابوں کی دعاؤں کے معانی پر غور و فکر فرمادیں۔ بھلے امید ہے کہ مذکورہ
دعویٰ کو وہ بالکل صحیح پائیں گے۔ البتہ ہر دعا کے اول یا وسط یا آخر میں
الحمد لله والحمد لله بعینہ یہ الفاظ یا ان کا مفہوم ان
ضرور ملے گا۔ اور محمد وآل محمد کے وسیلہ کو اہل سنت بھائی بھی قبول
فرماتے ہیں اور جو لوگ اس وسیلہ کے منکر ہیں وہ نواصب ہیں سنی نہیں
ہیں۔ اور فقیر یا علی مرد کہنا حقیقت عریفہ کے لحاظ سے شیعوں کا مذہبی
نشان ہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور غیر میں امتیاز پیدا ہوتا ہے

اور حضرت علیؑ سے مدد مانگنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مشیحوں نے
خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں حضرت علیؑ کو حاجت روا بنالیا ہے بلکہ اس کا
مقصد یہ ہے کہ جس طرح امت مسلمہ کے حق میں نبی کریمؐ کی شفاعت برحق
ہے

اسی طرح حضرت کی شفاعت بھی برحق ہے، جس انداز اور کیفیت
سے اپنے اعمال کے بعد نبی کریمؐ اپنی امت کی نگرانی اور مدد فرماتے ہیں
اسی طرح حضرت علیؑ بھی نگرانی اور مدد کرتے ہیں پس حضرت علیؑ کو
اللہ کا ولی اللہ کا خاص بندہ سمجھ کر اور اللہ پاک اور اس کی مخلوق کے
درمیان وسیلہ جان کر آنجناب سے مدد مانگنا نہ ہی کفر ہے اور نہ ہی
شُرک ہے اور اس طرح مدد مانگنا شرعاً جائز ہے۔

ذکر شہادت امام حسین تاریخ اسلام کی روشنی میں

نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۲۱۱ میں لکھتا ہے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام کو بلا میں وارد ہوئے تو حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے اطراف سے ناکہ بندی کر دی اور تاریخ کامل ص ۲۶ اور اخبار الطوال ص ۱۵۱ میں لکھا ہے کہ ابن زیاد نے ایک فوجی افسر کو یہ خط بھی لکھا کہ ابابعد جب میرا خط اور قاصد پہنچے تو حسین بن علیؑ کو گھیرے میں لے لے اور ان کو ایسی دیران لکھ میں اترنے پر مجبور کر کہ جس میں پانی نہ ہو اور میں نے قاصد کو حکم دیا ہے کہ جب تک تو میرے حکم پر عمل پیرا نہ ہو اس وقت تک وہ میرے ساتھ رہے اور پھر عمر بن سعد کی قیادت میں حکومت نے فوجی دستے خالدان نبوت سے جنگ کی خاطر کربلا کی طرف روانہ کرنے شروع کر دیئے اور ۶ محرم الحرام تک فوج بقدر ضرورت جمع ہو چکی تھی۔

حکومت یزید نے خاندان نبوت کا ان کی

شہادت سے تین دن پہلے پانی بند کر دیا تھا

ابن کثیر دمشقی البذیہ والنہایہ ص ۵۵۸ میں اور ابی حنیفہ دینوری اخبار الطوال ص ۵۵۸ میں لکھا ہے کہ حکومت یزید نے عمر بن سعد کو حکم دیا تھا کہ امام حسینؑ اور دیگر خاندان نبوت کا اس طرح پانی بند کر دو کہ وہ ایک گھونٹ بھی پانی نہ پی سکیں کیونکہ حضرت عثمانؓ کا بھی پانی بند کیا گیا تھا اور کتاب اہل سنت الصواعق المحرقة میں لکھا ہے کہ فوج یزید پانی بند ہونے کے بعد خاندان نبوت کے ساتھ اس طرح قتل کر رہی تھی کہ اسے حسینؑ دیکھ کر فرات کا پانی کیسا صاف ہے مگر تو ایک قطرہ بھی نہ پی سکے گا۔ البذیہ ص ۵۵۸ میں لکھا ہے کہ عمرو بن سعد نے فوج یزید کے ایک افسر عمرو بن الحجاج الذبیدی کو ۵۰۰ سو سواروں کا ایک فوج کا دستہ دیا اور پانی روکنے کی خاطر فرات کے کنارے پہرہ بٹھا دیا۔

فرمانش امام حسین کی فوج یزید کے جبرل سے کہ جنگ نہ چھیڑی جائے

کتاب اہل سنت مقتل الحسین ص ۴۵ میں لکھا ہے کہ امام حسین نے کربلا میں فوج یزید کے افسر عمر بن سعد سے ملاقات فرمائی اور اسے فرمایا کہ تم خوف خدا کو دیکھو کیوں قتل کرتے ہو تم ابھی طرح جانتے ہو کہ میں نبی اکرم کا بیٹا ہوں آپ ان لوگوں کو چھوڑ کر میرے ساتھ مل جاؤ یہ انجام کے لحاظ سے آپ کے لئے بہتر ہے عمر بن سعد نے کہا اگر ایسا کروں تو مجھے ڈر ہے کہ حکومت یزید کو فہم میں میرے گھر کی گرا دے گی امام پاک نے فرمایا کہ میں ہوا دوں گا۔ عمر بن سعد نے پھر کہا کہ مجھے ڈر ہے کہ حکومت یزید میری جاگیر ضبط کرے گی۔ امام پاک نے فرمایا کہ میں اس کا معاوضہ دوں گا پھر عمر بن سعد نے کہا کہ میرے بچے کوفہ میں ہیں اور حکومت یزید سے مجھے اپنے بچوں کے بارے میں خطرہ ہے امام پاک نے فرمایا کہ میں تیرے بچوں کی سلامتی کی ضمانت دیتا ہوں اس کے بعد عمر بن سعد بالکل خاموش ہو گیا پھر امام پاک نے فرمایا کہ اے سعد۔

بعد تمہیں عراق کی گندم کھانا بہت کم نصیب ہو گا عمر بن سعد سے مسخر سے کہا کہ گندم کے بجائے جو پر گزارہ کروں گا۔ جب مذاکرات کامیاب نہ ہونے لگا تو امام پاک واپس تشریف لائے

حکومت یزید کا شمر بن ذی الجوشن کو کربلا روانہ کرنا

نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۴۱ میں لکھتا ہے کہ حکومت یزید نے شمر کو یہ حکم دے کر کربلا روانہ کیا کہ جاؤ اور دیکھو کہ خاندان نبوت حکومت یزید کو مانتا ہے اگر نہیں مانا تو عمر بن سعد سے کہو کہ وہ ان سے جنگ کرے تہذکرہ خواص الامہ ص ۱۴۱ اور مقتل الحسین ص ۲۴۵ میں لکھا ہے کہ عمرو بن سعد کو یہ بھی کہو کہ خاندان نبوت کے قتل کے بعد ان کی لاشوں پر گھوڑے بٹھ دوڑانا ابن کثیر لکھتا ہے کہ شمر کو یہ حکم بھی ملا ہوا تھا کہ اگر عمرو بن سعد ہمارے حکم کو ماننے میں سستی کرے تو اس کو قتل کر دینا اور اس کی جگہ فوج کا افسر ہے پس شمر کربلا میں پہنچا اور عمرو بن سعد کو حکومت یزید کا پیغام پہنچایا اس کے بعد عمرو اور شمر میں کچھ تکرار ہوئی اور پھر عمر بن سعد خود ہی حکومت یزید کی خوشنودی کی خاطر خاندان نبوت سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا

حکومت یزید کا ۹ محرم الحرام کو حملہ کی تیاری کرنا

ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۶۱ میں لکھتا ہے کہ ۹ محرم الحرام
 خمس کا دن تھا کہ عمرو بن سعد نے اپنی فوج کو وقت عصر کے بعد حملہ کی تیاری
 کا حکم دیا اور پھر فوج کو روئے کر بی زادیرا کے خیم اور خاندان نبوت
 کی قیام گاہ کی طرف بڑھنے کا فوج یزید کی نقل و حرکت کو دیکھ کر امام حسین
 کے بھائی قمر بنی ہاشم جناب عباس نے امام حسین کی خدمت میں آکر
 صورت حال کی اطلاع دی امام پاک نے فرمایا کہ آپ ان کے پاس جائیں اور
 ان کا ارادہ معلوم کریں۔ جناب عباس آئے اور فوجی نقل و حرکت اور پیش قدمی
 کی وجہ پر چھپیں فوج کے جنرل نے بتایا کہ حکومت یزید کا حکم نامہ آیا کہ
 خاندان نبوت حکومت یزید کی اطاعت قبول کرے اور نہ ان کو قتل کر
 دیا جائے جناب عباس نے واپس آکر امام حسین کی خدمت میں فوج کا ارادہ
 بیان کیا۔

خاندان نبوت کا ایک ابن کثیر دمشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۶۱ میں لکھتا
 رات کی مہلت مانگتا ہے کہ امام حسین نے اپنے بھائی جناب عباس
 سے فرمایا کہ آپ دوبارہ ان کے پاس جائیں اور یہ پیش کش کریں کہ وہ دنگ

آج کی رات جگ نہ کریں۔

اعلنا لنعني لربنا هذه الليلة وتل عموه فقد علم الله مني اني
احب الصلوة وتلاوة كتابه والحمد لله

کیوں کہ ہم رات کو خدا کی عبادت کر لیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں
نماز اور دعا اور تلاوت قرآن سے محبت رکھتا ہوں۔ عمر بن سعد اور شمر
بن ذی الجوشن کو ایک رات کی مہلت دینے میں کچھ تردد ہوا۔ پھر ابن کثیر
دمشقی البدایہ میں اور محدث خوارزمی مقتل الحشین میں لکھتا ہے کہ حکومت
یزید کے ایک فوجی عمر بن الحجاج نامی نے خاندان نبوت کی طرف اشارہ
کر کے کہا کہ اگر یہ لوگ بالفرض قوم ترکہ و ملہم سے ہوتے تو بھی ان کو
ایک رات کی مہلت دی جاسکتی تھی اور حال یہ ہے کہ یہ لوگ خاندان
نبوت ہے اور آل رسول ہیں اس کے بعد حکومت یزید کے جنرل عمر بن سعد
نے ایک رات کی مہلت دے دی اور پھر وہ دس محرم الحرام کی رات
خاندان نبوت اور ان کے اصحاب نے عبادت انوافل اور تلاوت قرآن
میں گزار دی۔

صبح عاشورا اور شہزادہ علی اکبر کی آذان

شیخ نجف شہرستری اپنی مجالس مشرقہ ص ۶۲ میں لکھتے ہیں کہ جب دس محرم الحرام کی رات عتم ہوئے کے قریب آنی تو امام حسین علیہ السلام نے اپنے مؤذن حجاج بن مسروق کو بلایا یہ شخص بھی شہداء کربلا میں شامل ہے اور آذان دینا تھا۔ امام پاک نے اسے فرمایا کہ آج صبح کی آذان میرا بیٹا علی اکبر دے گا۔ اس کے بعد شہزادہ نے آذان دی اور شہداء کربلا نے صفیں باندھیں اور امام حسین نے نماز پڑھائی اور پھر سب تعقیبات میں مشغول ہو گئے۔

امام پاک کا نماز صبح آ نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر کے بعد اتمام حجت کرنا [دشتی البدایہ والنہایہ ص ۶۹] میں لکھتا ہے کہ تعقیبات نماز صبح کے بعد ثم رکب الحین علی فرسہ واخذ مصحفاً فوضعہ بین یدیه ثم استقبل القوم الخ کہ امام حسین گھوڑے پر سوار ہوئے اور اپنے سامنے قرآن پاک رکھا پھر فوج یزید کے پاس آئے اور ان کو جنگ سے باز رکھنے کی اس طریقہ کو پیش فرمایا کہ فوج یزید اپنے دل میں سوچا اور میرے حسب و نسب

کے بچاؤ میں تمہارے بنی کا فرزند بول میرے اور میرے بھائی کی شان میں
رسول خدا نے فرمایا تھا کہ ہذاں میدان شباب اهل الجنة کہ یہ
جسٹ اور حسین جوانان جنت کے سردار ہیں، ایک ظالم حکومت کی حفاظت
کی خاطر تمہارے لئے میرا قتل کرنا جائز نہیں ہے۔

ایک اور انداز میں نواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر البدریہ
امت مہجتاً صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند رسول نے یہ بھی فرمایا
تھا کہ مجھے بتاؤ کہ میں نے کسی کوئی آدمی قتل کیا ہے کہ جس کا بدلہ آپ کو
مطلوب ہے یا میں نے کسی کا کوئی مالی نقصان کیا ہے جس کی آپ کو ادیت
بہنی ہے یا میں نے کسی کو زخمی کیا ہے کہ آپ کو اس کا دیکھ ہوا ہے۔

حکومت یزید کے انسران اعلیٰ نے امام ایک کو یہ جواب دیا کہ آپ
نبو امیہ کی آپ یزید کی حکومت کو تسلیم کریں ورنہ ہم آپ کو قتل کر دیں گے
امام نے فرمایا خدا کی قسم میں دولت کے ساتھ ان کی اطاعت ہرگز
قبول نہیں کروں گا اور میں یزید کی غلامی کا اقرار کبھی نہیں کروں گا۔

فوج یزید ابن کثیر دمشق البدریہ شامیہ ۱۸۶ھ میں اور محدث خواندہ
کی کتاب مقتل الحسين ص ۱ میں اور سید علی بن طاووس کتاب ہوف
میں لکھتے ہیں کہ دس محرم الحرام روز جمعہ بوقت صبح صلی اللہ علیہ وسلم کے
میدان میں خاندان نبوت کو قتل کرنے کی خاطر عمر بن سعد نے فوج یزید

کو اس طرح الترتیب دیا کہ میمنہ لشکر پر عمرو بن حجاز زبیدی کو میسرہ پر ثمر بن
 الجوشن کو سردار مقرر کیا اور سواروں پر خزرجہ بن قیس کو اور پیادوں پر
 شہب بن ربعی کو افسر مقرر کیا اور فوج یزید کا علم اپنے غلام وردان کو دیا۔
 خاندان نبوت کے حضرت امام حسین نے تو امیہ کے ظلم کے خلاف
 دفاع کی تیاری کا احتجاج اور نظام مصطفیٰ کی بقا کی خاطر اور راہ
 خدا میں شہادت کے لئے اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ دلیری اور جرات سے
 یوں تیاری فرمائی کہ اپنی مختصر سادہ کے میمنہ پر اپنے صحابی زہیر بن قیس
 کو اور میسرہ پر حبیب بن مظاہر کو سردار مقرر کیا اور خاندان نبوت کی تحریک
 سہی سپاہ کا علم اپنے بھائی عباس بن علی کو دیا اور مخدرات عصمت کے خیم
 کو اپنی پشت کی طرف رکھا اور سامنے فوج یزید کا بہت بڑا لشکر تھا۔
 فوج یزید کی پیش قدمی کو نواصب کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر
 اور جبار حاتم حملاً دمشق نے البدایہ والنہایہ ص ۸۱ میں اور
 دوسری کتب اسلامی میں بھی لکھا ہے کہ جبگ کو بلا کی ابتداء فوج یزید کی
 طرف ہوئی بے لشکر یزید کے جنرل عمرو بن سعد نے اپنے غلام وردان سے
 کہا کہ علم لشکر کو میرے قریب لاؤ اور پھر عمرو بن سعد نے اپنی آستین کو میمنہ
 اور امام پاک اور خاندان نبوت کی طرف تیر بھینکا اور پھر خوشی اور غرور
 میں مگر کہنے لگا کہ تم سب حکومت یزید کے ہاں گواہی دینا کہ میں نے

خانہان نبوت پر سب سے پہلے تیر چلے یا ہے اور کتاب اللہ و ف میں لکھا ہے
 کہ اس کے بعد فوج یزید نے خانہان نبوت پر اتنے تیر چلے گئے کہ گویا تیر چل
 کی بارش برسا دی۔ چونکہ دفاع کا حق ہر انسان کو ہے پس اس کے بعد امام
 حسین نے اپنے اصحاب اور خانہان نبوت سے فرمایا کہ یہ تیر حکومت یزید
 کی طرف سے آپ کی طرف قاصد میں خدا تم پر رحمت نازل کرے آپ اب
 موت کے لئے اور دیکھ شہادت حاصل کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اس
 کے بعد جنگ ہونے لگی اور خانہان نبوت کے افراد اور امام پاک کے
 اصحاب ایک دوسرے کے بعد تمام مصطفیٰ کی خاطر اپنی جان کی قربانی
 پیش کرتے رہے اور راہ خدا میں قتل ہو کر وجہ شہادت حاصل کرتے
 رہے۔

جنگ کے دوران امام حسین نے تمام حجت کی خاطر فوج یزید
 امام حجت کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ
 اصامن ذاب یذب عن صوم رسول اللہ کہ خانہان نبوت
 کی شہزادیوں کے پردہ کی حفاظت کی خاطر کوئی شخص اس فوج یزید
 کو ہم سے دور کرنے والا ہے۔

میدان جہاد میں محدث خوارزمی نے اپنی کتاب مقتل الحسین میں لکھا
 امام حسین کی نماز ہے کہ امام حسین کے صحابی اوشماہ بن عبد اللہ

نے ذوال شمس کو دیکھ کر عرض کی اے آقاؐ نے نامدار دشمن بھی بہت قریب آچکا ہے اور خدا کی قسم ہمارے قتل کے لئے بغیر آپؐ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ یہ نماز جس کا وقت قریب آچکا ہے اسے پڑھ کر دنیا سے جاؤں۔ امام پاکؑ نے آسمان کی طرف دیکھ کر فرمایا۔
 نوکرت الصلوٰۃ جعابک اللہ من المصلین کہ آپؐ نے نماز کو یاد کیا ہے خدا آپؐ کو نماز گیاروں میں شمار کرے پھر امام پاکؑ نے لشکر یزید سے جنگ روکنے کی خواہش کی تاکہ نماز ادا کی جائے مگر فوج یزید نے نماز کی خاطر جنگ روکنے سے انکار کر دیا پھر حکم امام زہیر بن قیس اور سعید بن عبد اللہ حفاظت کی خاطر امام پاکؑ کے آگے کھڑے ہوئے اور امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور ابن کثیر و مشقی البیاریہ و انہارہ میں لکھتا ہے کہ

نماز خوف کے طریقہ پر امام حسینؑ نے اپنے اصحاب کو نماز پڑھائی اور جب نماز ختم ہوئی تو سعید بن عبد اللہ کو تیرہ زخم تیروں کو لگ چکے تھے اور وہ گریہ سے اور درجہ شہادت حاصل کیا۔

مقتل الحسین میں لکھا ہے کہ ایک ایک صحابی آثار ملے اور امام پاکؑ کی خدمت میں نذرانہ سلام پیش کر کے میدان جہاد میں جاتا رہا اور شہادت حاصل کر تار ملے۔

امام حسین کا اہم حدیث خوارزمی مکتول الحسین ص ۳۲ میں لکھتے ہیں
 جہاد اور شہادت اہم کہ امام پاک کے اصحاب کی شہادت کے بعد
 آنجناب کے ساتھ وہ لوگ رہ گئے جو بنو ہاشم تھے اور خاندان نبوت
 کا قیمتی سرمایہ تھے پس دین اسلام کی بقا اور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کی
 خاطر خاندان نبوت کے افراد بھی ایک دوسرے کے بعد میدان جہاد
 میں جا کر درجہ شہادت حاصل کرنے لگے، اصحاب اور بنو ہاشم کی شہادت
 کے وقت امام حسین کے ایسے دگد اور درد بھرے مناظر دیکھنے تھے
 کہ جن کی مثال انبیاء کے مصائب میں بھی نہیں ملتی اصحاب اور بنو ہاشم
 کی شہادت کے بعد جب حضرت امام حسین تنہا رہ گئے تو امام پاک نے
 مخدرات عصمت کے خیام میں آکر نذرانیوں کو ہاشمی خواتین کو تسلی اور
 دلہ سادیا اور ان بیٹیوں کو اور متم بچوں کو خدا کے پیار کیا، وقت دعا
 بھی اناک نے کئی درد بھرے مناظر دیکھے اور آخر میں رخصت ہو کر نہایت
 ہی اطمینان سے دار و میدان کا رزار ہوئے۔

امام حسین کی شیخ جعفر شوستری اپنی کتاب مجالس عشرہ میں لکھتے
 شجاعت اہل کہ جب امام پاک میدان جنگ میں تشریف
 لائے تو چہرہ مبارک سے محمد مصطفیٰ کے نور کی جھلک آرہی تھی اور
 اور حیدر کرار والا رعب اور دہرہ بظاہر تھا اور فاطمہ زہرا کی عصمت

و شرافت اور حسنِ محبتی کے اخلاق کی جلوہ غنائ تھی، امام حسینؑ کا چہرہ مبارک
 بے شمار تفکرات اور دگر دردیوں کے باوجود تروتازہ تھا۔
 شیخ مرحوم لکھتے ہیں کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ امام حسینؑ حضرت علیؑ یا رسول
 خداؐ سے زیادہ بہادر ہے۔ شانِ نبیؐ بات خلافِ ادب ہو البتہ جن حالات
 میں امام حسینؑ نے جہاد فرمایا ہے ویسے جہاد کرنے کا حضرت علیؑ کو اتفاق
 نہیں ہوا مثلاً بدنِ زخموں سے چور چور، ایک طرف نائوس کے خیموں پر
 نگاہ اور دوسری طرف فوجِ یحییٰؑ پر نظر پیا سے بچوں کی طرف سے طلب
 آب کی صدا اور دکھی بہنوں کے خیموں سے درد بھرے سینوں کی آواز
 امام حسینؑ کی شجاعت اُنواصب کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر
 اور یزیدیوں کی گواہی اُدِ مشقی البدایہ والنہایہ ص ۱۸ میں لکھتا ہے
 کہ عبداللہ بن عمار کہتا ہے ما بایت مکثوراً قسطاً قتل قتل اولادہ و
 اصحابہ آربط جاشا منہ و لا اصغنی جنانا منہ واللہ
 صا دایت قبلہ و لا بعدہ و مثلہ۔

کہ میں نے حسینؑ بن علیؑ جیسا کوئی بہادر نہیں دیکھا کہ جس کا دل
 اس طرح ٹوٹا ہوا ہو کہ اس کے بیٹے اور بھائی اس کے سامنے قتل کر
 دیئے گئے ہوں اور پھر بھی دل کو مضبوط رکھئے۔ حسینؑ بن علیؑ کی طرح
 خدا کی قسم میں نے پہلے بھی اور بعد میں بھی کسی کو بہادر نہیں پایا۔

امام حسینؑ کا میدان (۱) میں آل بائسم سے علی کا بیٹا ہوں اور وقت
جہاد میں اگر جہز پڑھنا یا فخر یہی میرے لئے کافی ہے۔

(۲) میرا نانا محمد مصطفیٰ ہے اور ہم اس دنیا میں ہدایت کی روشن شمع
ہیں (۳) میری ماں فاطمہؑ زہرا اور چچا جعفر طیار ہے ہمارے گھر میں اللہ
کی کتاب نازل ہوئی (۴) ہم عذاب الہی سے خدا کی مخلوق میں آگاہ ہیں
(۵) ہم کو شکر کا پانی پلانے والے ہیں اور قیامت کے دن ہمارا دوست
کا میاب اور دشمن گھائے میں ہوگا صواعق محرقہ ص ۱۱۸ ملاحظہ کریں۔
نیز متصل انہیں میں یہ رجز بھی لکھا ہے (۱) کہ اگرچہ دنیا کا گھر
اعلیٰ شمار کیا جاتا ہے مگر اللہ کا ثواب اور انعام ہر شے سے قیمتی ہے
(۲) اگرچہ ابدان موت کے لئے خلق ہوئے ہیں مگر راہ خدا میں
آدمی کا تلوار سے قتل ہونا زیادہ نفیست ہے۔

امام حسینؑ کی اُم مرحوم شیخ جعفر شوستری فرماتے ہیں کہ حضرت
کیفیت جنگ اُم امام حسینؑ جب درجہ شہادت حاصل کرنے کے
لئے تیار ہو کر میدان جنگ میں تشریف لائے اُم امام پاک نے فوج یزید
کو مقابلہ کے لئے لشکارا پس حکومت یزید کا لشکر ایک بار ٹوٹ پڑا

جب فوج یزید نے مل کر حملہ کیا تو حضرت امام حسین دشمن فوج کے مقابلہ میں ان یزیدیوں کے حملہ کے سامنے پہاڑ کی طرح ثابت قدم رہے اور اس بہادری سے مقابلہ کیا کہ اول اور آخر زمانہ کے لوگوں میں ایسی بہادری کی مثال نہیں ملتی، فوج یزید کا چپا ہی بھی امام کے حق کے ارادہ قتل کی نیت سے مقابلہ میں آیا تو وہ ہلاک ہو کر جہنم پہنچا۔

امام حسین کا جب لشکر یزید سے کوئی فوجی بھی تھا مقابلہ ایک اور انداز جنگ میں آئے کے لئے تیار نہ ہوا اور دوردور سے تیر اور پتھر مارنے لگا تو پھر امام پاک نے خود لشکر یزید پر حملہ فرمایا۔ اور جنگ بھر تک اگلی فوج کا محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی البدایہ و النہایہ ص ۱۸۵ میں لکھتا ہے کہ امام حسین پر ہر طرف سے لشکر یزید ٹوٹ پڑا اور امام پاک تھوڑے کران کے درمیان مصروف جہاد تھے اور فوج یزید میں یوں بھگڑ چکی ہوئی تھی جیسے شیر کے سامنے بکریوں میں افراتفری ہوتی ہے اور مرہوم شیخ جعفر شوستری فرماتے ہیں کہ اس حملہ میں امام پاک کے سامنے فوج یزید اس طرح بھاگ رہی تھی جس طرح بٹریوں کا دل منتشر ہوتا ہے فوج یزید کی صفوں کو درہم برہم کر دیا اور ان کے چھوڑے گر گئے۔

فوج یزید کا خواتین بنی ہاشم کے اہل بیت کے ساتھ ہوا تھا۔ انہوں نے لکھا ہے
 کے خیام پر حملہ کی تیاری مگر شمر بن ذی الجوشن فوج یزید سے
 کچھ سپاہیوں کو لے کر خیام امام حسین کی طرف آیا اور امام پاک اور خیام
 کے درمیان آکر جامل ہو گیا اس وقت امام پاک نے فرمایا اگر خدا اور
 قیامت پر تمہارا ایمان نہیں ہے تو کم از کم عرب کے بہادر بنو اور مخدات
 عصمت کے خیموں سے دور ہٹ جاؤ فوج یزید اس وقت خیام سے
 دور ہو گئی اور امام پاک خیام میں تشریف لائے اور مہینوں اور بیٹوں
 کو دلاسا دیا اور دوبارہ انہیں دعا حافظ کہا۔ اور دوبارہ میدان میں
 تشریف لائے اور خون سے لڑہ مبارک کے سوراخ بھرے ہوئے
 تھے۔

امام پاک کا زخموں سے چورم محدث خوارزمی نے قتل اٹھائیں ص ۳۲
 ہونا اور شہادت کا وقت ان میں لکھا ہے کہ امام پاک مصروف جہاد
 قریب ہونا۔ اس لئے کہ فوج یزید سے ایک سپاہی
 ابو الحنفیہ الجعفی نے آنجناب کو ایک تیر پشانی مبارک پر مارا کہ جسے
 رخ انور خون سے بھر گیا اور آنجناب نے بڑے حوصلہ سے اس زخم
 کو برداشت فرمایا مگر اس سے پہلے ہی زخم لگ چکے تھے محدث خوارزمی
 لکھتے ہیں ۲ زخم لگ چکے تھے کہ امام پاک میدان میں ایک جگہ آرام

کی خاطر رکے تھے کہ اچانک فوج یزید کے ایک سپاہی نے آنجناب کو پیشانی مبارک پر پتھر مارا جسے چہرہ مبارک دوبارہ زخمی ہو گیا اور آنجناب نے کپڑے کورخ انور کو خون سے صاف کرنا چاہا تو فوج یزید ایک تیر جس کی تین نوکریں تھیں وہ امام حسین کی چھاتی پر دل کے مقام پر ملا اس تیر کے لگتے ہی امام پاک نے یہ کلمات زبان مبارک پر جاری کئے بسم اللہ و بواللہ و علی ملتہ و رسول۔ اللہ کہان کلمات سے مقصد یہ تھا کہ میری تمام مصیبت اور شہادت اللہ کے لئے اور اسلام اور نظام مصلحتی کے لئے ہے پھر آنجناب نے اعلیٰ کو بڑی تکلیف سے کھینچا اور تیر کی جگہ سے خون زیادہ بہنے لگا آنجناب نے اس زخم سے خون لے کر آسمان کی طرف پھینکا اور پھر اسی زخم سے دوبارہ خون لے کر رخ انور کو رنگین فرماتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن میں اس خون آلودہ چہرہ سے اپنے نانا رسول اللہ سے ملاقات کروں گا۔

امام حسین کا زخموں سے چورم محدث خوازمی نقل الحسین ص ۲۵

ہو کر لگوڑے سے گرنا۔ آپ لکھتے ہیں کہ تیروں کے زخموں نے

آنجناب کو نہ حال کر دیا تھا اور نیزوں اور تلواروں نے ہر طرف سے

سے گھیرا ڈال لیا تھا کہ فوج یزید کے ایک سپاہی زرعہ بن شریک تمیمی

نے آپ کو تلوار کا ایک زخم لگایا پھر فوج یزید کے ایک اور سپاہی

سنان بن انس نے آنجناب کو گردن میں ایک سخت زخم تیر کا لگایا اور پھر ایک یزیدی فوجی نے امام کے پہلوں میں ایک سخت زخم لگایا تھا فقط الحسین عن فہر سہ علی الاصل علی خدہ الایمن پس زخموں سے چور چور ہو کر ہمارے رسول کا فرزند گھوڑے سے دائیں رخسار کے بل زمین پر گر پڑا پھر پاک امام گرنے کے بعد اٹھ بیٹھے اور گلوے مبارک سے تیر نکالا۔

امام پاک کی دردناک حالت | محدث خوارزمی مقتل الحسین میں دیکھ کر امام کی بہن زینبؓ لکھتے ہیں کہ امام پاک کی درد بھری کا حیمہ سے باہر آتا | حالت دیکھ کر آنجناب کی بڑی بہن حضرت زینب بنت علیؓ بے چین اور بے قرار ہو کر خیمے سے باہر نکل آئی اور یہ درد بھرا بین کیا کہ خدایا اب اس کے بعد قیامت کب آئے گی یہ آسمان زمین پر آج یہ قوٹ کیوں نہیں پڑتا اور یہ پہاڑ ریزہ ریزہ کیوں نہیں ہوتے اور نبی نے فوج یزید کے جنرل عمر بن سعدؓ فرمایا کہ تو دیکھ رہا ہے اور فرزند علیؓ قتل ہو رہا ہے | خاندان نبوت کی مظلومیت کا یہ وہ درد بھرا منظر تھا کہ جسے دیکھ کر عمر بن سعد کے بھی آنسو نکل آئے تھے | جناب زینب بنت علیؓ اتمام حجت فرما کر واپس خیمہ میں تشریف لائیں اور پھر شمر بن ذی الجوشن نے فوج یزید کو لٹکایا کہ اب کس چیز

انتظار ہے اقلوہ کہ اب حسین کا سر قلم کرو ایک یزیدی فوجی ذرعه بن
 شریک نے امام پاک کے بازوؤں اور دوش پر تلوار کے سخت زخم
 لگائے اور اسی دوران ایک یزیدی فوجی سنان بن انس نے آنجناب کو
 نیزہ کا ایک سخت زخم لگایا اس زخم سے پہلے امام پاک اٹھتے تھے اور
 پھر منہ کے بل گر پڑتے تھے مگر زخم کے بعد اٹھنے کی طاقت نہ رہی۔
 امام حسین کا لالہ حدام محدث خوارزمی مقلد الحسین میں لکھتے
 ہیں سر قلم ہونا یہاں ہے کہ جب امام حسین میں بیٹھنے کی طاقت
 بھی نہ رہی تو پھر وہ وقت آیا کہ زمین خدا لرز گئی اور آسمان کا نیپ گیا اور
 حکومت یزید کے ہاتھوں وہ سیاہ کار کا سر زرد ہوا کہ قیامت تک
 نبی کریم کا کلمہ پڑھنے والے یزید پر لعنت بھیجتے رہیں گے اور تاریخ
 اسلام کے ورق خون روتے رہیں گے اور وہ یزید کی بدکاری یہ ہے
 کہ اس کا ایک فوجی جنرل ثمر بن ذی الجوشن آیا اور بارہ مرتبہ حجر کی
 چٹائی اور فرزند نبی کا سر اقدس بدن مبارک سے جدا کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَّ اللّٰهَ الْبَیَّهَ رَاٰعَبَوْنَ ۔

حکومت یزید نے خواتین نبی ہاشم کو امام پاک کی شہادت کے بعد قید بھی کیا تھا

- (۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ کامل ص ۴۳ ذکر الحسین
- (۲) اہل سنت کی معتبر کتاب صواعق محرقة ص ۱۱۹ مقصد ۳ فصل ۲
- (۳) اہل سنت کی معتبر کتاب نزل الابرار ص ۹۵ ذکر الحسین -
- (۴) اہل سنت کی معتبر کتاب عقد الطریقہ ص ۲۵۴ ذکر الحسین
- (۵) اہل سنت کی معتبر کتاب تذکرہ علماء الامم ص ۱۲۹ ذکر الحسین ص ۱۵۲
- (۶) اہل سنت کی معتبر کتاب نور الابرار ص ۱۳۲ ذکر الحسین
- (۷) اہل سنت کی معتبر کتاب شیخ المفیدہ ابوہریرہ ص ۱۳۶
- (۸) اہل سنت کی معتبر کتاب اسعاف الراغبین ص ۱۹۰ ذکر الحسین
- (۹) اہل سنت کی معتبر کتاب شہادات الذہب ص ۶۱ سنہ ۶۱
- (۱۰) اہل سنت کی معتبر کتاب حیوة الیہود ص ۸۶ ذکر امام حسین
- (۱۱) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ ابوالفداء ص ۱۹۱ ذکر الحسین
- (۱۲) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ الخلفاء ص ۲۰۴ ذکر الحسین
- (۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب اخبار الاول ص ۴۶ ذکر الحسین

- (۱۳) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ اسلام ذہبی ص ۲۵۰ ذکر الحسین
- (۱۴) اہل سنت کی معتبر کتاب مطالب السؤل ص ۲۹ ذکر الحسین
- (۱۵) اہل سنت کی معتبر کتاب الفصولی المہمہ ص ۱۹ ذکر الحسین
- (۱۶) اہل سنت کی معتبر کتاب ردۃ الشہادہ ص ۲۶۷ ص ۲۳۷
- (۱۷) اہل سنت کی معتبر کتاب مقتل الحسین ص ۶۹ ص ۶۱ ص ۶۲
- (۱۸) اہل سنت کی معتبر کتاب یعقوبی ص ۲۳۷ ص ۲۳۶
- (۱۹) اہل سنت کی معتبر کتاب البدایہ والنہایہ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸
- (۲۰) اہل سنت کی معتبر کتاب تاریخ المودہ ص ۳۵ ذکر واقعہ کربلا
- (۲۱) اہل سنت کی معتبر کتاب حبیب اللہ ص ۲۲ جلد سہ جز ۱
- نزل الابرار میرزا معتمد خان بدخشی فراموشی کے وفاقہ مواد مشق
کی عبادت کا خاشبشرا مشق کے جب ہمارا ان نبوت واقعہ
مکرمہ کے بعد اسیر ہو کر یزید کے پاس دشن آیا تو یزید شقی خوش ہوا اور جھپٹسی
سے امام کے سر کو مارنے لگا اور اسی شقی کے اس ظلم سے بھی بظلم یہ ہے
وصلے الالوموں سبا یا والنساد مکشفات الویوہ والروسی
کہ یزید کی حکومت نے آن رسول کو قیدی بنا کر دشن میں منکوا یا اور ضاملا
رسالت کی شہزادیوں کو دشن میں اس حال میں لایا گیا کہ ان کے سر اور
پہرے ننگے تھے

اسحاق م علامہ محمد البیان فرماتے ہیں کہ جب ال رسول کو قیدی کی عبادت کے پاس لایا گیا تو فسز سرور اکفیرا و اقضہم موقف السبی و اھاتھم یزید بہت خوش ہوا خاندان نبوت کی بیٹیوں کو قیدیوں کی جگہ کھڑا کیا اور امام کے سر مبارک سے بھی بے ادبی کی اور اپنی فتح پر بہت خوش ہوا پھر جب اہل اسلام نے یزید کی کاروائی کو بڑا مایوسہ نام لیا تو وہ نادام ہوا۔

عقد الفریذ م علامہ شہاب الدین المعروف عبد ربہ اندلسی مالکی کی عبارت کے فرماتے ہیں کہ خاندان نبوت نے خود اللہ تعالیٰ سے کہ جب ہمیں یزید کے سامنے پیش کیا گیا۔ وہاں کل واحد منا مغلولہ یدہ الی عنقبہ تو ہم میں سے ہر ایک کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے نیز علامہ زکریا فرماتے ہیں کہ و قتل اھل السام بالرسول اللہ سبا یا علی احقاد الابل کہ اہل شام نے رسول اللہ کی بیٹیوں کو قیدی بنا کر اونٹوں کی پشت پر سوار کیا۔

ناریخ یعقوبی علامہ ابن واضح فرماتے ہیں کہ امام حسین کے قتل کے کی عبارت کے بعد حکومت یزید نے و افشہموا مضاربہ و ابتسروا حرمہ کہ خاندان نبوت کے گھروں کو اور خواتین کو ہاتھ کو دھکا دیا۔ نیز علامہ سبط بن جوزی حنفی فرماتے ہیں کہ حکومت یزید کے کی عبارت کے بعد مزین زیاد سے امام حسین کے سر مبارک کو جب یزید

کے پاس روانہ کیا تو سر مبارک کے ساتھ خواتین جو با شتم بھی تھیں منہم لسا اور عیال
 من نبات رسول اللہ علی آفتاب الجبال موثقین ملکفات الوجود والوہد
 اور ان خواتین میں اولاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتیں اور کم سن بچے اور بچیاں بھی تھیں اور انہوں
 کی پشتوں پر یہ اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بندھی ہوئی تھی اور نبی زادوں کے سر
 مبارک اور چہرے لنگے تھے (کیونکہ فوج نے سرحد سے چادریں تھیں لیں تھیں پھر
 علامہ موصوفت اس کتاب کے ص ۵۷ پر لکھتے ہیں کہ ابن عباس نے یزید کو ایک خط کے
 جواب میں لکھا تھا کہ اے یزید مجھے تعجب ہے کہ تھلاک نبات رسول اللہ واطفالہ
 وحوہ من العراق الی الشام املاہی مسلوبین کہ تو نے رسول اللہ کی بیویوں
 کو عراق سے شام منگوا یا اور وہ بیویاں اس طرح تھیں کہ قیدی تھیں اور بوئیں گی تھیں
 نوٹ: یہ خط ابن عباس کا بڑا تفصیلی ہے اور تاریخ کامل و تاریخ یعقوبی و مقتل الحسین
 میں پورا لکھا ہے میں نے اختصار کی مجبوری کے باعث بقدر ضرورت ایک جملہ لکھا
 ہے اور تحقیق کے شائقین اس خط کو ضرور پڑھیں کیونکہ واقعہ کربلا کے بارے میں یہ بیانیہ
 حبیب السیرم یہ سنی علامہ فرماتے ہیں کہ امام حسین کی شہادت کے بعد
 کی عبارت ما آتش در نیمہای اہل بیت خاتم الانبیاء وروند
 کہ حکومت یزید نے بنی کریم کی اہل بیت یعنی آنجناب کی بیٹیوں کے خونوں کو آگ
 لگا لکھی۔
 ابد ایہ کی کی نوا صوب کے محبوب ترین مورخ ابن کثیر دمشقی لکھتے ہیں
 عبارت ما کہ حکومت یزید کے گورنر ابن زیاد نے امام حسین

کی حرموں کو اور آنجناب کے بچوں اور بچوں اور بچوں کو (قیدی) بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا اور علی بن الحسین کے گلے میں زنجیر باندھا گیا اور جب یہ بیٹیاں حصار یزید میں وارد ہوئیں تو فاطمہ بنت الحسین نے فرمایا یا یزید بنات رسول اللہ! مسایا کہ اے یزید بنی کی بیٹیاں قیدی بنائی گئی۔

تفسیرات کی آیت سی علامہ کہتے ہیں کہ حکومت یزید کے گورنر ابن عبادت نے بنی کریم کی اولاد کو قیدی بنا کر یزید کے پاس دمشق روانہ کیا جس نے خاندان نبوت کو قیدی بنایا یا حکم دیا اہل فعل پر امنی ہوا خدا اس کو رسوا کرے۔

حیات الحیوان علامہ دمیری سن فرماتے ہیں کہ خاندان نبوت پر اس کی عبادت یا ظلم کے بعد جس کے ذکر سے بدن پر لوزہ طاری ہو جاتا آل رسول کو قیدی بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا گیا۔

تاریخ کامل علامہ ابن اثیر جزئی فرماتے ہیں کہ حکومت یزید کی عبادت یا کے گورنر ابن زیادہ نے بنی زادیوں کو قیدی بنا کر یزید کے پاس روانہ کیا اور علی بن الحسین کے ہاتھوں اور گردن کو زنجیر باندھا گیا مقتل الحسین علامہ الموفق بن احمد المالکی سن نے اپنی اس کی عبادت یا کتاب میں خاندان نبوت کی بربادی اور مظلومیت کی کافی تفصیل لکھی ہے اور جس سے کچھ بچٹ جاتا ہے وہ مدار یزید کا یہ واقعہ

لکھا ہے کہ جب یزید کے دربار میں رسول اللہ کی بیٹیاں قیدی بنا کر پیش کی گئیں
 تو ایک شامی نے بی بی فاطمہ بنت الحسین کی طرف اشارہ کر کے یزید سے کہا کہ
 اسے یزید کے کینڑے مجھے بخش دے جناب فاطمہ بنت الحسین اپنی بھوہی زینب
 کے دامن سے اپٹ گئی اور غرض کی لکھیا ہمیں یہ کینڑے بھی بنالیں گے جناب
 زینب نے فرمایا کہ یہ شامی جھوٹا ہے اور یہ ایسا نہیں کر سکتے یزید نے
 غضبناک ہو کر کہا کہ میں لاقت رکھتا ہوں اگر چاہوں تو آپ کو کینڑے بنا سکتا
 ہوں۔ الی آخر القصد۔ پھر کتاب میں یہ سنی محدث فرماتے ہیں کہ جب سر حسین
 کو یزید چھڑی مارنے لگا تو امام حسینؑ کے ہمیشہ بی بی زینبؑ یہ دردناک منظر
 دیکھ کر رونا شست نہ کر سکیں اور اپنی صداقت و منطوقیت اور یزید کے ظلم کے
 بارے میں ایک تفصیلی بیان دیا اور وہ کلام بی بی کا خطبہ زینب کے نام
 سے مشہور ہے اور اس محدث نے پورا خطبہ لکھا ہے جس میں یہ فقرہ موجود ہے
 وا صبحنا المناسق کما نساق الاسارى کہ اسے یزید ہماری منطوقیت کی
 یہ حالت ہے کہ ہمیں یوں پھرایا جا رہا ہے جیسے قیدیوں کو پھرایا جاتا ہے۔

عالم اسلام کو دعوت انصاف

ہر شخص کو مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور میں جواب دینا ہے، خدا سکین
 نے نہایت ہی دہانت داری سے کتب اہل سنت سے امام حسینؑ کو شہادت

اور بی زینب کی قید کے بارے میں ایک مختصر رپورٹ اس رسالہ میں پیش کی ہے
 اور اختصار کی مجبوری کے باعث صرف بطور نمونہ چند علماء اہل سنت کی تحقیق پیش کی
 ہے اور اس بابت کہ قتل امام حسین اور بی بی زینب بنت علیؑ کے قید کئے جانے کی تمام
 ذمہ داری حکومت یزید پر ہے بندہ نے تقریباً پچاس عدد علماء اہل سنت کے بیانات
 قلم بند کئے ہیں اور میرے انصاف میں یزید بن معاویہ کا مجرم ہونا ثابت ہے اور آج
 اگرچہ سو سال کے بعد وکلاء یزیدیم سے واقعہ کربلا کی تفصیلات کے بارے میں
 ایف آئی آر طلب کریں تو ہم کتاب اہل سنت ہی کو پیش کر سکتے ہیں اور چونکہ حکومت
 یزید کے خلاف فرد جرم ثابت ہے اسی لئے امام اہل سنت علامہ جلال الدین
 سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں ذکر شہادت امام حسینؑ میں یہ فتویٰ
 دیا ہے کہ لعن اللہ قاتلہ وابن زیاد معہ ہذا یتذایضا کہ تمام قاتلان امام حسینؑ
 پر اور خصوصاً ابن زیاد بن معاویہ پر خدا تعالیٰ لعنت کرے (آمین ۱۸۱) اسی الحجہ
 ۵۰ھ ہجری میں اس رسالہ کا مسودہ اختتام پزیر ہوا اور خانہ ان نبوت کی بارگاہ
 سے اپنی اس خدمت کے صلہ اور انعام کا یہ بندہ مسکین آرزو مند ہے۔ تمت بالآخر ۱۴۶ھ

مخدوم مذہب شیعہ وکیل آل محمد غلام حسین نجفی

ساکن ضلع نواب شاہ تحصیل نوشہرہ فیروز ڈاکخانہ محل بمقام گورکھ علی آباد
 (بمبیشہ رہے آباد) آمین۔

خط و کتابت کا پتہ: حمزہ علمیہ (شیعہ یونیورسٹی) جامعہ المنتظر باطل ٹاؤن ٹھہرہ